مولانا نورانی

کی

بارہ تقریریں



مرتبہ

محمد محبوب الرسول قادری

قادری رضوی کتب خانہ
گنج بخش روڈ، لاہور

اشاعت نمبر 24

نام کتاب	....	مولانا نورانی کی بارہ تقریریں
مرتبہ	....	ملک محمد محبوب الرسول قادری
پروف ریڈنگ	....	محمد تاج قادری
سرورق	....	محمد رمضان فیضی
کمپوزنگ	....	رفاقت علی
اشاعت اوّل	....	جنوری 2004ء
ناشر	....	چوہدری عبدالمجید
صفحات	....	264

حُسنِ ترتیب

انتساب

مجاہدِ اسلام، ترجمانِ اہلسنّت، محقق العصر، مصنفِ کتبِ کثیرہ حضرت علامہ

مفتی محمد خان قادری

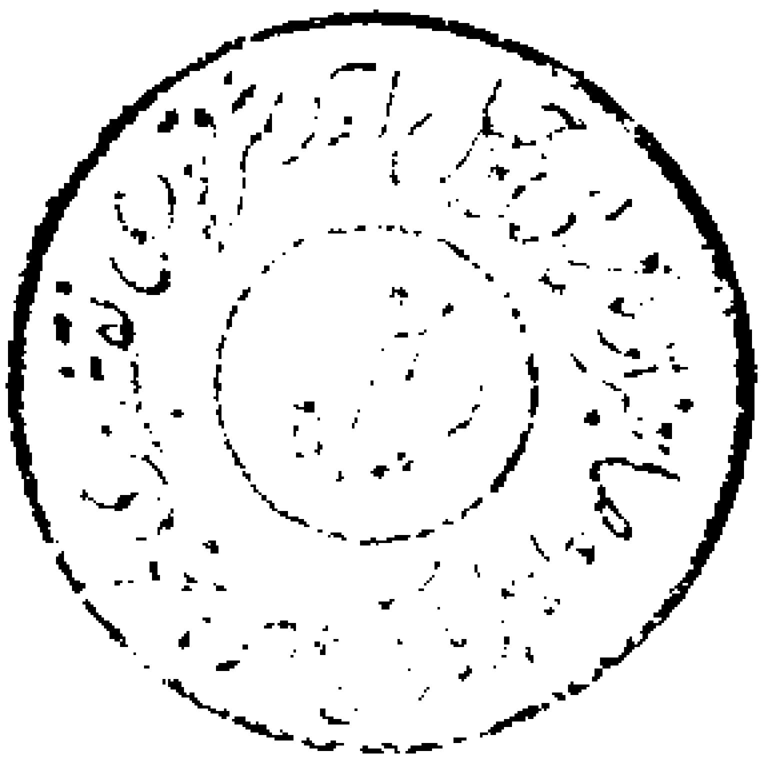
کے نام

جن کی علمی و تحقیقی کاوشوں پر حضور شیخ الاسلام والمسلمین، قائد ملت اسلامیہ، امام العصر مولانا الشاہ احمد نورانی صدیقی قدس سرہٗ نے ہمیشہ بھرپور اعتماد کا اظہار فرمایا اور تحسین و آفرین کے ساتھ ساتھ دنیا بھر میں اکثر ان کا ذکرِ خیر کیا۔

اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ ان کی اس جدوجہد میں اپنی خاص برکات شامل حال فرمائے اور مشکلات کو آسانیوں میں بدلے۔ (آمین)

10 جنوری 2004ء

غبارِ راہِ حجاز
محمد محبوب الرسول قادری
0300-9429027



میزانِ حروف

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قائدِ ملتِ اسلامیہ حضرت شیخ الاسلام مولانا شاہ احمد نورانی صدیقی میرٹھی قادری رحمہ اللہ تعالیٰ کو رب کریم نے بے شمار اوصافِ حمیدہ اور خصوصیات سے سرفراز فرمایا تھا۔ ان میں ایک خصوصیت ان کا صاحبِ طرز خطیب ہونا بھی تھا۔ مولانا نورانی کے خطبات، علم و ادب اور شریعت و سنت کے موتیوں سے لبریز ہوا کرتے تھے۔ انھیں یہ شرف بھی حاصل رہا کہ انھوں نے ساری دنیا میں تبلیغ دین کا فریضہ سرانجام دیا اور دنیا والوں کو انہی کی زبان میں کمال حکمت و دانائی کے ساتھ اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ کا پیغام سنایا۔

بلا مبالغہ حضرت قائدِ اہلسنّت مولانا شاہ احمد نورانی قدس سرہٗ ان مبارک ہستیوں میں سرفہرست تھے کہ جنھوں نے جمعیت العلمائے پاکستان کے پلیٹ فارم پر اپنی شعلہ نوائیوں، پر اثر گفتگو اور دلائل کے سبب خطابت کی اہمیت و افادیت میں اضافہ کیا وہ کسی رسمی تعارف کے محتاج نہیں۔ ان کے اصول خریدے جا سکے اور نہ ہی انھیں حق بات کہنے سے باز رکھا جا سکا۔

آپ نظام مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے نفاذ کے لیے ساعی اور نظریہ پاکستان کے دوست تھے۔ عشق رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ان کا طرۂ امتیاز تھا۔ وہ سیرت النبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر بول رہے ہوں یا سیاست کی ہما ہمی موضوع گفتگو ہو حکومت کی غلط پالیسیاں تنقید کی زد میں ہوں تو ارباب اقتدار کا رنگ فق ہو جاتا' بے ہنگم اچھل کود کی مذمت ہوتی تو سامعین منہ تکتے رہ جاتے۔ عشق رسالت کی بات چلتی تو ریت کے ذروں میں بھی دھڑکتے ہوئے دل پیدا ہو جاتے۔ خلفائے راشدین کا تذکرہ مقصود ہوتا تو عظمت کی داستان کانوں میں رس گھولنے لگتی۔ سوشلزم وکمیونزم کا رد کرتے وقت بلاغت کی چاشنی سے سطح ذہن پر اسلامی اقدار کے دائمی نقوش مرتسم ہو جاتے۔ الغرض کوئی پہلو ہوتا مولانا موصوف کی خطابت کا منفرد انداز تھا۔

یہ بھی سچ ہے کہ خطابت کی دنیا پر مولانا کے چھا جانے' اس قدر پذیرائی اور ریکارڈ کامیابی کا راز ان کی صاف گوئی اور جذبہ خلوص میں مضمر تھا۔ کون نہیں جانتا کہ دل کی گہرائیوں میں غوطہ لگانے کے بعد جو بات بھی ہونٹوں پر مچلے اپنا اثر ضرور رکھتی ہے۔ مولانا موصوف یقیناً اسی کیفیت سے دوچار تھے۔ آپ کے فنِ خطابت کے حوالے سے نامور کالم نگار اور ادیب' رائے محمد کمال رقمطراز ہیں۔

''مولانا شاہ احمد نورانی کا کردار بے داغ' استدلال پختہ' لہجہ منجھا ہوا اور انداز بیاں دلکش ہے۔ تلاوت قرآن پاک میں تو وہ اپنا ثانی نہیں رکھتے۔ سات زبانوں پر مکمل عبور ہے' انگریزی بڑی شائستہ بولتے اور موتی رولتے ہیں۔ حکومت نوازی ان کی فطرت کے خلاف ہے کیونکہ فطرتاً تنقیدی اور حزب

اختلاف کا مزاج رکھتے ہیں۔ پارلیمنٹ میں پورے ایوان پر بھاری ہوا کرتے تھے۔حق بات ہمیشہ ڈنکے کی چوٹ پر کہتے ہیں۔''

آپ کے خطبات کے چند اقتباسات نذر قارئین ہیں۔

دینی مدارس اسلام کے قلعے ہیں۔ دینی مدارس کے خلاف ہر حکومتی سازش کا ڈٹ کر مقابلہ کیا جائے گا۔ (رائیونڈ میں جامعہ فیاض العلوم کے سالانہ جلسہ سے خطاب)

نظام مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نفاذ پاکستان کی تقدیر ہے۔ لوگ سیاست کے فرعونوں سے تنگ آ چکے ہیں۔ حکمرانوں کی شاہ خرچیوں سے وطن عزیز کنگال ہو گیا ہے۔ (اٹک کے ریلوے گراؤنڈ میں منعقدہ عظیم الشان سنی کانفرنس کے بہت بڑے اجتماع سے خطاب)

پاکستان میں انصاف کو سولی پر چڑھا دیا گیا ہے اور پورا ملک لاقانونیت کی لپیٹ میں آ گیا ہے۔ (آستانہ عالیہ دریا شریف میں اجتماع سے خطاب)

پاکستان کا الیکٹرانک میڈیا یہودی کلچر کا علمبردار بنا ہوا ہے۔عوام عالمی مالیاتی اداروں کے غلام حکمرانوں سے نجات حاصل کرنے کے لیے میدان میں نکل آئیں۔ یزید کے پیروکار حاکموں کا مقابلہ کرنے کے لیے ہر مسلمان میں جذبۂ حسینیت کو بیدار کرنے کی ضرورت ہے۔ (فیصل آباد کی مصروف دینی درسگاہ جامعہ امینیہ رضویہ شیخ کالونی میں نمازِ جمعہ کے اجتماع سے خطاب)

ہم مذہب کے منافی سیاست پر یقین نہیں رکھتے ہماری جدوجہد نظام مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لیے ہے۔ (سانگلہ ہل کی مرکزی سنی رضوی جامع مسجد کے سامنے چوک میں منعقد ہونے والے جلسہ سے خطاب)

دینی مدارس سے فارغ ہونے والے طلبہ صرف مسجد تک محدود ہونے کی

بجائے اسلام کے انقلابی پیغام کو پھیلانے کے لیے سیاسی بصیرت حاصل کریں۔
(گکھڑمنڈی ضلع گوجرانوالہ میں جامعہ سلطانیہ رضویہ کے سالانہ جلسہ دستار فضیلت سے خطاب)

عوام کو سبز باغ دکھانے والی حکومت نے عوام سے روٹی کا نوالہ بھی چھین لیا ہے۔ بینظیر اپنے باپ کے انجام سے سبق سیکھے اور علماء کی تضحیک کا سلسلہ بند کر دے۔ (ضلع رحیم یار خان کے شہر لیاقت پور کی لائبریری گراؤنڈ میں منعقدہ جلسہ عام میں شریک ہزاروں افراد سے خطاب)

فروغِ علم کے لیے جدوجہد کرنا ہمارا دینی فریضہ ہے۔ اسلامی ثقافت کے فروغ کے لیے ہمیں کھلے ذہن کے ساتھ قدم آگے بڑھانا چاہیے۔ علم و تحقیق سے ہی جہالت کا خاتمہ ممکن ہے۔ حضرت مولانا مفتی محمد خان قادری کے علمی کام سے اہلسنّت کے لٹریچر میں بہار آ گئی ہے۔ (جامعہ اسلامیہ لاہور میں استقبالیہ سے خطاب)

عالمِ اسلام کے خلاف امریکہ اور اسرائیل کی سازشیں دم توڑ رہی ہیں جس کا بین ثبوت یہ ہے کہ آج اسلام امریکہ کی سرزمین پر ایک قوت بن کر ابھر رہا ہے۔ ہمارا عقیدہ ہے کہ سپر طاقت صرف اللہ ہے۔ (انجمن نوجوانان اسلام کے زیر اہتمام اسلامی مشن ہال گلشن اقبال کراچی میں ''دعوت انقلاب'' کے ایک بڑے اجتماع سے خطاب)

یہودیوں اور امریکی آقاؤں کو خوش کرنے کے لیے ٹیلی ویژن کو ان کے ایجنٹوں کے حوالے کر دیا گیا ہے۔ عوام میں ملی غیرت بیدار کرنا وقت کا اہم تقاضا ہے۔ (جامعہ فاطمیہ ریلوے کیرج شاپ مغل پورہ لاہور میں علماء کنونشن سے خطاب)

خانقاہی نظام درحقیقت اسلام کی پریکٹیکل لائف کی مکمل جھلک پیش کرتا ہے۔ درگاہِ عالیہ بھرچونڈی شریف حضرت سیّدنا غوثِ اعظم رضی اللہ عنہ کے روحانی فیض کا مرکز ہے۔ اس خانقاہ کی خدمات اور علمی و روحانی ماحول نے مجھے بے حد

متاثر کیا۔ جب بھی حاضر ہوتا ہوں۔ عقیدت و محبت میں فراوانی پاتا ہوں۔

(درگاہِ قادریہ بھر چونڈی شریف میں اجتماعِ عام سے خطاب)

پاکستان میں ثقافت کے نام پر کثافت کو پھیلایا جا رہا ہے۔ جو نمائش ٹی وی پر ہو رہی ہے اس سے شرم و حیا کے خلاف اعلانِ جنگ کا تصور ہوتا ہے۔ جمعیت کے کارکنوں کو چاہیے کہ وہ ماضی کا مرثیہ پڑھنے کی بجائے موجودہ حالات میں جرأت مندانہ سیاسی کردار ادا کرنے کے لیے اپنے اسلاف کے جذبے سے میدان میں آئیں اور نظریاتی فضا پیدا کریں۔ (جے یو پی ضلع لاہور کی طرف سے کارکنوں کے اعزاز میں بندھن شادی ہال کلمہ چوک فیروز پور روڈ لاہور میں دیے گئے استقبالیہ سے خطاب)

امریکہ کو خوش کرنے والی حکومت شاہِ ایران کے انجام سے سبق سیکھے۔ مسئلہ کشمیر کے لیے تھرڈ آپشن ایک فتنہ ہے جو قوم کو قبول نہیں۔ (لیہ کے کینال ریسٹ ہاؤس میں جے یو پی کے خادمین کے اجتماع سے خطاب)،

قرآن شریف امتِ مسلمہ کے لیے خدا کا خاص انعام ہے یہ صرف ہمیں ملا ہے۔ فرشتوں کو بھی نہیں ملا۔ فرشتوں کو تسبیح ملی ہے کسی کو سجدہ کی نعمت عطا ہوئی۔ کئی مسلسل قیام میں ہیں لیکن اللہ نے اس امت جو کہ خیر امت ہے اس امت کو قرآن شریف عطا کیا ہے۔ اس کی قدر کریں تاکہ اللہ کا انعام مزید بڑھے۔ اللہ کی نعمت کا شکر ادا کرنا اس کی مزید برکات حاصل کرنے کا ذریعہ ہے۔ (آستانہ عالیہ ڈھانگری شریف آزاد کشمیر میں 28 رمضان المبارک 1424ھ کو آخری خطاب)

فرانس میں 40 لاکھ' برطانیہ میں 20 لاکھ' کینیڈا میں 50 لاکھ اور امریکہ میں 50 لاکھ مسلمان بستے ہیں۔ کیا پاکستان کی موجودہ حکومت ان مسلمان اقلیتوں کو دوہرے ووٹ کا حق دلا سکتی ہے۔ اگر ایسا ممکن نہیں ہے تو پھر پاکستان میں

کس قانون اور ضابطے کے تحت اقلیتوں کو دوہرے ووٹ کا حق دیا جا رہا ہے۔

(ڈیرہ غازی خان میں جمعیت علماء پاکستان کے صوبائی راہنما سردار محمد خان لغاری کی طرف سے دیئے گئے عصرانہ سے خطاب)

پارلیمنٹ کو ڈیبیٹنگ سوسائٹی بنا دیا گیا ہے۔ روپے کی قیمت 6 دفعہ گھٹائی گئی ہے اس طرح افراط زر قومی معیشت کو نگل رہا۔ (حیدر آباد کے پریس کلب میں اخبار نویسوں سے خطاب)

ہم موجودہ حکمرانوں کے ساتھ ساتھ موجودہ نظام کو بدلنے کا لائحہ عمل بھی طے کر رہے ہیں۔ امریکہ کشمیر میں بیٹھ کر سات اسلامی ریاستوں اور چین کو کنٹرول کرنا چاہتا ہے۔ ہمارے حکمران بھی امریکہ کی بولی بول رہے ہیں۔

(کوٹ ادو کے مدرسہ انوار الاسلام میں جے یو پی کے کنونشن سے خطاب)

موجودہ حکومت کو آئندہ الیکشن کرانے کا حق نہیں دیا جا سکتا۔ یہ الیکشن اسی سال غیر جانبدار نگران حکومت کرائے۔ ہم ملک میں بنگلہ دیش جیسے حالات پیدا نہیں کرنا چاہتے۔ اس لیے کہتے ہیں کہ حکمران نوشتۂ دیوار پڑھ لیں ورنہ یہاں بھی وہی نوبت آ سکتی ہے۔ (ضلع راجن پور کے شہر جام پور میں عوام کے اجتماع سے خطاب)

اسلام آباد سی آئی اے کا سب سے بڑا اڈہ ہے اور پاکستان میں امریکہ کی مرضی سے حکومتیں بنتی اور ٹوٹتی ہیں۔ امریکی سفیر پاکستان میں وائسرائے کا کردار ادا کرتا ہے۔ (بہاولپور میں اسلامیہ یونیورسٹی کی یوتھ سائنٹسٹ سوسائٹی کے زیر اہتمام "پاکستان میں امریکی مداخلت' حقیقت یا افسانہ" کے موضوع پر منعقدہ مجلس مذاکرہ سے خطاب)

وزیر اعظم کے ہاتھ میں تسبیح محض دکھاوا ہے۔ انھوں نے کہا کہ ہمارے

مغرب زدہ حکمرانوں کو پاکستان کی بجائے یورپ میں رہنا چاہیے۔قوم کی بیٹیوں کو کس خوشی میں نچوایا جا رہا ہے۔ کیا کشمیر آزاد ہو گیا ہے یا ملک سے بے روزگاری ختم ہو گئی ہے؟ ایک کروڑ تیس لاکھ بے روزگار نوجوانوں کے ملک کی وزیراعظم کے شوہر کے گھوڑوں کے علاج پر لاکھوں روپے صرف کیے جا رہے ہیں۔ (کھاریاں کی عیدگاہ گراؤنڈ میں جہاد کانفرنس سے خطاب)

آٹھویں ترمیم کے خاتمے کے نام پر دستور کی اسلامی دفعات کو ختم کرنے کی اجازت نہیں دی جائے گی۔ 1973ء کا دستور قادیانیوں سمیت بعض عناصر کے گلے کی ہڈی بنا ہوا ہے۔ یہ لوگ آٹھویں ترمیم کی آڑ میں بہت کچھ اڑانا چاہتے ہیں۔ (جامعہ فاروقیہ گھوڑے شاہ لاہور کے سالانہ جلسہ دستار فضیلت سے خطاب)

ملک کی موجودہ سیاسی قیادت' قوم کی جائز اور فطری قیادت نہیں بلکہ دینی قیادت ہی یہاں کی فطری قیادت ہے۔ موجودہ حکومت کا ہدف یہ ہے کہ پاکستانی معاشرے میں اسلام کا کوئی نقش باقی نہ رہے۔ (ضلع شیخوپورہ کے شہر فاروق آباد میں نماز جمعہ کے اجتماع سے خطاب)

جس خاندان کو انگریز نے کوئی خطاب یا مراعات دیں اس کے وابستگان پر سیاست میں حصہ لینے پر پابندی ہونی چاہیے۔عوام بدعنوان' بدکردار ممبران اسمبلی کے خلاف رائے عامہ کو موثر بنائیں۔ (نارووال میں ایک اجتماع عام سے خطاب)

دینی مدارس کی اسناد کی قانونی حیثیت کو ختم نہیں ہونے دیں گے۔ مدارس کے خلاف ہر حکومتی سازش کی شدید مزاحمت کریں گے۔ امریکہ خود سب سے بڑا دہشت گرد ہے۔ (لاہور میں ملک بھر کے دینی مدارس کے سربراہوں کے اجلاس سے خطاب)

وہ لوگ کتنے خوش نصیب ہوتے ہیں جو اپنے مالک کے حضور اپنی

جانوں کا نذرانہ پیش کر کے کامیابیوں اور کامرانیوں کے زینے طے کر رہے ہیں۔ مسئلہ کشمیر پاکستان کے لیے ایک خاص اہمیت کا حامل ہے جسے حل کرتے وقت انتہائی سوجھ بوجھ اور عقلمندی سے کام لینا ہوگا۔ حق و باطل کی معرکہ آرائی ازل سے چلی آ رہی ہے۔ فتح ہمیشہ حق کی ہوئی ہے اور باطل ہمیشہ شکست سے دوچار ہوتا چلا آ رہا ہے۔ باطل قوتیں ایک بار پھر ہمارے سامنے آ کھڑی ہوئی ہیں۔ جو بوسنیا اور فلسطین کے بعد اب سرزمین کشمیر میں اپنا کام دکھا رہی ہیں۔ اس وقت کشمیر میں مجاہدین کے گرد 7 لاکھ بھارتی فوجیوں کا حصار ہے۔ خوشی تو اس بات کی ہے کہ مجاہدین اسلام قوتِ ایمانی سے حالات کا مقابلہ کر رہے ہیں۔ سنی جہاد کونسل کے عسکری ونگ ''البرق'' کے مجاہدین آزادیٔ کشمیر کی تحریک کا ہر باب اپنے خون سے لکھ رہے ہیں۔ بدر و حنین کی یادیں تازہ ہو رہی ہیں۔ یہ ایسے حالات ہیں جنھیں دیکھ کر دشمنان اسلام اور ان کے حمایتی حیران و پریشان ہو رہے ہیں۔ ہندو ثقافت کے امین بزدل ہیں اور یہ بزدل لوگ عشرت کدوں میں بیٹھ کر بھارتی ریڈیو اور ٹیلی ویژن پر بھارتی رقص، مجرے، ٹھمکے اور موسیقی سے دل بہلا کر اور اپنی بزدلی پر پردہ ڈالنے کے لیے مختلف اخباری بیانات کی صورت میں جہاد کے مقاصد کو منفی رنگ دے رہے ہیں۔ وہ آستین کے سانپ ہیں جن سے ہوشیار رہنا ہوگا۔ دشمنوں کو شاید معلوم نہیں کہ ہم ہی تو ہیں جو تاجدارِ مدینہ کے غلام ہیں۔ حضرت علی کرم اللہ وجہہ، حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ، حضرت صلاح الدین ایوبی رحمہ اللہ تعالیٰ، حضرت محمد بن قاسم رحمہ اللہ تعالیٰ اور حضرت مجدد الف ثانی رحمہ اللہ تعالیٰ کے جذبوں کے امین ہیں۔ سنی جہاد کونسل کا ہر فرد جہاد کے لیے تیار کھڑا ہے۔ ہماری جانوں کا سودا بازار مصطفیٰ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں ہو گیا ہے۔ (سنی جہاد کونسل لاہور ڈویژن کے زیر اہتمام الحمرا لاہور میں شہداء کشمیر کی یاد میں منعقدہ ایک بہت بڑے اجتماع سے خطاب)

گستاخِ رسول جس روپ میں بھی ہو وہ واجب القتل ہے اس کی سزائے موت کو عمر قید، جرمانہ یا کسی دوسری سزا میں ہرگز تبدیل نہیں کیا جا سکتا۔ امریکیوں کے ایجنٹ اس حوالے سے منفی پراپیگنڈا کر رہے ہیں۔ یہ دھرتی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے غلاموں کی دھرتی ہے یہاں کسی گستاخ کو من مانیوں کی اجازت ہرگز نہیں دی جا سکتی۔ (جامع مسجد نورانی اڈہ لاریاں جوہر آباد میں خطاب)

نظریۂ پاکستان کے خلاف سازشیں کرنے والوں کو ذلت و رسوائی کا سامنا کرنا پڑے گا۔ پاکستان کا نام بدلنے' بھارت کے ساتھ آزادانہ آمد و رفت اور ویزہ ختم کرنے کی باتیں ایک ہی سازش کی کڑیاں ہیں۔ نظریہ پاکستان کی مخالف قوتیں جمع ہو رہی ہیں۔ ملک اور بیرون ملک سازشوں کے جال بُنے جا رہے ہیں۔ سازشیوں کو جان لینا چاہیے کہ پاکستان لسانی عصبیتوں اور صوبوں کی وجہ سے نہیں بلکہ کلمۂ توحید اور غلامی مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بنیاد پر معرض وجود میں آیا تھا اور جب تک غلامانِ مصطفیٰ اس سرزمین پر موجود ہیں دشمن اپنے مذموم عزائم میں کامیاب نہیں ہو سکے گا۔ حضرت استاذ العلماء مولانا عطا محمد بندیالوی رحمہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں یہی درس دیا ہے اور ہم اس موقف پر پوری استقامت سے ڈٹے رہیں گے۔ (ہمدرد سنٹر لاہور میں حضرت استاذ العلماء مولانا عطا محمد بندیالوی کی یاد میں کانفرنس)

علماء کرام متحد ہو کر لا دینی قوتوں اور دہشت گردوں کا مقابلہ کریں۔

کسوو میں مسلمانوں کو بھیڑ بکریوں کی طرح ذبح کیا جا رہا ہے اور مسلمان حکمران

بے غیرتی کی تصویر بنے بیٹھے ہیں۔ محمد بن قاسم ایک مسلمان بیٹی کی آواز پر لشکر لے کر آیا اور وہی پاکستان کی بنیاد بنا۔ لیکن آج کشمیر، کسوو، بوسینا میں بہنوں اور بیٹیوں کی عزتیں لوٹی جا رہی ہیں اور حکمران قوم کو ناچ گانے دکھانے میں مصروف ہیں۔ ریڈیو، ٹی وی پر یہودیوں کے ایجنٹ بیٹھے ہوئے ہیں جو ایک منصوبے کے تحت قوم کو بے حیا بنانے میں مصروف ہیں۔ (جمعیت علماء پاکستان کے زیر اہتمام جامعہ نعیمیہ لاہور میں استاذ العلماء کانفرنس میں خطاب)

سراج الامۃ حضرت امام اعظم ابوحنیفہ، امام آزادی مولانا فضل حق خیر آبادی اور فقیہہ العصر مولانا یار محمد بندیالوی ایک ہی منزل کے مسافر اور ایک ہی مشن کے سفیر تھے۔ آج دینی مدارس اور علما وطلباء کو ان کے مشن کی تکمیل کے لیے اپنا کردار ادا کرنا ہوگا۔ (جامعہ مظہریہ امدادیہ بندیال شریف ضلع خوشاب میں خطاب)

خواتین کے لیے دینی تعلیم انتہائی ضروری ہے کہ وہ دینی تعلیم سے آراستہ ہوں گی تو اپنے پورے خاندان کی دینی خطوط پر تربیت کر سکیں گی اور اگر وہ خود قرآن کے علم سے بے بہرہ رہیں تو پورا معاشرہ تباہ ہو جائے گا۔ خواتینِ اسلام کے لیے امہات المومنین اور خاتونِ جنت کا اسوۂ حسنہ مشعل راہ ہے۔ اسلام دشمن قوتوں یہود و ہنود کے ساتھ ساتھ صلیبی طاقتوں نے دنیا بھر کے مسلمانوں کو گھیر رکھا ہے اور مسلمان قیادت کے فقدان کے باعث پریشانیوں میں مبتلا ہیں۔ اس ابتلاء سے نکلنے کا ایک ہی ذریعہ ہے کہ دنیا بھر کے مسلمان اسوۂ حسنہ اور اولیاء اللہ کی سیرت پر عمل کریں اور پوری دنیا کے مسائل کا حل صرف نظام مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے نفاذ میں مضمر ہے۔ (جامعہ محمدیہ رضویہ بنات الاسلام گلبرگ کے سالانہ جلسۂ تقسیم انعامات سے خطاب)

سید انیس المجتبیٰ اللہ کے ولی تھے۔ ان کے اٹھ جانے سے ملک و ملت کو فکری اور علمی طور پر بڑا نقصان ہوا ہے۔ (آستانہ عالیہ چراغیہ والٹن لاہور کے سجادہ نشین پیر سید محمد انیس المجتبیٰ رحمہ اللہ تعالیٰ کے ختم چہلم کی تقریب کے ایک بڑے اجتماع سے خطاب)

غلبۂ اسلام کی جو تحریک دنیا میں چل رہی ہے۔ وہ ان شاء اللہ بہت جلد کامیابی سے ہمکنار ہو گی اور اس کے نتیجے میں آنے والی صدی اسلام کی عزت و سرفرازی کے ساتھ موسوم ہو گی۔ اسلام کے مخالفین کی سازشیں دم توڑ رہی ہیں۔

عالم اسلام پر موجودہ ابتلا علم و عمل سے دوری کا نتیجہ ہے اس سے نجات کے لیے لٹریچر اور افراد سازی پر خاص توجہ دینے کی اشد ضرورت ہے۔ نظامِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے لیے تنظیم سازی مسائل کا واحد حل ہے۔ (بزم انوار رضا اور جے یو پی کے استقبالیہ سے انوار رضا لائبریری جوہر آباد میں خطاب)

قرآن حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا زندہ و جاوید معجزہ ہے اور یہ مسلمانوں کے لیے نظامِ زندگی اور نظامِ بندگی ہے۔ اسے نافذ کیے بغیر ہماری مشکلات کا حل ممکن نہیں۔ ہم معاشی بحران کا شکار ہیں اور سودی نظامِ معیشت نے ملک کا بیڑہ غرق کر دیا ہے۔ لوگ بے روزگاری کی وجہ سے خودکشیاں اور خودسوزیاں کر رہے ہیں۔ اپنے بچوں کو اپنے ہاتھوں ذبح کر رہے ہیں۔ (جامعہ محمدیہ بنات الاسلام قینچی امرسدھو میں جلسۂ تقسیم اسناد سے خطاب)

جمعیت علماء پاکستان نظام مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے لیے عملی جدوجہد میں مصروف ہے۔ اسی کے کارکن ذاتی مفادات سے بالاتر ہو کر خدا اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی رضا کے حصول میں مصروف ہیں۔ دنیا کا لالچ اور خوف

انھیں راہ حق سے ہٹا نہیں سکتا۔ کارکن آنے والے حالات کا مقابلہ کرنے کے لیے جدوجہد تیز کر دیں۔ (جمعیت کے دفتر میں کارکنوں سے خطاب)

سپاہ صحابہ اور اس کے مقابل شیعہ گروپ کے درمیان دوبارہ خون ریزی کا کھیل استعماری امریکی سازش ہے۔ پاکستان کی حکومت اس جنگ میں شیطانی کردار ادا کر رہی ہے لیکن ملی یکجہتی کونسل کی تمام جماعتیں اس سازش کو ناکام بنا دیں گی اور پھر سے امن کی فضا پیدا ہو جائے گی۔ قتل و غارت کا یہ کھیل ملی یکجہتی کونسل کو کمزور کرنے کی سازش ہے۔ موجودہ حکومت امریکی ایجنٹ ہے اس کا کردار شرمناک ہے۔ دو سال میں اس نے قوم کو کچھ نہیں دیا وہ اپنی حماقتوں سے مڈٹرم الیکشن کو قریب کر رہی ہے۔ ملک میں امریکی عمل دخل اس قدر بڑھ گیا ہے کہ عیسائی مذہبی تنظیموں نے پاکستان میں عیسائیت کے فروغ کے لیے ہر حربہ استعمال کیا ہے روپیہ پیسہ تقسیم کیا جا رہا ہے مگر حکومت ٹس سے مس نہیں ہو رہی۔ ملک میں اسلام سے مرتد کرنے کے لیے قادیانی بھی زوردار تحریک چلا رہے ہیں۔ (7 اکتوبر 95ء بروز ہفتہ کبانہ ہال نزد شادمان چوک لاہور میں جمعیت علماء پاکستان ضلع لاہور کی طرف سے اپنے اعزاز میں دیئے گئے ایک عظیم الشان استقبالیہ سے خطاب)

اس وقت اقوام متحدہ میں 170 ممالک شریک ہیں لیکن ویٹو پاور صرف پانچ ممالک کو حاصل ہے۔ اب تک اسرائیل کی بالادستی کے لیے امریکہ نے 158 مرتبہ ویٹو کا حق استعمال کیا ہے عالم اسلام کی سیاسی قیادت میں سے کوئی بھی نہیں جو امریکہ کی اس غنڈہ گردی کو روک سکے۔ مسلمان اپنی دینی غیرت کھو بیٹھا ہے۔ جرأت نہیں کرتا ورنہ امریکہ کوئی چیز نہیں ہے آج بھی صومالیہ کی مثال ہمارے سامنے ہے اس کی آبادی ساٹھ ستر لاکھ ہے۔ یہاں کا مسلمان بہت

غریب ہے۔ دھوتی اور بنیان میں نماز پڑھتا ہے' لیکن اس نے اپنے ملک میں مداخلت کرنے پر امریکہ کو ذلیل و رسوا کر کے اپنے ملک سے نکالا۔ اقوامِ متحدہ کا دوہرا کردار ہے۔ وہ مسلمانوں کا دشمن ادارہ بن چکا ہے کہ جب کسی مسلمان کے خلاف کارروائی کرنا ہو تو جھٹ اقوام متحدہ حرکت میں آ جاتا ہے۔ مگر ہنود' یہود اور صلیبیوں کے لیے اپنے اصولوں کو ذبح کرتی ہے جیسے پاکستان اور ہندوستان کو 1935ء کے ایکٹ کے تحت آزادی ملی تھی۔ اُس وقت بھارت میں پانچ سو سے اوپر ریاستیں تھیں' ہر ریاست کو آزادی تھی کہ وہ بھارت اور پاکستان میں سے جس کے ساتھ چاہے مل جائے لیکن جب ریاست حیدر آباد اور جونا گڑھ نے پاکستان کے ساتھ ملنے کا اعلان کیا تو بھارت نے جبراً قبضہ کر لیا۔

کشمیر میں استصواب رائے کی قراردادیں خود اقوام متحدہ نے منظور کیں مگر اس پر عمل نہیں ہوا' لیکن عراق' لیبیا اور ایران کے خلاف اقوام متحدہ کی غنڈہ گردی سب کے سامنے ہے۔ اس وقت کشمیر کے بارے میں اقوام متحدہ کی قراردادوں کو مجروح کیا جا رہا ہے کہ تھرڈ آپشن کا نام نہاد نعرہ لگایا جا رہا ہے۔ امریکہ کو ثالثی کے لیے کہا جا رہا ہے یہ ایک دوہرا مذاق ہے۔ میر تقی میر نے کہا تھا اور خوب کہا تھا کہ ؎

میر بھی کیا سادہ ہیں کہ بیمار ہوئے جس کے سبب
اُسی عطار کے لونڈے سے دوا لیتے ہیں

آج تک پاکستان پر آکسفورڈ اور کیمرج یونیورسٹیوں کے پڑھے ہوئے سیاستدانوں کی حکومت ہے۔ جس کے نتائج سب کے سامنے ہیں کہ ملک داخلی اور خارجی طور پر تباہ ہو گیا ہے اور امریکی سی آئی اے کا اڈہ بن گیا ہے' اس

لیے ضرورت ہے کہ پاکستان میں مسجد کی چٹائی اور مدرسہ محمدی کے پڑھے ہوئے علماء مضبوط سیاسی کردار ادا کریں۔ (19 اکتوبر 95ء کو لاہور میں جمعیت علماء پاکستان کے زیر اہتمام اقوامِ متحدہ کے خلاف منائے گئے یومِ سیاہ کی تقریب سے خطاب)

مجاہد ملت حضرت مولانا محمد عبدالستار خان نیازی ہمارے بزرگ ہیں۔ جمعیت علماء پاکستان ان کی اپنی جماعت ہے وہ جب چاہیں اپنے گھر لوٹ آئیں۔ ان کی طویل مخلصانہ رفاقت ہمارا عظیم سرمایہ ہے۔ اتحاد اہل سنت کے لیے ہماری کوئی شرط نہیں۔ اتحاد کے لیے ہم سب کو قبول کریں گے جمعیت کے دروازے کھلے ہیں روٹھے ہوئے اپنے گھر لوٹ آئیں۔ یاد رکھیں جمعیت کے منشور اور دستور کی ہر حال میں پابندی کرنا ہو گا۔ (جوہر آباد تشریف آوری کے موقع پر دریائے جہلم کے پُل پر استقبالیہ سے خطاب)

اسلامی ممالک کو اقوامِ متحدہ کی سیکورٹی کونسل کی مستقل نمائندگی کا حاصل کرنا، ناگزیر ہو گیا ہے تاکہ وہ اسلامی ممالک کے مفادات کا دفاع کرسکیں۔

امریکہ اور مغربی ممالک اسلام دشمن ہیں۔ اکیسویں صدی میں مسلمانوں کی قوت کو بڑھتا ہوا دیکھ کر انھیں خطرہ محسوس ہو رہا ہے اور وہ اسلامی ممالک کو ہر طرح سے دبانا چاہتے ہیں۔ اسلامی ممالک کو چاہیے کہ امریکہ کی کاسہ لیسی کرنے کی بجائے اس کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر بات کریں۔ اسلامی ممالک کا مضبوط بلاک اس وقت قائم ہوسکتا ہے جب عرب اور عجم کے فرق کو ختم کر دیا جائے۔ امریکہ نے اقوامِ متحدہ کو اپنی لونڈی بنا رکھا ہے اور اپنے مفاد کے لیے اقوامِ متحدہ کو استعمال کرتا رہتا ہے۔ مٹھی بھر یہودیوں کو امریکہ کی پشت پناہی حاصل ہے۔ نام نہاد امن کے نام پر امریکہ بیت المقدس پر یہودیوں

کا قبضہ کروانا چاہتا ہے۔ کشمیر میں ساٹھ ہزار مسلمانوں کو بھارت کی دہشت گرد فوج نے شہید کر دیا۔ اقوام متحدہ' کشمیر کے مسئلہ کو حل کرنے میں پچاس سال گزرنے کے بعد بھی اپنی ہی پاس کردہ قرارداد کو عملی طور پر نافذ کرانے کے لیے دانستہ طور پر نظر انداز کر رہا ہے۔ بوسنیا میں سربیائی فوجوں نے مسلمانوں کا قتل عام کیا' بوسنیا میں اسلحہ کی فراہمی پر پابندی لگوائی اور مسلمانوں کا ہاتھ باندھ کر سربیائی فوجوں سے 90 ہزار مسلمانوں کا قتل عام کروایا۔

اولیائے کرام کی زندگیاں سنت نبوی کے نور سے منور و معطر ہوتی ہیں ان کی قربت میں رہنے والے بھی ظلمت سے نجات پا لیتے ہیں۔ صحبتِ اولیاء قربِ الٰہی کے حصول کا ذریعہ ہے شاہ والا شریف میں خانقاہ اور مدرسے کو یکجا دیکھ کر مسرت ہوئی۔ خانقاہوں پر مدارس کا قیام ہی ہمارے مستقبل کو محفوظ کر سکتا ہے۔ مشائخ عظام دینی مدارس کے قیام اور ان کی سرپرستی کی طرف متوجہ ہوں۔

(آستانہ عالیہ شاہ والا شریف متصل قائد آباد میں استقبالیہ سے خطاب)

امریکہ دنیا میں سب سے بڑا غنڈہ اور عالمی دہشت گرد ہے۔ این۔ جی۔ اوز کے ذریعہ وہ اسلامی ممالک میں دہشت گردی کرواتا ہے۔ انڈونیشیا میں عیسائیوں کی قلیل تعداد کی این۔ جی۔ اوز کے ذریعہ عیسائیوں کی ریاست قائم کروائی۔ جنوبی سوڈان میں امریکہ یہی گھناؤنی سازش کر رہا ہے۔ امریکہ اور یورپی ممالک قادیانیوں اور این جی اوز کے ذریعہ پاکستان میں انتشار اور سازشیں کرواتے رہتے ہیں۔ امریکہ اقتصادی پابندی اور فضائی ناکہ بندی اور دوسرے حربے استعمال کر کے بے دست و پا بنانا چاہتا ہے۔ بھارتی وزیر اعظم نے اقوام متحدہ میں اسلام کے خلاف ہرزہ سرائی کی۔ اسلامی ممالک کو چاہیے کہ

بھارت سے اقتصادی اور سیاسی رابطہ ختم کر لیں۔ اس تناظر میں مسلمانوں کا مضبوط بلاک ہونا وقت کی اہم ضرورت ہے۔ (اسلامی ممالک کے دانشوروں کی جکارتہ کانفرنس سے امام نورانی کا خطاب)

یورپ کے مسلمانوں کو اپنے عقیدے کے تحفظ کے لیے بڑی مشکلات اور تکلیف دہ مراحل سے گزرنا پڑا لیکن الحمدللہ انھوں نے اب تک اس سلسلہ میں بڑی قربانیاں دیں یہ ان کے جذبۂ عشقِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی برکت ہے کہ یورپ کی سرزمین پر اللہ اکبر کی سرپرستی میں عشق رسول کی شمع روشن رکھی ہوئی ہے۔ ہمیں امید ہے کہ یورپ کے غیور مسلمان آئندہ بھی عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ کے لیے ہر قسم کی قربانی دیں گے اور جو سازشیں منکرین ختم نبوت اسلام اور عقیدہ ختم نبوت کے خلاف کر رہے ہیں ان کا پامردی سے مقابلہ کریں گے اور قادیانیوں کے عزائم ناکام بنا دیں گے۔ حکومت پاکستان کو چاہیے کہ قادیانیوں کی سرگرمیوں پر کڑی نظر رکھے اور وہ پاکستان کے خلاف جو پروپیگنڈہ کر رہے ہیں ہر سطح پر اس کا موثر جواب دیا جائے۔ مرزا طاہر پاکستان کے ختم ہونے کی پیشین گوئیاں کر رہا ہے وہ خود ذلیل و رسوا ہوگا۔ پاکستان ان شاء اللہ قیامت تک قائم رہے گا۔ پاکستان، ختم نبوت اور عشق ومحبتِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا قلعہ ہے۔ اس قلعہ میں تاجدار ختم نبوت کے عزت و ناموس کا تحفظ عاشقان رسول کرتے رہیں گے۔

بیت المقدس سے ہٹ کر کوئی معاہدہ قابل قبول نہیں اور بیت المقدس کی آزادی کے بغیر مشرق وسطیٰ میں کبھی امن قائم نہیں ہوسکتا۔ او آئی سی اور اسلامی کانفرنس کے ممالک کوئی دباؤ برداشت نہ کریں اور بیت المقدس کی

1967ء والی پوزیشن بحال کرائیں۔

یورپ کے مسلمان اپنے بچوں اور بچیوں کو دین کی تعلیم دلائیں۔ انھیں مسجد میں ساتھ لائیں تاکہ ان کی اسلامی خطوط پر تربیت ہو سکے اور وہ یورپ میں اسلام کے مبلغ اور مجاہد ثابت ہوں۔ (ورلڈ اسلامک مشن ہالینڈ کے زیر اہتمام ڈین ہاگ میں ہونے والی انٹرنیشنل ختم نبوت کانفرنس سے صدارتی خطاب)

پاکستان میں اسلام پر مر مٹنے کا جذبہ رکھنے والے نوجوانوں کی موجودگی میں اسلام کا پرچم سرنگوں نہیں کیا جا سکتا۔ اسلام کے نام پر حاصل ہونے والے ملک کی وزیراعظم غلبہ اسلام کی بات کرنے والوں کو دھمکی دیتی ہے کہ میں تمھیں امریکہ سے پٹوا دوں گی۔ امریکہ بے نظیر کی مدد کیسے کر سکتا ہے وہ تو ایک چھوٹے سے غریب مسلمان ملک صومالیہ کا مقابلہ بھی نہیں کر سکا۔ جہاں مسجدوں میں بجلی تک نہیں ہے اور وہاں مفلس مسلمان صرف دھوتی اور بنیان پہن کر نماز ادا کرتے ہیں۔ ساری دنیا نے دیکھا کہ اس غریب مسلمان ملک کے جذبۂ جہاد سے سرشار نوجوانوں نے امریکی فوجیوں کو صومالیہ سے بھگا دیا۔ اب اگر محترمہ کی دعوت پر امریکیوں نے پاکستان کا رخ کیا تو یہاں بھی ان کا ''بندوبست'' کر دیں گے۔ بے نظیر کا بھروسہ امریکہ پر ہے، لیکن ہمارا بھروسہ اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ہے۔ آج پاکستان میں زبان، نسل، علاقہ کے جھگڑوں میں مسلمانوں کو الجھا کر اسلامی تشخص ختم کرنے کی سازش کی جا رہی ہے۔ نوجوانوں کو قومیتوں کے فتنوں میں الجھا کر ان کا دامن مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے تعلق کمزور کیا جا رہا ہے۔ مسلمان کو مسلمان سے لڑایا جا رہا ہے۔ یہ سب امریکہ اور اس کے ایجنٹوں کا کھیل ہے۔ امریکہ اور یہودی مل کر موت سے نہ

ڈرنے والے فاقہ کش مسلمان کے بدن سے روح محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ختم کر کے اسے راکھ کا ڈھیر بنا دینا چاہتے ہیں۔نوجوانو! اس یہودی سازش کو ناکام بنا دو اور اعلان کر دو کہ ہماری پہچان سندھی' مہاجر' پنجابی' سرائیکی نہیں صرف اور صرف غلامی رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے۔ یہ شیعہ سنی کی لڑائی نہیں ہے بلکہ یہ دیوبندی اور رافضیوں کی لڑائی ہے۔سُنی اس میں ملوث نہیں ہیں۔ دراصل پاکستان میں جاری فرقہ وارانہ قتل و غارت کے ذریعے پاکستان اور ایران کو لڑانے کی کوشش کی جا رہی ہے تاکہ یہ دونوں ملک کمزور ہو جائیں اور امریکہ یہاں آ کر بیٹھ جائے۔ امریکہ بہت بڑا شیطان ہے یہ ایران کے ساتھ ساتھ آذربائیجان اور بحیرہ کیپسین کے تیل کے چشموں پر قبضہ کرنا چاہتا ہے۔

امریکہ نے کویت' قطر' دوبئی اور بھارت کے ساتھ معاہدے کر لیے ہیں اور اب امریکہ خلیج اور بحیرہ عرب کے بعد ایران اور پاکستان کے گرد گھیرا تنگ کر رہا ہے۔ امریکہ، پاکستان کے تخت پر کبھی ''میاں صاحب'' کو بٹھا دیتا ہے اور کبھی ''بیگم صاحبہ'' کو۔ یہ سب امریکہ کے نوکر چاکر ہیں۔ یہ امریکہ کی کٹھ پتلیاں ہیں۔ ان کا قبلہ واشنگٹن ہے۔نواز شریف نے بھی عراق کے خلاف فوج بھیجی تھی۔ہمیں عراق سے اس لیے ہمدردی ہے کہ یہ ولیوں کی سرزمین ہے۔ یہ امام حسین' حضرت علی' امام موسیٰ کاظم' امام ابوحنیفہ اور شہنشاہ بغداد حضرت غوث پاک کی سرزمین ہے۔ہمیں ایران سے بھی ہمدردی ہے کیونکہ وہاں بھی 30 فیصد اہلسنّت رہتے ہیں۔ شاتمانِ رسول کو سیشن کورٹ سے سزائے موت پر دکھ کا اظہار کر کے پاکستانی وزیراعظم نے دین دشمنی کا ثبوت دیا ہے۔ دو عیسائی گستاخان رسول کو عزت و احترام سے بری کروا کر اور تحفے تحائف دے کر

53664

بیرون ملک بھیج کر محترمہ بے نظیر بھٹو نے پاکستان میں گستاخیٔ رسول کا راستہ کھول دیا ہے۔ محترمہ بے نظیر بھٹو نے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے گستاخوں کو چھوٹ دے دی ہے، لیکن اللہ تعالیٰ اپنے محبوب کی عزت وحرمت اور بزرگی کے معاملے میں بہت غیرت مند ہے۔ گستاخانِ رسول کو تحفظ دینے والی حکومت برقرار نہیں رہ سکتی۔ میں پورے یقین اور ایمان کے ساتھ کہتا ہوں کہ یہ حکومت بہت جلد ختم ہو کر رہے گی۔ گستاخِ رسول کو جینے کا حق نہیں دیا جا سکتا۔ اس کی توبہ بھی قبول نہیں ہو سکتی۔ (شاہی عیدگاہ ملتان میں انجمن نوجوانانِ اسلام کے دو روزہ ملک گیر "قومی یکجہتی کنونشن" سے خطاب)

ایم کیو ایم والے کلاشنکوف کے بغیر الیکشن لڑیں اور پھر جیت کر دکھائیں۔ نواز لیگ، ایم کیو ایم اور اے این پی اتحاد میں پنجابستان، پختونستان اور مہاجرستان والے مل رہے ہیں خدا خیر کرے۔ الطاف حسین کو معاف کرنا ہے تو پھر ملک کے سارے قاتلوں اور ڈاکوؤں کو معاف کرنا ہوگا۔ (جمعیت علماء پاکستان کی مرکزی مجلس عاملہ کے انتہائی اہم اجلاس کے شرکاء سے خطاب)

اسلام آباد میں اسلام کی بجائے بدبو پھیل رہی ہے اور قومی اسمبلی میں چور، لٹیرے، سمگلر اور شرابی اکٹھے ہو گئے ہیں۔ ان حالات میں غلامان نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور "عاشقان پاکستان" متحد ہو کر نظام مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کاروان کو مضبوط بنائیں۔ ملک کی زرعی پالیسی مکمل ناکام ہو چکی ہے۔ 47 لاکھ ایکڑ اراضی سیم وتھور کی نذر ہو چکی ہے۔ 20 لاکھ ٹن گندم کی بھیک مانگنے کے لیے آسٹریلیا اور امریکہ کے دروازے پر دستک دی جا رہی ہے۔ ہمارا ملک زرعی ہونے کے باوجود غلہ سے محروم ہے۔ بھارتی لالوں سے آلو، مرچ اور پیاز تک

مانگی جا رہی ہے۔ موجودہ حکومت ترقیاتی، صنعتی و زرعی اور امن و امان کے محاذ پر بھی مکمل ناکام ہوگئی ہے۔ موجودہ حکومت کے منحوس سائے ملک پر موجود ہیں۔ جس طرح جن بھوت کے سائے سے مکان ویران ہو جاتا ہے اسی طرح اسلام آباد پر بے دین حکمرانوں کے سائے سے ویرانی پھیل رہی ہے۔ ہماری خارجہ پالیسی صیہونی طاقتیں جس طرف چاہتی ہیں ملک کو چلا رہی ہیں۔ امریکہ کے کہنے پر حکومت نے بھارت کو پسندیدہ قوم قرار دے دیا ہے۔ اگر موجودہ حکومت کے نزدیک بھارت پسندیدہ قوم ہے تو سارے حکمران بھارت چلے جائیں۔ موجودہ حکومت عریانی، فحاشی اور بے حیائی کا سیلاب ٹی وی پر لے آئی ہے۔ اگر قوم کی بہو بیٹیاں ٹی وی پر ناچیں گی تو پھر محمد بن قاسم کیسے پیدا ہوں گے؟ موجودہ حکومت نظام مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نافذ نہ کر کے آئین کا مذاق اڑا رہی ہے۔ ہم پر الزام لگایا جاتا ہے کہ ہم عورت کی حکمرانی کے حق میں ہیں۔ ہم ڈنکے کی چوٹ پر کہتے ہیں کہ عورت کی حکمرانی غیر شرعی ہے۔ متقی، پرہیزگار اور نمازی صدر سرکاری خرچ پر حج اور عمرے کر رہے ہیں۔ حج اور عمرے کو بھی ذہنی عیاشی بنا دیا گیا ہے۔ قوم ٹیکس، حکمرانوں کی عیاشی کے لیے نہیں دیتی۔ بھارت ہائیڈروجن بم کا دھماکہ کر رہا ہے، لیکن امریکہ کی آنکھیں پاکستان کی طرف ہیں۔ وطن عزیز کا دفاع کمزور ہاتھوں میں ہے۔ ہمیں ایٹمی دھماکہ کر لینا چاہیے۔ قرآن حکیم نے بھی ایٹم بم کی تیاری کی تلقین کی ہے لیکن ہم نے دفاعی تیاری کرنے کی بجائے دوپٹے اتار دیئے ہیں۔ بے حیائی، بے غیرتی کا سامان کر رہے ہیں۔ قوم کو تلوار کی بجائے سارنگی پکڑا دی گئی ہے۔ دفاعی نکتۂ نظر سے افغانستان کے حالات بھی قابلِ افسوس ہیں۔ افغانستان میں پاکستان کا سفارتخانہ بند کر دیا گیا ہے۔ جبکہ

بھارتی اور امریکی سفارت خانے وہاں قائم ہیں۔ غریبوں کا نام لے کر برسراقتدار آنے والی حکومت نے اب تک کوئی لیبر پالیسی نہیں دی۔ غریب طبقہ مراعات سے محروم ہے۔ (جے یو پی کے 28 ویں یوم تاسیس کے موقع پر شاہی عیدگاہ ملتان کے وسیع سبزہ زار میں منعقدہ دو روزہ عظیم الشان ''نظام مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کانفرنس'' کی آخری نشست سے خطاب)

''مشتے نمونہ از خروارے'' کے طور پر محض چند اقتباسات پیش کیے گئے ہیں ان کے مطالعہ سے قاری یہ نتیجہ اخذ کرنے میں حق بجانب ہے کہ عالی افکار تو آبِ زر سے لکھنے کے قابل ہیں۔

القصہ حضرت شیخ الاسلام مولانا الشاہ احمد نورانی رحمہ اللہ تعالیٰ ہشت پہلو شخصیت تھے اور انھوں نے مختلف زبانوں میں پیغامِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ابلاغ کے لیے ساری زندگی اپنی جدوجہد جاری رکھی۔ ضرورت اس امر کی ہے آپ کے جامع ترین خطبات کو محفوظ کیا جائے۔ ان کو افادۂ عام کے لیے شائع کیا جائے...... ان کے مختلف زبانوں میں تراجم شائع کیے جائیں۔ اس سلسلہ میں راقم نے اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ کی خاص مہربانی سے پہلا قدم اٹھایا ہے اور حضرت قائد ملت اسلامیہ رحمہ اللہ تعالیٰ کے مختلف بارہ خطبات کو مرتب کرنے کی سعادت پائی ہے۔ میرے لیے یہاں اپنے ساتھیوں عزیزانِ گرامی مولانا پیر زادہ محمد رضا قادری (ڈونگہ بونگہ)' مولانا محمد تاج قادری (بورے والا) اور عبدالمجید چوہدری (لاہور) کا شکریہ ادا کرنا بھی ضروری ہے جن میں سے ہر ایک نے بڑی محنت اور محبت سے تعاون کیا۔ اوّل الذکر نے بعض تقاریر کو کیسٹ سے کاغذ پر منتقل کرنے' ثانی الذکر نے پروف ریڈنگ اور آخر الذکر نے معیاری اور

فوری طباعت کا اہتمام کرنے میں اپنا کردار ادا کیا۔

میری دعا ہے کہ اللہ سبحانہٗ و تعالیٰ ہم میں سے ہر ایک کی سعی کو اپنی بارگاہ میں شرفِ قبول بخشے اور ہمارے لیے اس خدمت کو دین و دنیا کی سرفرازیوں کا باعث بنائے۔ آمین بجاہ طٰہٰ و یٰسین و صلی اللہ تعالیٰ علیٰ حبیبہٖ سیّدنا محمدٍ و آلہٖ وسلم.

برائے رابطہ
0300-9429027
0454-721787
042-5300353-4

غبارِ راہِ حجاز
محمد محبوب الرسول قادری
ایڈیٹر ماہنامہ ''سوئے حجاز'' لاہور
ایچی سن ہاؤسنگ سوسائٹی (ٹھوکر نیاز بیگ) لاہور

جشن میلادِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

اعوذ باللّٰہ من الشیطن الرجیم

بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ نَحْمَدُہٗ وَنَسْتَعِیْنُہٗ وَنَسْتَغْفِرُہٗ وَنُؤْمِنُ بِہٖ وَنَتَوَکَّلُ عَلَیْہِ وَنَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَیِّاٰتِ اَعْمَالِنَا مَنْ یَّھْدِہِ اللّٰہُ فَلَا مُضِلَّ لَہٗ وَمَنْ یُّضْلِلْہُ فَلَا ھَادِیَ لَہٗ وَنَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ ط وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ ط وَنَشْھَدُ اَنَّ سَیِّدَنَا وَنَبِیَّنَا وَحَبِیْبَنَا وَمَوْلٰنَا مُحَمَّدًا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ۔ اَلَّذِیْ اُرْسِلَ اِلَی الْخَلْقِ کَافَّۃً بَشِیْرًا وَّ نَذِیْرًا وَّ دَاعِیًا اِلَی اللّٰہِ بِاِذْنِہٖ وَسِرَاجًا مُّنِیْرًا وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِیْنَ بِاَنَّ لَھُمْ مِنَ اللّٰہِ فَضْلًا کَرِیْمًا ھُوَ الْحَبِیْبُ الَّذِیْ تُرْجٰی شَفَاعَتُہٗ لِکُلِّ ھَوْلٍ مِّنَ الْاَھْوَالِ مُقْتَحِمِ۔

یَارَبِّ یَا رَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا عَلٰی حَبِیْبِکَ خَیْرِ الْخَلْقِ کُلِّھِمِ قَالَ اللّٰہُ عَزَّ وَجَلَّ فِیْ شَانِ حَبِیْبِہٖ اِنَّ اللّٰہَ وَمَلٰئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًاo اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی

حَبِیْبِکَ سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وآلِہٖ وَسَلَّمَ صَاحِبِ الْوَجْہِ الْاَنْوَرِ.

اللہ تبارک وتعالیٰ جل جلالہ وعم نوالہ کا احسان اور فضل وکرم ہے کہ ہم یہاں اکٹھے ہوئے ہیں۔ دعا ہے کہ اللہ تبارک وتعالیٰ میری اور آپ کی حاضری قبول فرمائے نیز جو کچھ یہاں بیان کیا گیا اور کیا جائے اس پر آپ کو اور مجھ گنہگار کو عمل کی توفیق عطاء فرمائے۔

حضرت مشائخ عظام علماء کرام میرے محترم بزرگو' بھائیو۔ میرے عزیزو نوجوانو!...... السلام علیکم ورحمتہ اللہ وبرکاتہٗ۔

میلاد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کانفرنس مصطفیٰ آباد میں منعقد کرنے پر میں آپ سب کو مبارکباد پیش کرتا ہوں اللہ تبارک وتعالیٰ اس مبارک کانفرنس کے صدقے میں اس شہر پر اپنی رحمتیں اور برکتیں نازل فرمائے۔ جتنے بھی حاضرین میلاد کانفرنس میں شرکت کے لیے تشریف لائے۔ اللہ تبارک وتعالیٰ ان کی خالی جھولیوں کو دین ودنیا کی مرادوں سے بھرپور فرمائے۔ (آمین)

آپ سب کو مبارکباد پیش کرنے کے بعد تمام مشائخ کرام مقتدر سجادہ نشین حضرات جو اس کانفرنس میں شرکت کے لیے تشریف لائے میں ان سے انتہائی معذرت خواہ ہوں کہ ہم جمعیت علماء پاکستان کی جانب سے ان کا شایانِ شان استقبال نہ کرسکے۔ مجھے امید ہے کہ اگر کوئی تکلیف انہیں دورانِ قیام پہنچی ہوگی تو وہ ہماری اس معذرت کو قبول فرماتے ہوئے ہمیں معاف فرمائیں گے۔ مشائخ کرام نے جس محبت کے ساتھ جس خلوص کیساتھ اس کانفرنس میں تشریف لاکر میلاد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کانفرنس میں شرکت فرما کر اس کی رونق کو

دوبالا کیا اللہ تبارک وتعالیٰ ان آستانوں کو آباد و شاد رکھے اور ان کے فیوض و برکات تاقیامت جاری و ساری رکھے۔ مقتدر علماء کرام دور دراز سے سفر فرما کر اس کانفرنس میں شرکت کے لیے تشریف لائے جمعیت علماء پاکستان کی جانب سے میں ان کی خدمت میں بڑے ادب سے معذرت چاہتے ہوئے عرض کروں گا کہ ہم آپ کا شایانِ شان استقبال نہ کر سکے' اور آپ کی خدمت سے قاصر رہے جو غلطی ہوگئی ہو اس کو معاف فرماتے ہوئے ہماری معذرت کو قبول فرمایا جائے آپ نے اس کانفرنس میں تشریف لا کر شرکت فرما کر عزت افزائی فرمائی جمعیت علماء پاکستان کو شرف بخشا اللہ تبارک وتعالیٰ علماء اہلسنّت کو مشائخ عظام کو دین و دنیا میں اس کی جزا عطا فرمائے اور ان کے شرف و عزت کو دوبالا فرمائے۔ اسی کے ساتھ ساتھ میں کانفرنس کے میزبان۔ مصطفیٰ آباد کے رہنے والے جو ہمارے مسلمان سنی بھائی ہیں جنہوں نے اس عظیم الشان کانفرنس کو منعقد کرنے میں ہمارا ہاتھ بٹایا۔ جنہوں نے دن رات کارکنوں کی طرح محنت کی مہمانوں کا خیر مقدم کیا پورے شہر کو سجایا اور جس طرح انہوں نے شہر کو روشن کیا اللہ تعالیٰ ہمیشہ ان کو روشن رکھے ان کے ایمان و خلوص کو ہمیشہ روشن رکھے۔ مصطفیٰ آباد کے رہنے والوں پر اللہ اپنی رحمتیں اور برکتیں نازل فرمائے کہ انہوں نے اس عظیم الشان کانفرنس کو کامیاب بنانے کے لیے میلاد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خاطر جان و مال کی بازی لگا کر تعاون کیا۔ اسی طرح سے میں جمعیت علماء پاکستان کی طرف سے ان رضا کاروں کا بھی شکریہ ادا کرتا ہوں خصوصاً ان کے مرکزی اور صوبائی سپہ سالاروں کا کہ جنہوں نے پوری جدوجہد اور تندہی کے ساتھ اپنے فرائض کو انجام دیا۔ اللہ تعالیٰ شعبہ خدمت عامہ کے ان

رضا کاروں کی عمروں میں برکت عطا فرمائے اور ان کو دینی و دنیاوی نعمتوں سے مالا مال فرمائے۔ اسی کے ساتھ ساتھ وہ تمام لوگ کہ جنھوں نے میلادِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کانفرنس کے منعقد کرنے میں مفید مشورے دیئے۔ کوپن خریدے، مالی امداد کی تعاون کیا۔ قلبی اور مالی امداد دی اللہ تعالیٰ ان کو دینی و دنیاوی برکتوں سے مالا مال فرمائے۔ ہم اور آپ آج اس تاریخی کانفرنس میں اس لیے جمع نہیں ہوئے کہ یہاں بیٹھ کر کچھ باتیں کرلیں اور اس کے بعد رخصت ہو جائیں اور ہمیں خبر بھی نہ ہو کہ ہم کس لیے آئے تھے اور کیوں چلے گئے۔ مقتدر علماء کرام اور مشائخ عظام نے بڑی دلسوزی کے ساتھ آپ کو پیغام دیا ہے۔ میلادِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کانفرنس کا ایک پیغام ہے یہ پیغام کس کا پیغام ہے یہ مشائخ کا پیغام نہیں ہے۔ جمعیت علماء پاکستان کا پیغام نہیں ہے۔ یہ پیغام جو آپ تک پہنچا ہے اور پہنچنے والا ہے یہ پیغام۔ پیغامِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے۔ اسی کے لیے آپ ہمہ تن گوش تھے کہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پیغام کو سنیں۔ میلادِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں ہی مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا پیغام ہوتا ہے۔ جہاں میلاد نہیں ہوتا وہاں مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا پیغام نہیں ہوتا اور میلادِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا مقصد یہی ہے کہ پیغامِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سنا جائے۔ جمالِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سنا جائے۔ حسنِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سنا جائے اور اپنے آپ کو اس قابل بنایا جائے کہ جب ہم یہاں سے اٹھیں تو ہماری آنکھیں اس قابل ہوں کہ ہم دیدارِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کرسکیں۔

نعرۂ تکبیر اللہ اکبر

نعرۂ رسالت — یا رسول اللہ

ہم نے میلاد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اس لیے منعقد کیا ہے کہ جب ہم یہاں سے جائیں تو زندگی کا نقشہ یہ ہو کہ دیکھنے والا سر بازار یہ کہے کہ یہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دیوانے جا رہے ہیں۔

نعرۂ تکبیر — اللہ اکبر

نعرۂ رسالت — یا رسول اللہ

میلاد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کانفرنس بلانے کا مقصد یہ تھا کہ دیکھنے والے دیکھ لیں کہ ایک آدمی کی آواز کو ''یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم'' کہنے پر دبا دیا گیا۔ بتانا یہ تھا کہ ایک آواز دب سکتی ہے تو لاکھوں زبانوں سے ''یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم'' کے نعرے بلند ہو رہے ہیں۔

نعرۂ تکبیر — اللہ اکبر

نعرۂ رسالت — یا رسول اللہ

میں سمجھتا ہوں میلاد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کانفرنس بلانے کا مقصد یہ تھا کہ ہم آپ کو بتائیں کہ آپ کی اس تاریخ میں آپ کو فیصلہ کن کردار ادا کرنا ہے کس حیثیت سے۔ غلام مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حیثیت سے۔ تاریخی کردار ادا کرنے کے لیے آگے بڑھنا ہے۔ جب آپ یہاں سے پلٹیں گے تو انشاءاللہ آپ کے ہر قدم پر تاریخ کا ایک ورق مرتب ہو رہا ہوگا۔ (سبحان اللہ)

نعرۂ تکبیر — اللہ اکبر

نعرۂ رسالت — یا رسول اللہ

اس لیے ہم نے اس کانفرنس کو منعقد کیا ہے ہمیں آپ کو یہ بتانا تھا کہ

نعرۂ تکبیر بھی بلند کرتے ہیں۔ جب نعرۂ تکبیر بلند کرتے ہیں تو یہ بتانا تھا کہ امتیاز آپ کو کیا کرنا ہوگا۔ نعرۂ تکبیر سب بلند کرتے ہیں ہمیں آپ کو بتانا تھا کہ آپ بھی نعرۂ تکبیر بلند کرتے ہیں۔ نعرۂ تکبیر بلند کیجئے میں کہتا ہوں نعرۂ تکبیر بھی بلند کیجئے اور ساتھ ساتھ نعرۂ رسالت بھی بلند کیجئے۔

نعرۂ تکبیر　　اللہ اکبر

نعرۂ رسالت　　یارسول اللہ

دونوں ہاتھ اٹھے ہوئے ہیں معنی یہ ہے کہ ہم دونوں کو مانتے ہیں۔ جو دونوں کو مانتا ہے وہی ہمارا ہے جو صرف ایک کو مانتا ہے وہ ہمارا نہیں ہے یہ ہے میلادِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کانفرنس کا مقصد۔

نعرۂ تکبیر　　اللہ اکبر

نعرۂ رسالت　　یارسول اللہ

دل کی آنکھوں سے دیکھ یہ صدائیں جو سرزمین مصطفیٰ آباد سے اُٹھ رہی ہیں دیکھو دل کی آنکھوں سے دیکھو۔ دل کی آنکھیں عطا ہو جائیں تو یہ آواز سبز گنبد سے ٹکرا رہی ہے۔ (سبحان اللہ)

اور وہاں سے جھوم جھوم کر رحمتیں آ رہی ہیں۔

آپ جب یہاں سے واپس ہوں گے۔ تو انشاء اللہ آپ کے دامن کملی والے آقا کی رحمتوں سے بھرے ہوئے ہوں گے آپ یہاں خالی ہاتھ آئے تھے لیکن خالی ہاتھ جائیں گے نہیں۔ یقین رکھیے کہ خالی ہاتھ نہیں جائیں گے اس لیے کہ ہم اللہ تعالیٰ کی رحمت سے نا اُمید نہیں ہیں۔

ہم کبھی مایوس نہیں ہوتے۔ کیوں نہیں ہوتے۔ بعض سنی حضرات ہم

سے یہ کہتے ہیں۔ کبھی کبھی کہتے ہیں۔ پہلے بار بار کہتے تھے کیا ہوگا۔ ''یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم'' کہنے والوں پر بظاہر زمین تنگ ہو رہی ہے۔ میں کہتا ہوں زمین تنگ نہیں ہو رہی ہے جوں جوں یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہتے جاؤ گے زمین پھیلتی جائے گی۔ اور تم دیکھو گے کہ زمین سے لے کر فضاؤں تک، زمین سے لے کر ہواؤں تک اور ہواؤں سے لے کر فضاؤں تک اور فضاؤں سے لے کر عرشِ بریں تک صدائیں پہنچ رہی ہوں گی اور اللہ تعالیٰ کی رحمتوں کا نزول ہو رہا ہوگا۔ لوگ کہا کرتے تھے کہ وقت آئے گا کہ نعرۂ رسالت ''یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم'' نہیں کہنے دیا جائے گا۔ آج مصطفیٰ آباد میں ہم یہ بتانے کے لیے آئے ہیں کہ نعرۂ رسالت اگر لگانا جرم ہے تو سن لیں۔ پاکستان کے بھی سب سن لیں۔ پاکستان کے باہر بھی جو لوگ کوششیں کر رہے ہیں وہ سن لیں۔ کہ اگر نعرۂ رسالت بلند کرنا جرم ہے تو یہ جرم ہم سو بار کریں گے سربازار کریں گے اور جب وقت پڑے گا تو سر دار کریں گے۔

نعرۂ تکبیر — اللہ اکبر

نعرۂ رسالت — یا رسول اللہ

حق وصداقت کی نشانی — شاہ احمد نورانی

ہم نے یہ طے کر لیا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دیوانوں نے یہ طے کر لیا ہے کہ زندگی بھر نعرہ ہوگا ''یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم'' اٹھتے بیٹھتے نعرہ ہوگا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا۔ قبر میں بھی یہی نعرہ ہوگا اور جب عادت پڑ جائے گی تو حشر میں بھی یہی نعرہ ہوگا۔

نعرۂ تکبیر — اللہ اکبر

نعرۂ رسالت یا رسول اللہ

میرے محترم بزرگو! میرے عزیز بھائیو!

میں نے آپ سے عرض کیا کہ ہم مایوس نہیں ہیں۔ پورے آٹھ سال کے عرصے میں آپ نے دیکھا کہ جن مصائب جن تکالیف اور تشدد کے راستے سے گزرتے ہوئے ہم چل رہے ہیں لیکن الحمد للہ۔ ہم کبھی مایوس نہیں ہوئے۔ اس لیے مایوس نہیں ہوئے کہ پہلی بات جس پر ہمارا یقین ہے بار بار اللہ رب العالمین کا یہ وعدہ ہمیں یاد آتا ہے کہ:

"اللہ کی رحمت سے نا اُمید نہ ہو اللہ تعالیٰ تمام گناہوں کو معاف فرمانے والا ہے۔ وہ غفور الرحیم ہے اس کی رحمت سے نا امید نہ ہو۔ اللہ کی رحمت کون ہے۔ کبھی آپ نے سوچا۔ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے۔"

"اے نبیصلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہم نے آپ کو تمام جہانوں کے لیے رحمت بنا کر بھیجا۔"

حضور اکرمصلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رحمت اللعالمین ہیں۔ رحمتوں کا مرکز ہیں۔ جس پر باران رحمت برسنا چاہتا ہے برستا ہے۔

امام اہلسنّت عظیم البرکت مولانا شاہ احمد رضا خان فاضل بریلوی رحمتہ اللہ علیہ نے فرمایا۔

نہیں سنتا ہی نہیں مانگنے والا تیرا

ہم اس محبوب کے آستانے کے بھکاری ہیں اس اللہ کے محبوب کے آستانے کے بھکاری ہیں کہ جہاں سے "نہیں" کی صدا کبھی آتی ہی نہیں۔ ہم اللہ کے اس محبوب کی طرف متوجہ ہیں جس طرف خود اللہ تعالیٰ متوجہ ہے پوری

کائنات کا رب جس کو رحمت اللعالمین فرما رہا ہے اس کی رحمتوں سے ہم نا امید نہیں ہیں۔

میرے محترم بھائیو!

سالار کارواں ہے میر حجاز اپنا
اس نام سے ہے باقی آرام جاں ہمارا

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی قیادت میں نظامِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا یہ قافلہ چل رہا ہے میلاد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا یہ قافلہ رواں دواں ہے لوگ سوچ رہے ہیں کہ یہ پہلے مقام مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بات کرتے تھے۔ لوگ سوچ رہے ہیں کہ یہ پہلے مقام مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بات کرتے تھے۔ لوگ سوچ رہے ہیں کہ یہ پہلے نظامِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بات کرتے تھے اب انہوں نے میلاد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بات شروع کر دی ہے مقام مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے چلتے چلتے نظام مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تک پہنچے اور نظام مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے چلتے چلتے میلاد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تک پہنچے۔ میلاد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اگر ہے تو نظامِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بھی ہے اور مقام مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بھی ہے ہم میلاد مصطفیصلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا چرچا صرف فرش زمین پر نہیں کرتے۔ اگر کوئی دیکھنا چاہے تو دیکھ لے کہ میلاد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی یہ کانفرنس صرف یہیں نہیں ہو رہی ہے۔ جس کی آنکھیں اللہ کو دیکھ سکتی ہیں دیکھ لے جتنا بڑا مجمع یہاں بیٹھا ہوا ہے اس سے کہیں بڑا مجمع اس سے اوپر بیٹھا ہوا ہے کہ میلاد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہو رہا ہے اور یہ دیکھ لو

ہر طرف زمین میں میلاد کی محفلیں ہو رہی ہیں عرش پر ہو رہی ہیں پہاڑوں پر ہو رہی ہیں غاروں میں ہو رہی ہیں ملائکہ میں میلاد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا چرچا ہو رہا ہے اللہ تعالیٰ اگر کسی کو سمجھنے کی توفیق دے تو وہ سمجھ لے کہ خود اللہ تعالیٰ بھی میلاد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کر رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے سب سے پہلے میلاد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی محفل منعقد کی۔ دو روز سے مقتدر علماء کرام مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا ذکر کر رہے تھے اور آپ سن رہے تھے لیکن ایک وہ محفل کہ جس میں بیان کرنے والا خود رب اللعالمین تھا سننے والی مخصوص جماعت انبیاء کرام کی تھی۔ بیان کرنے والا اللہ' سننے والے انبیاء اور بیان ذکر مصطفیٰ ہو رہا تھا رب اللعالمین ارشاد فرماتا ہے۔ ،

''یاد رکھیے کہ اللہ تعالیٰ نے انبیاء سے عہد لیا۔'' کیا مقدس مجمع تھا انبیاء کا۔ اس میں عہد ہو رہا ہے رب اللعالمین اور اللہ تعالیٰ نے ارواح انبیاء کو جمع فرمایا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا ذکر بلند فرمایا۔ کملی والے آقا کی ولادت باسعادت کا ذکر فرمایا۔

رہے گا یونہی ان کا چرچا رہے گا

ذکر مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ازل سے اَبد تک رہے گا زندگی کی ہر ساعت میں رہے گا ہر گھڑی ہر پل میں ذکر مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ہو رہا ہے آپ نے غور کیا کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی ولادت کا ذکر...... عظمت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا تذکرہ۔ صبح شام نہیں۔ لیل و نہار کی گردش کے ساتھ ساتھ گھڑی کی رفتار کے ساتھ ساتھ ان کی عظمت اور ولادت کا ذکر بلند ہو رہا ہے۔ یہ کیسے ہو رہا ہے۔ آج آپ نے عشاء کی نماز یہاں جماعت سے

پڑھی۔ جس وقت عشاء کی آذان ہو رہی تھی کملی والے آقا کا تذکرہ ہو رہا تھا۔ اقامت ہوئی تو تذکرہ ان ہی کا بیان ہو رہا تھا۔ نماز پڑھی تو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درودوں کے گجرے اور سلاموں کی ڈالیاں پیش ہو رہی تھیں۔ جب پاکستان میں عشاء کی نماز ختم ہو گی تو کیا کہیں ذکر مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نہیں ہو رہا ہوگا۔ یقیناً ہو رہا ہوگا۔ آپ یہاں عشاء پڑھ رہے تھے تو اسی وقت بغداد میں مغرب کی نماز ہو رہی تھی جب بغداد میں مغرب کی نماز پڑھی جا رہی تھی تو ترکی کی سرحد کو عبور کر کے یورپ میں قدم رکھا تو وہاں عصر کی نماز اور آذان ہو رہی ہے اور جب نماز پڑھ کر برطانیہ پہنچے تو نماز ظہر ہو رہی تھی اور جب آپ چلتے چلتے سمندروں کو عبور کر کے واشنگٹن اور نیو یارک پہنچے تو جس وقت یہاں عشاء ہو رہی تھی وہاں فجر ہو رہی تھی۔ معلوم ہوا کہ چوبیس گھنٹے میں دن رات اللہ کے محبوب کملی والے کا ذکر ہو رہا ہے ان کا چرچا ہو رہا ہے۔ اور یہی ہے۔

"ورفعنا لک ذکرک"

ترجمہ: اور ہم نے تمھارے لیے تمہارا ذکر بلند کر دیا۔

(سورۃ الانشراح آیت نمبر 4)

اور اللہ تعالیٰ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ذکر کو بلند فرما رہا ہے۔

آج مصطفیٰ آباد میں اللہ تعالیٰ کے محبوب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ذکر بلند ہو رہا ہے مصطفیٰ آباد میں میلاد مصطفیٰ کانفرنس کے ذریعے ذکر مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہو رہا ہے۔ آج یہاں سے آپ یہ عہد کر کے جا رہے ہیں کہ اب آپ کا اٹھتے بیٹھتے مستقل نعرہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے۔ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔

جو دونوں کو مانتا ہے وہی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہتا ہے وہی آپ کا ہے اور آپ اس کے ہیں۔ پہچان مقرر کرلی اب یہاں سے جانے کے بعد اپنے شہر اپنے گاؤں' اپنے پنڈ اپنے چک میں پہنچنے کے بعد آپ اس بات کا انتظام کریں گے کہ ہر ماہ محفل میلاد منعقد کیا کریں گے۔

نعرۂ تکبیر اللہ اکبر

نعرۂ رسالت یا رسول اللہ

آپ نے ذکر مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محفل منعقد کرنی ہوگی۔ میلاد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پڑھنا ہوگا۔ درود پڑھنا ہوگا اور سلام پڑھنا ہوگا مجھے ایک بات یاد آگئی کہ میں قرآن پاک کے مختلف انگریزی تراجم دیکھ رہا تھا اور اردو زبان کے بھی دیکھ رہا تھا امام اہلسنّت عظیم البرکت مولانا شاہ احمد رضا فاضل رحمہ اللہ تعالیٰ بریلوی کا ترجمہ اردو میں مستند اور مسلمہ ہے۔ ایک آیت دیکھی۔

"اے ایمان والو۔ درود بھیجو اور سلام بھیجو ان پر جیسا کہ سلام بھیجنے کا حق ہے۔"

اب میں اس کا انگریزی ترجمہ دیکھ رہا تھا کہ اسے انگریزی میں کس طرح ادا کیا گیا ہے۔

اس لیے کہ مقامِ محبوب کو بیان کرنا ہر ایک کے بس کی بات نہیں ہے اس کی ادائیگی بندے کو عاجز کر دیتی ہے۔ عربی زبان کا ترجمہ انگریزی زبان میں کرنا نہایت مشکل ہے اردو زبان عربی کے مقابلے میں بہت غریب ہے۔ علامہ عبداللہ کا ترجمہ دیکھنے کا اتفاق ہوا۔

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مقام کو ان کی عظمت کو ان کے ذکر کو

ذکر کی لذتوں کو شان کی عظمتوں کو ذرا دیکھئے' لوگ کہا کرتے ہیں کہ ہم نے دیکھی ہے ہم نے پہچانی ہے۔ نام نہاد خود ساختہ مفکرین یہ کہا کرتے ہیں کہ ہم مزاج شناس رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ہیں۔ (معاذ اللہ) یعنی ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے مزاج کو پہچان لیا ہے۔ چودھویں صدی میں کتب فروشی کرنے والا نام نہاد خود ساختہ مفکر اگر یہ کہے کہ میں مزاج شناس رسول ہوں تو ظاہر ہے کہ ہنسی آئیگی اور اس کے ساتھ غصہ بھی آئے گا کہ کیسے کیسے گستاخ چودھویں صدی میں نظر آتے ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی مزاج شناسی کون کرسکتا ہے۔ میرے آقا صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا۔

"اے ابوبکر مقام مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو اگر اس کی اصلی شکل کو اس کی حقیقتوں کو اس کی معرفتوں کو اس کے مقام اور اس کی عظمت کو اگر کوئی جانتا ہے تو صرف رب اللعالمین جانتا ہے۔" یہ وہ ابوبکر رضی اللہ عنہ ہیں جو رفیقِ غار ہیں۔ رفیق ہجرت ہیں رفیق روضہ آہ بھی ہیں اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے قدموں میں گنبد خضراء کے نیچے آرام فرما رہے ہیں۔ ابوبکر رضی اللہ عنہ سے کہا۔ "نہیں پہچانتا۔" میرے رب کے علاوہ کوئی نہیں پہچانتا۔

محمد سے صفت پوچھو خدا کی
اور خدا سے پوچھے شانِ محمد (ﷺ)

حضور پُرنور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے مقام کو اس آیت نے معین کردیا ہے۔

"اے ایمان والو۔ درود بھیجو ان پر اور سلام بھیجو ان پر جیسا کہ سلام بھیجنے کا حق ہے۔"

"Who believe blessing him and salute him with all respects"

اس سے اندازہ کر لیجئے۔ معلوم ہوتا ہے دریا کو کوزے میں بند کر دیا ہے ترجمہ کا حق ادا کر دیا ہے۔ اللہ ایمان والوں سے مخاطب ہے۔ ایمان والا سلام بھی پڑھتا ہے ایمان والا درود بھی پڑھتا ہے ایمان والا ہی پڑھتا ہے۔ ہمیں یہ شرف حاصل ہوا کہ ہم میلاد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کانفرنس میں آئے اور آپ نے اس عظیم الشان کانفرنس کے ذریعے سے اس بات کا اقرار کر لیا کہ آئندہ ہر مہینے سلسلہ وار کبھی کسی گھر میں اور کبھی کسی گھر میں درودوں کے گجرے اور سلاموں کی ڈالیاں...... پیش کی جائیں گی۔ درود بھی ہو گا اور سلام بھی ہو گا' اس کے بعد میری بات کہ آپ نے جس اعتماد کا اظہار جمعیت العلمائے پاکستان کے ساتھ کیا ہے جمعیت علماء پاکستان کے قائدین سے کیا ہے انشاء اللہ آپ کے اعتماد کو ٹھیس نہیں پہنچے گا۔ یقین رکھیے۔ جب بھی کملی والے آقا حضور پُرنور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عزت و حرمت کا مسئلہ ہو گا تو انشاء اللہ مولانا نیازی صاحب۔ علامہ عبدالمصطفیٰ الازہری' غلام علی اوکاڑوی صاحب جمعیت علماء پاکستان کے تمام قائدین مولانا فتح محمد صاحب۔ مولانا سید محمد امیر شاہ قادری پروفیسر شاہ فرید الحق ان تمام رہنماؤں کو جو صوبوں میں ہیں ان کو جو مرکز میں ہیں۔ ان کو۔ جب بات عظمت و ناموس مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آئے گی جو ہاتھ اور جو قلم عظمت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تک گستاخی کیلئے بڑھیں گے انشاء اللہ آپ کے قائدین کی وہاں گردن کٹ جائے گی مگر عظمت مصطفیٰ پر اور ناموس مصطفیٰ پر آنچ نہیں آئے گی خون گر جائے گا۔ جان قربان ہو جائے گی۔

کملی والے آقا کا ذکر ہمیشہ بلند رہے گا۔

نعرۂ تکبیر	اللہ اکبر
نعرۂ رسالت	یا رسول اللہ
نعرۂ حیدری	یا علی
قائدین جمعیت علمائے پاکستان	زندہ باد
ساڈا خون ساڈی جان	سارے روضے توں قربان
حق وصداقت کی نشانی	شاہ احمد نورانی
قائد جمعیت علمائے پاکستان	زندہ باد

آپ نے جس اعتماد کا اظہار کیا ہے اس پر ہم انشاء اللہ پورے اتریں گے، حقوق اہلسنّت کا تحفظ اس ملک میں ہو کر رہے گا۔ ہمارے صبر کا امتحان ہے چھوٹے چھوٹے لوگ محکمہ اوقاف کے ملازمین جو شامت اعمال سے محکمہ اوقاف میں ہیں یہ ہمارے ملک کی اس عظیم اکثریت کا امتحان لینا چاہتے ہیں۔ انہوں نے امتحان لینا چاہا تھا انہوں نے منظم سازش کے تحت پچھلے سال ستمبر کے مہینے میں مسجد میں درود و سلام بند کرنے کا حکم جاری کیا تھا اور آپ کو یاد ہو گا کہ جمعیت کی قیادت نے بڑھ کر اس چیلنج کو قبول کیا اور ہم مشکور ہیں کہ جنرل ضیاء الحق صاحب نے اس کا فوری نوٹس لیا اور سندھ کے اس بدکردار اور بدعنوان شخص کو جس نے اس توہین کا ارتکاب کیا تھا اس کو برخاست کیا۔ اب ہم جنرل صاحب کو یہ بتانا چاہتے ہیں کہ کوئی سیاسی مسئلہ نہیں۔ وقت آرہا ہے۔ ہم سیاسی مسائل کو اس وقت نپٹیں گے۔ چوروں سے بھی نپٹیں گے اور جو چوروں کے ساتھ ہیں ان سے بھی نپٹیں گے چور دروازے سے داخل ہونے والے چور

دروازے سے مقابلہ کرنا چاہتے ہیں۔ ہم ان کو میدان میں لائیں گے۔ مقابلہ کریں گے انہیں دیکھیں گے ہمیں معلوم ہے کہ جو لوگ کہتے ہیں کہ ہم نے نظام مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے موتی سمندر میں چھلانگ لگا کر نکالے ہیں۔ انہیں یہ معلوم نہیں کہ نظام مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے موتی سمندر سے نہیں دربار مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ملتے ہیں۔ ظاہر ہے کہ جو مقام مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بے خبر ہو نظام مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بھی بے خبر ہوتا ہے۔ اسے کچھ پتہ نہیں کہ حقیقت کیا ہے الحمد اللہ۔ نظام مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے موتی کملی والے آقا کے دربار میں موجود ہیں۔ حضور کی گفتار میں۔ رفتار میں اور کردار میں نظام مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے موتی جمع ہیں۔ الحمد اللہ جمعیت علماء پاکستان کا دامن ان سے وابستہ ہے اس لئے کہ کنکشن لگا ہوا ہے۔ تار ملے ہوئے ہیں۔ یہاں سب اسٹیشن بنا ہوا ہے اس سب اسٹیشن سے اور تار نکلے ہوئے ہیں۔ ان سے اور تار جڑے ہوئے ہیں یہ سلسلہ منگلا ڈیم تک ہے۔ ہمارے تار بھی جڑے ہوئے ہیں اجمیر شریف سے۔ بغداد شریف سے۔ شاہ نقشبند سے غوث بہاؤ الدین ملتانی سے اور ان سب کا کنکشن وہاں لگا ہوا ہے جہاں سے کرنٹ اور روشنی آ رہی ہے اس لئے سب نور ہی نور ہے ہم انہیں متنبہ کرتے ہیں کہ ہمارے اندر کرنٹ موجود ہے۔ میلاد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کانفرنس کا یہ اجتماع یہ بتانے کے لئے بھی آیا ہے کہ ہمارے اندر الحمد اللہ عشق مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا کرنٹ موجود ہے انوارِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا کرنٹ موجود ہے اب ہم اس بات کی اجازت نہیں دیں گے کہ حقوق اہلسنّت کو غصاب کیا جائے اور اقلیت کو اجارہ داری قائم کرنے کی اجازت نہیں

دیں گے۔ ملک کے سجادہ نشین حضرات! یہاں موجود ہیں اس مجمع عام میں میلاد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کانفرنس کے تاریخی اجتماع میں ان کے سامنے میں یہ اعلان کرنے کا شرف حاصل کرتا ہوں کہ جمعیت علماء پاکستان کی متفقہ تائید و حمایت میں ں سجادہ نشین حضرات کو یہ یقین دلاتا ہوں کہ آپ مطمئن رہیے۔ ہمیں معلوم ہے کہ درسگاہوں کو خاص طور سے مرمت اور تعمیر سے بے نیاز کر دیا گیا ہے کوئی تعمیر و مرمت نہیں ہو گی پرانی ہوتی رہیں اور گرتی رہیں گی اور ختم ہو جائیں گی۔ یہ سازش کی گئی ہے اور اوقاف میں چند لوگ اسے عملی جامہ پہنا رہے ہیں۔ جب ہم مزاروں پر حاضر ہوتے ہیں مزاروں اور درسگاہوں کی یہ حالت دیکھتے ہیں تو دل خون کے آنسو روتا ہے میں آپ کو یہ یقین دلاتا ہوں کہ انشاء اللہ العزیز اللہ تعالیٰ نے کرم فرمایا اور آپ کی تائید و حمایت سے نظام مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی حکومت آئی تو تمام درسگاہیں سجادہ نشین حضرات کو چوبیس گھنٹے کے اندر اندر واپس کر دی جائیں گی۔

محکمہ اوقاف کی لعنت کو ختم کر دیا جائے گا اس کی دھجیاں اڑا دی جائیں گی۔ اوقاف آرڈی ننس وہ تلوار ہے جسے یزیدی تلوار کہا جا سکتا ہے انشاء اللہ نظام مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی حکومت میں یہ تلوار ٹوٹ کر رہے گی۔ میں اپنے خطباء' علماء اور قراء حضرات سے کہوں گا کہ وہ اس امتحان کی گھڑی میں صبر و تحمل کا مظاہرہ کریں وقت آ رہا ہے منزل سامنے ہے نظام مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی منزل بہت قریب ہے انشاء اللہ جب وقت آئے گا تو وہ تمام مساجد جو اہلسنّت و جماعت کی ہیں ان سے بدعقیدہ اور گستاخان اولیاء کی بالادستی کو ختم کر دیا جائے گا۔ (انشاء اللہ) یقین رکھیے آپ نے جس اعتماد کا اظہار کیا ہے

جمعیت علماء پاکستان اس عقیدہ کے ساتھ کام کر رہی ہے کہ اگر آپ سے یہ کہتا ہے کہ جمعیت علماء پاکستان بک گئی ہے بک جائے گی آپ یہ بات سن لیں کہ ہمیں اب بکنے کی ضرورت نہیں ہے۔

ہمارا سودا بار بار نہیں ہوتا۔ ہم بارگاہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم میں بک چکے ہیں ہمارا خریدار کوئی نہیں رہا بارگاہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم میں جو ایک بار بک چکا اس کی کوئی بولی نہیں لگا سکتا۔ قائدین اہلسنّت نظام مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے گدا ہیں۔ انہیں کسی اور جانب دیکھنے کی ضرورت نہیں ہے۔ انشاء اللہ وہ وقت آئے گا کہ آپ کی فتح ونصرت کے شادیانے بجیں گے۔ وقت آرہا ہے کہ نظام مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی جو منزل آپ نے متعین کی ہے وہ منزل آپ کو مل رہی ہے اس سرزمین پر کملی والے کا نظام نافذ ہو کر رہے گا۔

اس کانفرنس کی کامیابی کا راز اس میں ہے کہ آپ نے دیکھا کہ مولانا عبدالستار خان صاحب نیازی اور یہ فقیر اور پوری قیادت ہاتھ ملا کر چل رہی ہے اور آپ سے بھی عرض ہے کہ عوام اہلسنّت ہاتھ سے ہاتھ ملا کر شانہ بشانہ چلیں۔ ہم نے آپ کے سامنے ہاتھ اٹھا کر یہ بتا دیا کہ آپ کی قیادت متحد ہو کر آپ کے پیچھے چل رہی ہے اب آپ کو یہ بتانا ہو گا کہ آپ متحد ہو کر ہمارے ساتھ چلیں گے۔ (انشاء اللہ) اللہ ہمارا اور آپ کا حامی و ناصر ہو۔

دعا بدرگاہ رب العالمین جل جلالہٗ

یا اللہ...... یا اللہ...... یا اللہ

اے بے چینوں کی فریاد سننے والے مولیٰ! اے بے کس کی پکار کا جواب دینے والے آقا! اے ماں باپ سے زیادہ مہربان داتا! تیرے گنہگار

بندے اور بندیاں، سخت بے تابی و بے چینی کے ساتھ تلملا کر تجھے پکارتے اور فریاد کرتے ہیں، ہماری بپتا سن لے۔

یااللہ...... یااللہ...... یااللہ

ہم اقرار کرتے ہیں اور گواہی دیتے ہیں کہ تو یکتا و بے ہمتا ہے اور حضرت سرکار محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تیرے محبوب بندے اور آخری نبی ہیں۔ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔

یااللہ...... یااللہ...... یااللہ

تو نے ہمیں انسان بنایا، عزت و خلافت کا خلعت پہنایا، ہمیں دولت دی، سلطنت بخشی زمین میں وراثت عطا کی، مگر آہ، آہ، آہ ہم نے تیری نعمتوں کی قدر نہ جانی، تو نے ہمیں سنوارا، ہم نے اپنی صورتوں کو بگاڑا، تیری راہ کو چھوڑا، تیرے حکموں سے منہ موڑا، تجھ سے اپنا رشتہ توڑا، نفس و شیطان کے جال میں پھنسے گناہ کیے اور وہ بھی ایسے سخت کہ جانور بھی ان سے پناہ مانگیں، نافرمانیاں کیں اور ایسی شدید کہ ان سے پتھر بھی لرز جائیں۔

یااللہ...... یااللہ...... یااللہ .

اے مولیٰ! اقراری مجرم، روسیاہ، گنہگار، بدکار، عصیاں شعار، شرمسار، تیری رحمت و مغفرت کے امیدوار، آنکھوں سے آنسو بہاتے، بے قراری سے تلملاتے تیرے عذاب سے ڈرتے، تیری ناراضی سے گھبراتے، ہاتھ پھیلائے، شرم سے سر جھکائے، گڑگڑاتے، تیرے دربار میں حاضر ہیں۔ اگر تو عذاب دے، ہم اس کے سزاوار، بخش دے تو عزیز و غفار تو نے فرمایا، تو نے یقین دلایا کہ سَبَقَتْ رَحْمَتِیْ عَلٰی غَضَبِیْ اور لَاتَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰهِ. اس لیے رحمت کے طلب

گار ہیں۔ عفو کے امیدوار ہیں۔

یااللہ...... یااللہ...... یااللہ

ہمارے پاس کوئی نیک عمل نہیں جسے وسیلہ بنائیں' کوئی طاعت و عبادت نہیں جس کا آسرا لگائیں' مگر ہاں! تیرے محبوب' کملی والے تاجدار' سید ابرار' احمد مختار صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا دامن رحمت ہاتھ میں ہے۔ ان کے نام لیوا کہلاتے ہیں جنھوں نے ہمارے لیے ساری ساری رات آنسو بہائے اور ہماری مغفرت کے لیے دعائیں فرمائیں۔

یااللہ...... یااللہ...... یااللہ

تیرے جاہ و جلال' تیرے فضل و کمال' تیرے جود و عطا اور تیرے محبوب سرکار محمد مصطفیٰ روحی لہٗ الفداء صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی ذات والا صفات کو وسیلہ بناتے ہیں۔ اپنی عزت' ان کی رحمت کا صدقہ' صدیق و فاروق و عثمان' علی' فاطمۃ الزہرہ و حسن و حسین' شہید کربلا کا واسطہ' اہلبیت اطہار' اصحاب کبار و شہدائے بدر و حنین واحد کے طفیل' غوث اعظم و سلطان الہند و اولیائے امت کا تصدق' اپنے جملہ محبوبین و مقبولین ومقربین (رضوان اللہ علیہم اجمعین) کے صدقے میں ہمارے گناہ معاف فرما دے' ہماری بگڑی بنا دے۔ ہمیں اپنی محبت کا جام پلا دے' ہمیں اپنا متوالا بنا دے' ہماری ڈوبتی کشتی ترا دے' ہمارے بیڑے کو پار لگا دے' ہم منجدھار میں پھنسے ہیں۔ نہ عزت رہی نہ دولت۔

حشمت رہی نہ سلطنت' نہ حکومت رہی نہ طاقت' خلافت اسلامیہ مٹ چکی' قبلہ اوّل بیت المقدس پر یہودی چھائے ہوئے ہیں۔ قبلہ مسلمین و حرمین محترمین پر دشمن دانت جمائے ہوئے ہیں' عراق' شام' مصر و مراکش' افریقہ و ملایا

ہر طرف دشمن ہی دشمن آڑے آئے ہوئے ہیں۔ وہ ہندوستان جہاں تیرے خاص بندوں نے علم توحید بلند کیا' سات سو برس تک حکومت کی اور تیرے خاص دین کا بول بالا رکھا' ہم نااہل تیری اس امانت کو نہ سنبھال سکے' وہ ہمارے ہاتھوں سے نکلا اور آخر ہم محکوم بن کر وہاں رہ سکے ہمارے خون بہائے گئے' ہماری خواتین کی عفت و عصمت تباہ کی گئی۔ مسجدیں شہید ہوئیں' خانقاہیں اجاڑی گئیں' اولیاء صالحین کی قبریں تک کھودی گئیں۔ ہمارے گھروں میں آگ لگائی گئی۔ گھر سے بے گھر کیا گیا' ہمارے جوان مرد ہلاک کیے گئے۔ بوڑھے قتل ہوئے۔ عورتیں بیوہ ہوئیں' یتیم بلبلاتے رہے۔

یااللہ...... یااللہ...... یااللہ

اے غیرت والے مولیٰ! ہم لٹ گئے' مٹ گئے' صرف اس لیے کہ تیرے کہلاتے تھے' تیرا نام لیتے اور مسلمان کہے جاتے تھے۔

اے عظمت والے' اے عزت والے

اے غلاموں کے سر پر تاج عزت رکھنے والے! اے بے پناہوں کو پناہ دینے والے! سن لے! ہم بے کسوں' بے بسوں کی سن لے! ہم سیاہ کاروں کے سبب اپنے دین کو بدنام نہ ہونے دے۔ دین کی عزت رکھ لے۔ علم توحید کو سرنگوں نہ ہونے دے۔ ہمیں قوت دے۔ طاقت دے۔ عزت دے۔ حمیت دے۔ غیرت دے۔ برصغیر ہند میں جو چھوٹی سی آزاد خود مختار۔

یااللہ...... یااللہ...... یااللہ

پاکستانی حکومت تو نے محض اپنے فضل سے عطا فرمائی ہے' اس کی حفاظت فرما' اسے قوی سے قوی تر بنا اور صحیح معنوں میں اسلامی دولت اسلامی

سلطنت اور اسلامی مملکت بنا۔ جہاں تیرا قانون، تیرے احکام جاری ہوں، تیرے دین کا علم بلند ہو اور تیرے نام کا ابدالاباد تک بول بالا رہے۔ تحریک نظام مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے شہداء کے خون کا صدقہ۔ مولیٰ! مولیٰ! اے رحم و کرم والے مولیٰ!

ہماری دعائیں قبول فرما۔ ہمارے بیماروں کو تندرستی دے، مصیبت زدہ کی مصیبت دور کر، ہمیں فقر و فاقہ سے بچا، حقیقی غنا عطا فرما، اپنا بنا اور اپنی راہ پر چلا اور اپنے بندہ سے وہ خدمتیں لے جن سے تو راضی ہو۔ اسے اپنی رضا مندی اور محبوبیت کا خلعت پہنا۔

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّکَ اَنْتَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْم وَتُبْ عَلَیْنَا اِنَّکَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِیْمُ. وَصَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی خَیْرِ خَلْقِکَ وَنُوْرِ عَرْشِکَ سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا وَعوننا و معینا وغیاثنا و مغیثنا محمد رسول رب العالمین وَعَلٰی اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ اَجْمَعِیْن.

(آمین۔ آمین۔ آمین)

دہر میں اسم محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اجالا کر دے

اعوذ باللّٰہ من الشیطن الرجیم

بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ. اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ نَحْمَدُہٗ وَنَسْتَعِیْنُہٗ وَنَسْتَغْفِرُہٗ وَنُؤْمِنُ بِہٖ وَنَتَوَکَّلُ عَلَیْہِ وَنَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَیِّاٰتِ اَعْمَالِنَا مَنْ یَّھْدِہِ اللّٰہُ فَلاَ مُضِلَّ لَہٗ وَمَنْ یُّضْلِلْہُ فَلاَ ھَادِیَ لَہٗ وَنَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ ط وَحْدَہٗ لاَ شَرِیْکَ لَہٗ ط وَنَشْھَدُ اَنَّ سَیِّدَنَا وَنَبِیَّنَا وَحَبِیْبَنَا وَمَوْلٰنَا مُحَمَّدًا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ. اَلَّذِیْ اُرْسِلَ اِلَی الْخَلْقِ کَافَّۃً بَشِیْرًا وَّ نَذِیْرًا وَّ دَاعِیًا اِلَی اللّٰہِ بِاِذْنِہٖ وَسِرَاجًا مُّنِیْرًا وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِیْنَ بِاَنَّ لَھُمْ مِنَ اللّٰہِ فَضْلاً کَرِیْمًا ھُوَ الْحَبِیْبُ الَّذِیْ تُرْجٰی شَفَاعَتُہٗ لِکُلِّ ھَوْلٍ مِّنَ الْاَھْوَالِ مُقْتَحِم.

یَارَبِّ یَا رَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا عَلٰی حَبِیْبِکَ خَیْرِ الْخَلْقِ کُلِّھِمِ قَالَ اللّٰہُ عَزَّ وَجَلَّ فِیْ شَانِ حَبِیْبِہٖ اِنَّ اللّٰہَ وَمَلٰئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًاo اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی حَبِیْبِکَ

سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وآلہٖ وَسَلَّمَ صَاحِبِ الْوَجْہِ الْاَنْوَر.

غزالی عصر مولانا سعید احمد شاہ صاحب کاظمی دامت برکاتہم صدر جماعت اہلسنّت پاکستان' حضرات علماء کرام' مشائخ عظام اور میرے سنی بھائیو السلام علیکم ورحمتہ اللہ۔ میں عظیم الشان تاریخی سنی کانفرنس پر سب عوام اہلسنّت کو مبارکباد دیتا ہوں اور آپ سب کی جانب سے ملتان کے جیالے غیور عوام کو مبارکباد دیتا ہوں اور ملتان کے غیور عوام اہلسنّت کی جانب سے شیخ طریقت حضرت مولانا حامد علی خان صاحب کو مبارکباد پیش کرتا ہوں اور اُن کی جانب سے حضرت علامہ سعید احمد شاہ صاحب کاظمی اور اُن کے تمام رفقاء اور مرکزی جماعت اہلسنّت کے تمام عہدیداروں کو مبارکباد دیتا ہوں۔ اب میں محسوس کر رہا ہوں اور اگر آپ سن سکتے ہیں تو سنیں' دل کے کانوں سے سنیں۔ مدینتہ الاولیاء کی سرزمین آپ کو مبارکباد دے رہی ہے اور اگر آپ مدینتہ الاولیاء کی سرزمین سے پوچھیں تو آپ کو خوش آمدید کہہ رہی ہے اور سچی بات تو یہ ہے کہ اللہ کے بندے جو یہاں آرام فرما ہیں' جن کے زیرسایہ یہ نعرہ ہائے رسالت بلند ہو رہے ہیں' وہ سن رہے ہیں اور سب آپ کو مبارکباد دے رہے ہیں۔ اس مقام سے اس شہر کے در و دیوار سے اس شہر کے گلی اور کوچوں سے اہلسنّت کے قافلے ملتان کی طرف رخصت ہو رہے ہیں۔ وہاں کے در و دیوار تمہیں مبارکباد دے رہے ہیں اور جب سے یہ ملتان میں پہنچ رہے تھے تو آپ کے قافلوں کی آمد دیکھ کر......

سنا ہے قدسیوں سے میں نے کہ وہ شیراب پھر بیدار ہو رہا ہے۔ درود وسلام کی آوازیں اس کثرت سے آ رہی تھیں اور ادھر مبارکباد کی صدائیں اس شان سے بلند ہو رہی تھیں کہ اگر دیکھنے والی آنکھ دیکھنا چاہے تو اللہ مدینتہ الاولیا

کی سرزمین سے' پاکستان کے در و دیوار سے درود و اسلام کے پڑھنے والے اس مجمع پر مبارکباد کی صدائیں آرہی ہیں اگر آنکھ سے دیکھو تو پتہ چلے گا کہ عرش بریں سے مبارکباد کی صدائیں آرہی ہیں جہاں درود وسلام ہوتا ہے۔ وہاں اللہ رب العالمین کی رحمتوں کا نزول ہوتا ہے۔ مدینۃ الاولیا میں حاضری مبارک ہو۔ اسی کے ساتھ ساتھ یہ شکوہ آپ کا بجا ہے میرے محترم فاضل علماء اور مقررین نے بجا شکوہ کیا ہے کہ ریڈیو اور ٹیلی ویژن کی نگاہیں اپنی طرف کرنے کے لئے مجمع نہیں لگایا ہمیں ان کی نگاہوں کی ضرورت نہیں ہے۔ ہم مطمئن ہیں کہ ہم یہاں بیٹھے ہوئے ہیں اور مدینے والے کی نگاہیں ہماری طرف ہیں۔ عوام اہلسنّت! دنیا کی نظریں سنی کانفرنس پر لگی ہوئی ہیں یہ اللہ کا شکر ہے کہ ہم اُن کی نظر بد سے بچ گئے ہیں یہ کہتا ہوں کہ نگاہ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس طرف ہے جب ان کی نگاہ اس طرف ہے تو ہمیں کسی کی طرف دیکھنے کی ضرورت نہیں یہاں اس اجتماع میں ایک بات کہی گئی ہے کہ اہلسنّت کے پاس وسائل نہیں۔ یہ بات صحیح ہے لیکن ایک ایک روپیہ کے کوپن بیچ کر پچیس پچیس پچاس پچاس روپے کے کوپن بیچ کر عوام اہلسنّت غرباء اہلسنّت نے کانفرنس کا انتظام کیا ہے یہ مچھلی کباب ہے امریکن ایڈ نہیں۔ امریکہ کے واسطے سے بھی ایڈ نہیں آئی۔ ایڈ ضرور آئی۔ ایڈ آئی ضرور آرہی ہے اور آتی رہے گی۔ ہمیں روسی سفیر سے ملاقات کرکے ایڈ حاصل کرنے کی ضرورت نہیں۔ ہم بے وسائل ضرور ہیں لیکن الحمداللہ بے وسیلہ نہیں ہیں (نعرے) وہ دیکھو آقا دیکھ رہے ہیں دل کی آنکھ سے دیکھو۔ یہ ان کے دیکھنے کی برکت ہے کہ تم بھی انہی کے لیے یہاں آئے ہو اور ان کے لیے ہی انشاء اللہ زندہ رہو گے اور جب قبر میں ہو گے تو وہ تمہیں دیکھنے آئیں

گے۔ حشر میں ہو گے تو وہ تمہارا استقبال کر رہے ہوں گے آج تم ان کے لئے یہاں جمع ہو وہ کل تمہارے لئے انتظار کر رہے ہوں گے میرے دوستو عظیم المرتبت امام اہلسنّت شاہ احمد رضا خان فاضل بریلوی رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

میں گدا ہوں اپنے کریم کا میرا دین پارۂ ناں نہیں

جو کہا کرتے ہیں کہ سنی کانفرنس سیاسی مقاصد کے لئے منعقد ہوئی ہے۔ ہرگز نہیں۔ ہم بزدل نہیں ہیں۔ جب سیاسی مقاصد کے لئے کانفرنس کریں گے تو کھل کر کریں گے اور کہیں گے کہ یہ سیاسی مقاصد کے لیے ہے۔ لوگوں نے کہا کہ سنی کانفرنس کا مقصد کسی فرقہ کی دل آزاری ہے ہرگز نہیں۔ اگر کوئی یہ کہتا ہے کہ ہم کسی کی دل آزاری کر رہے ہیں تو اس سے پہلے اپنے گریبانوں میں جھانک کر دیکھیے کہ اُن کے افعال و کردار سے کملی والے آقا کی دل آزاری ہو رہی ہے یا نہیں ہو رہی۔ (نعرے) ہم بڑی خاموشی کے ساتھ اپنا کام کر رہے ہیں اور حضور پُر نور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے محبت بھرے مشن کو لے کر چل رہے ہیں۔ اولیاء اللہ کا مشن محبت کا مشن ہے اولیاء اللہ کا پیغام محبت کا پیغام ہے۔

جس تاریخ کو اللہ کی زمین پر جس تاریخ کو برصغیر میں سلطان الہند ولی الہند حضرت خواجہ غریب نواز رحمتہ اللہ علیہ نے قدم رکھا' اس دن سے یہاں سنّیت کا بول بالا ہے اور رہے گا۔

رہے گا یوں ہی ان کا چرچا رہے گا
پڑے خاک ہو جائیں جل جانے والے

اگر سلطان الہند ولی الہند خواجہ خواجگان حضرت معین الدین چشتی علیہ الرحمتہ۔ حضرت امام ربانی۔ شیخ احمد فاروقی سرہندی' حضرت ابو الحسن علی ہجویری

(داتا گنج بخش رحمتہ اللہ علیہ۔ شیخ الاسلام حضرت فرید شکر گنج رحمتہ اللہ علیہ۔ حضرت مخدوم غوث بہاؤ الدین زکریا ملتانی رحمتہ اللہ علیہ۔ خواجہ رکن عالم رحمتہ اللہ کا پیغام محبت ہے۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبت کا پیغام ہے۔ اس کی تکمیل جس کے لئے وہ زندہ رہے وہی ہمارا مشن ہے۔

اگر خواجہ غریب نواز اجمیری کا 'اللہ تعالیٰ کی محبت کا' اگر محمد بن قاسم رحمتہ اللہ علیہ کا مشن فرقہ وارانہ تھا تو ہمارا بھی فرقہ وارانہ ہے اگر ان کا مشن فرقہ وارانہ نہیں تھا اور یقیناً نہیں تھا تو ہمارا مشن بھی فرقہ وارانہ نہیں ہے۔ فرقہ وارانہ اُن لوگوں کا مشن ہے جو ان اولیاء اللہ کے مزارات پر حاضری کو زنا کے برابر کہتے ہیں۔ ہمارا مشن فرقہ وارانہ نہیں ہے جو اولیاء اللہ کے دامن سے وابستہ ہیں وہ فرقہ نہیں ہیں فرقہ وہ ہیں جو اللہ والوں سے کٹ گئے ہیں' آج چور کہہ رہا ہے چور' چور' چور' اس لئے کہ گھر والا سنی بیدار ہو گیا ہے۔ بیدار۔ تو میں عرض کر رہا تھا۔ کسی نے کہا کہ سنی کانفرنس کا مقصد سیاسی ہے ہم کہتے ہیں بالکل نہیں لیکن شاہ احمد نورانی' مولانا عبدالستار خان نیازی سیاسی ہیں۔ ہم کہتے ہیں بالکل نہیں۔ آپ شکل دیکھ لیجیے۔ مولانا مجاہد ملت' بطل حریت مولانا عبدالستار خاں نیازی کی۔ وہ مرد مجاہد کہ جس نے پھانسی کے پھندے پر...... موت کی آنکھوں میں آنکھ ڈالی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لیے اپنی زندگی وقف کر دی۔ یہ مرد مجاہد ان کی شکل دیکھ لیجیے کہ سیاسی ہیں حضرت علامہ عبدالمصطفیٰ الازہری شیخ الحدیث جانشین صدر الشریعتہ سیاسی ہیں شکل وصورت دیکھ لیں لمبا کرتہ دیکھ لیں۔ پٹکا دیکھ لیجئے اور اگر دل دیکھنا چاہتے ہو تو وہ بھی دیکھ لیجئے ان کے جسم کے ہر حصے سے عشق مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نکلے گا جسم کے ہر حصے سے

محبت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم موجزن ہو گی۔ کرتہ دیکھ لیجئے' خون کا ٹیسٹ کر لیجئے ان کے ہر قطرہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی محبت دوڑ رہی ہو گی۔ اگر یہ سیاست ہے تو ہم اس الزام کو قبول کرتے ہیں۔ ہم اس سے انکار نہیں کرتے۔ سنیوں کا یہ اجتماع یہ دیوانوں کا مجمع ہے۔ یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے پروانوں کا مجمع ہے۔ یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم حضور پُرنور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے باغیچے کے پھول ہیں جو آج اس شکل میں اس اجتماع میں پُر بہار ہو کر کھل رہے ہیں۔ جھوم رہے ہیں درود وسلام کے نذرانے پیش کر رہے ہیں۔ یہی سیاست ہے اور یہ سیاست ہمارے دین کا ایک حصہ ہے ہم پر ہر وقت سیاست کا بھوت سوار نہیں ہے اگر سیاست کا بھوت سوار ہوتا تو یہاں نہ ہوتے وہاں ہوتے (اقتدار میں) ہمیں کملی والے آقا کی محبت' نظامِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی محبت سرگرداں کئے ہوئے ہے ہم ان کے دیوانے ہیں' اُن کے مستانے ہیں اور اُن کے نظام کے پروانے ہیں جہاں یہ نظام ہو گا جہاں وہ لوگ ہوں گے جو اس نظام کے چاہنے والے ہوں گے تو وہاں ہم ہوں گے اور جہاں ایسے لوگ نہیں ہوں گے وہاں ہم بھی نہیں ہوں گے۔ سیاست ہمارا مذہب نہیں۔ سیاست ہمارے دین کا ایک حصہ ہے ہمیں سیاسی میدان میں بات کرنی ہو گی تو وہ کریں گے وہ الگ مرحلہ ہے وہ دوسری بات ہے۔ سنی کانفرنس یہ مقام مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی کانفرنس ہے آج اس اجتماع کا مقصد حضور پُرنور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے مقام اور عظمت اور شرف اور حرمت ان کی عزت تنظیم کے تحفظ کرنے کی کانفرنس ہے اگر ہم کو اس کانفرنس میں نہیں ہونا چاہیے تھا وہ اگر چاہتے تو آ جاتے۔ کیوں نہیں آئے۔ اس لئے نہیں آئے کہ ان کا منہ اس

قابل نہیں تھا وہ کس منہ سے آتے کہ یہ درود و سلام کی نشست تھی یہاں جو ادب سے آئے آئے اور جو بے ادب ہو نکل جائے۔ جو نکلے ہوئے ہیں وہ نکلے ہوئے ہیں جو آرہے ہیں وہ آرہے ہیں۔ سبحان اللہ جو آرہے ہیں ان کو یقین رکھنا چاہئے کہ ایک وقت وہ آئے گا کہ پوری زمین کے مسلمان رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے غلام اسی پاک سرزمین پر جمع ہوں گے۔ اسی طرح حشر کے میدان میں بھی اجتماع ہوگا اور یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نعرے جیسے آج لگ رہے تھے کل لگ رہے تھے اسی طرح انشاء اللہ تعالیٰ سنی کانفرنس کا مقصد پورا ہوگا لوگ کہتے ہیں سنی کانفرنس کا پیغام کیا ہے؟ لوگوں نے کہا یہ فرقہ وارانہ کانفرنس ہے۔ اگر ؎

دہر میں اسم محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اجالا کرنا

فرقہ واریت ہے تو ہم اسے قبول کرتے ہیں اور ہم کہتے ہیں کہ ہمارا مقصد مشن دہر میں اسم محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اُجالا کرنا ہے اور جو اسے فرقہ وارانہ کہتے ہیں انہیں اپنا رستہ مبارک ہمیں اپنا رستہ مبارک آج سنی کانفرنس سے مقام مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے تحفظ کا یہ پیغام لے کر جا رہے ہیں کہ ہم وطن عزیز پاکستان میں جب تک زندہ رہیں گے اپنی جان سے زیادہ اپنے مال سے زیادہ اپنی اولاد سے زیادہ کملی والے آقا محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مقام کا تحفظ کریں گے۔ سنی کانفرنس کا آپ کے لئے یہی پیغام ہے کہ

”آپ کو اب زندگی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاکیزہ مقام کے لئے گزارنی ہے۔ آج جب آپ ملتان کی سنی کانفرنس سے جائیں تو آپ میں ایسی تبدیلی ہونا چاہیے کہ دیکھنے والے کہیں کہ یہ کون لوگ جا رہے ہیں تو

آپ کے کردار سے آپ کی گفتار سے آپ کی رفتار سے اندازہ لگا کر کہنے والا خود بخود یہ کہہ سکے کہ یہ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے دیوانے جا رہے ہیں مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے غلام جا رہے ہیں۔

میرے محترم بھائی!

یہ کہا جا رہا ہے کہ سنی کانفرنس کا مقصد یہ ہے کہ علمائے اہلسنّت عوام اہلسنّت، اپنی طاقت کے مظاہرے سے حکومت پر دباؤ ڈال کر اقتدار اور وزارتیں حاصل کرنا چاہتے ہیں میں اس کے جواب میں کچھ نہیں کہنا چاہتا صرف ایک بات کہتا ہوں کہ ہمارا مقصد آپ کے سامنے ہے۔ سب کے سامنے ہے اور اعلیٰ حضرت عظیم المرتبت امام اہلسنّت رضی اللہ عنہ کے بقول

میں گدا ہوں اپنے کریم کا

زندگی لالچ کے لئے نہیں ہے وزارتوں کا جوڑتوڑ جو لوگ کرتے ہیں وہ کرتے رہیں۔ ہمارا جوڑ توڑ تو صرف نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے رشتہ جوڑنے کے لیے ہے وہ توڑتے رہتے ہیں ہم جوڑتے رہتے ہیں ان کو توڑ کر رکھنا جہاں کے تاجدار آقائے نامدار حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے اپنا رشتہ جوڑ لیا ہے میں پوچھنا چاہتا ہوں کہ "سنی کانفرنس میں شرکت کے بعد کیا آپ نے یہ محسوس کیا کہ آپ کا رشتہ مدینے والے آقا سے بڑھ گیا یا نہیں......؟

جڑ گیا...... جڑ گیا (جواب سامعین)

اگر جڑا تو ہمیشہ جڑا رہے۔ مبارک رہے میری دعا ہے کہ آپ ایسا عظیم سفر ہمیشہ کرتے رہیں اور ایسا سفر نہ کریں جو دین پر ڈاکہ ڈالنے کے لئے ہو آپ یہاں سے جا کر اپنے مال و متاع اپنے اہل خانہ اور سب سے زیادہ اپنے دین

اور ایمان کی حفاظت کیجیے تا کہ مقام مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا تحفظ ہو سکے۔ اپنے گھر میں اپنے محلہ میں اپنی بستی میں نظام مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نافذ کر دیجیے اور اس سرزمین پاکستان کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نظام سے آراستہ کرنے کا عہد کر لیجیے اور یہ عہد کیجیے کہ:

''اے اللہ! جب تک پاکستان میں اہلسنّت زندہ ہیں کملی والے آقا حضور پُرنور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دیوانے موجود ہیں یہاں مقام مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مخالفت کرنے والا کوئی مائی کا لال پیدا نہیں ہو سکتا۔ جب تک عوام اہلسنّت زندہ ہیں انشاء اللہ العزیز پاکستان کی سرزمین پر نظام مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نافذ ہو کر رہے گا (نعرہ تکبیر اللہ اکبر) نعرہ رسالت یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)

پہلا کام سنی کانفرنس کے بعد اور آج کی تاریخ میں یہ ہے۔

(1) آج کی تاریخ سے پنج وقتہ نمازوں میں سے آپ کی کوئی بھی نماز قضا نہیں ہو گی۔

عہد کیجیے ہاتھ اٹھا کر عہد کیجیے۔ کہیے۔

اے اللہ! اے اللہ ہم عہد کرتے ہیں کہ آج کی تاریخ سے پانچوں وقت کی فرض نمازوں کی پابندی کریں گے اے اللہ! آج ہم عہد کرتے ہیں کہ جتنی حرام چیزیں اور حرام کام ہیں سب سے بچیں گے اے اللہ، ہمیں اس عہد کی پابندی کی توفیق دے۔

اگر اس عہد سے ذرّہ برابر بھی انحراف کریں گے تو قیامت کے دن آپ سے پوچھا جائے گا۔

عہد پورا کیجیے۔ انشاء اللہ

(2) دوسرا عہد

باہر جانے کے بعد اگر استطاعت ہو تو اتنی قربانی دیجیے کہ اہلسنّت کے جتنے بھی رسائل، ماہنامے ہفت روزے اور کتابیں اسٹالوں پر موجود ہیں ان میں سے ایک بھی باقی بچنا نہیں چاہیے۔

(لوگوں نے عہد کیا)

(3) تیسرا عہد

واپس جانے کے بعد آپ کا ہفتے میں کم از کم ایک دن ضرور علماء اہلسنّت کے ساتھ رابطہ رہے گا۔ روز ہو تو سبحان اللہ دوسرے دن ہو تو سبحان اللہ، دن رات ہو تو ماشاء اللہ مگر کم از کم ایک دن رابطہ ضروری ہے۔

اب میں آپ سے تیسری بات ختم کرنے کے بعد یہ کہتا ہوں کہ میں اللہ کے ان ولیوں سے درخواست کرتا ہوں کہ ہم آپ کے دربار میں حاضر ہوئے اب وقت رخصت ہماری التجا ہے کہ آپ اپنے توسط سے مدینے والے آقا سے براہِ راست ہمارا تعلق پیدا کروا دیجیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دربار میں ہماری حاضری کروا دیجیے۔

اللہ دیکھ رہا ہے اور ہمیں یقین ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بھی ہمیں دیکھ رہے ہیں تو اے آقا، اے مولا! ہماری دعا ہے کہ اسی طرح ہم سب لوگ بھی ایک دن کملی والے آقا کو دیکھ سکیں۔ آمین (حاضرین نے با آواز بلند آمین کہا)

عصمتِ نبوت اور
مقامِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

اعوذ باللّٰہ من الشیطن الرجیم

بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ. اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ نَحْمَدُہٗ وَنَسْتَعِیْنُہٗ وَنَسْتَغْفِرُہٗ وَنُؤْمِنُ بِہٖ وَنَتَوَکَّلُ عَلَیْہِ وَنَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَیِّاٰتِ اَعْمَالِنَا مَنْ یَّھْدِہِ اللّٰہُ فَلَا مُضِلَّ لَہٗ وَمَنْ یُّضْلِلْہُ فَلَا ھَادِیَ لَہٗ وَنَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ ط وَنَشْھَدُ اَنَّ سَیِّدَنَا وَنَبِیَّنَا وَحَبِیْبَنَا وَمَوْلٰنَا مُحَمَّدًا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمْ عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ. اَلَّذِیْ اَرْسَلَ اِلَی الْخَلْقِ کَافَّۃً بَشِیْرًا وَّ نَذِیْرًا وَّ دَاعِیًا اِلَی اللّٰہِ بِاِذْنِہٖ وَسِرَاجًا مُّنِیْرًا وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِیْنَ بِاَنَّ لَھُمْ مِنَ اللّٰہِ فَضْلًا کَرِیْمًا ھُوَ الْحَبِیْبُ الَّذِیْ تُرْجیٰ شَفَاعَتُہٗ لِکُلِّ ھَوْلٍ مِّنَ الْاَھْوَالِ مُقْتَحِمٖ.

یَارَبِّ یَا رَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا عَلٰی حَبِیْبِکَ خَیْرِ الْخَلْقِ

كُلِّهِمْ قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ فِي شَانِ حَبِيبِهٖ اِنَّ اللّٰهَ وَمَلَائِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًاo اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى حَبِيْبِكَ سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وآلِهٖ وَسَلَّمَ صَاحِبِ الْوَجْهِ الْاَنْوَرِ.

اللہ تبارک وتعالیٰ جل جلالہ وعم نوالہ کا فضل وکرم ہے اور اس کا احسان ہے کہ ہم اور آپ اللہ کے حضور سربسجود ہونے کے لیے حاضر ہیں۔ اللہ تبارک و تعالیٰ مجھ گناہگار سیاہ کار کی اور آپ کی حاضری قبول فرمائے۔ قرآن مجید فرقان حمید اللہ تبارک وتعالیٰ کی وہ مقدس کتاب ہے جو فارق حق و باطل ہے۔ یعنی حق و باطل کے درمیان امتیاز پیدا کرنے والی کتاب ہے۔ قرآن مجید فرقان حمید کا ایک نام فرقان بھی ہے جیسا کہ اللہ تبارک وتعالیٰ نے ارشاد فرمایا۔ تَبَارَكَ الَّذِىْ نَزَّلَ الْفُرْقَانَ عَلٰى عَبْدِهٖ. (سورۃ الفرقان رقم الآیۃ 1)

ترجمہ: بڑی برکت والا ہے وہ کہ جس نے اتارا قرآن اپنے بندہ پر۔

فرقان! قرآن مجید کا نام ہے جیسا کہ میں نے عرض کیا کہ فرقان کا معنی نور وظلمت، سچ اور جھوٹ کے درمیان فیصلہ کرنے والی اور راہ دکھانے والی کتاب۔ قرآن مجید فرقان حمید میں اللہ تبارک وتعالیٰ نے ارشاد فرمایا۔

فَاِنْ تَنَازَعْتُمْ فِىْ شَىْءٍ فَرُدُّوْهُ اِلَى اللّٰهِ وَالرَّسُوْلِ.

(سورۃ النساء رقم الآیۃ 59)

ترجمہ: پھر اگر تم میں کسی بات کا جھگڑا اٹھے تو اسے اللہ اور رسول کے حضور رجوع کرو۔

اس آیہ کریمہ کا واضح مفہوم یہ ہے کہ اگر تم میں کوئی اختلاف ہو جائے

یا دین کی کوئی بات سمجھ میں نہ آتی ہو تو اس مسئلہ کو سمجھنے کے لیے اللہ کی طرف رجوع کرو اور سنت رسول کی طرف کیونکہ کوئی مسئلہ ایسا نہیں ہے کہ جس کا حل قرآن مجید میں موجود نہ ہو۔ یہ اللہ رب العالمین جل جلالہ کی آخری کتاب ہے۔عرض کرنے کا مقصد یہ ہے کہ بہت سے مسائل ہیں کہ جن میں لوگوں کے ذہنوں میں اختلاف پیدا ہوا گر کسی مسئلہ پر تاویل کی گنجائش ہو تو بجائے اس میں اپنی رائے (اٹکل پچو) لگائی جائے قرآن مجید فرقان حمید کی طرف لوٹنا چاہیے جیسا کہ ارشاد ہوا ''فردوہ الی اللہ والرسول'' اللہ کی طرف اور اس کے رسول کی طرف لوٹو کہ وہ کیا فرماتے ہیں۔قرآن مجید فرقان حمید میں اللہ تبارک و تعالیٰ نے جملہ انبیاء کرام کے متعلق متعدد مقامات پر ایک بات خاص طور سے ارشاد فرمائی اور خصوصی طور پر حضور پُرنور سید العالمین محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لیے ارشاد فرمایا۔

''وَاللّٰهُ يَعْصِمُكَ مِنَ النَّاسِ.'' (سورۃ المائدہ رقم الآیۃ 67)

ترجمہ: اللہ تبارک وتعالیٰ تمہاری نگہبانی کرے گا لوگوں سے۔

اسی لیے امت مسلمہ کا چودہ سو سال سے یہ قرآنی عقیدہ ہے کہ نبی برحق حضور پُرنور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور تمام انبیاء مرسلین معصوم ہوتے ہیں۔ معصوم کا مطلب یہ ہے کہ نہ تو ان سے ارادۃً کوئی گناہ ہوتا ہے اور نہ ہی بغیر ارادہ کے۔ یہ الگ بات ہے کہ کبھی کوئی نسیان ہو جیسا کہ حضرت آدم علیہ السلام کو حکم فرمایا۔''وَلَا تَقْرَبَا هٰذِهِ الشَّجَرَةَ'' آپ اس درخت کے قریب مت جایئے گا (جنت میں رہیں لیکن درخت کے قریب مت جایئے گا)۔ آدم علیہ السلام اس درخت کے قریب گئے تو رب العالمین نے یہ نہیں فرمایا کہ انھوں نے

نافرمانی کی بلکہ فرمایا ”فَنَسِیَ“ وہ بھول گئے تھے ”وَلَمْ نَجِدْ لَهٗ عَزْمًا“ (سورۃ طٰہٰ رقم الآیۃ 115) ان کا عزم نہیں تھا یعنی ارادہ نہیں تھا بھول گئے تھے۔

سیدنا آدم علیہ السلام سے لے کر تمام انبیاء و مرسلین علیہم السلام کے بارے میں یہ قاعدہ ذہن میں رکھیے گا یہ بڑا اہم مسئلہ ہے قرآن مجید کا۔ اسی کو عصمتِ انبیاء کہتے ہیں اس کا ترجمہ انگریزی میں یہ ہوتا ہے ”Innocent“ کہ نبی Innocent ہوتا ہے۔ اردو میں ہم کہتے ہیں معصوم یعنی خطا، غلطی، گناہ سے پاک۔ اگر نبی معصوم نہ ہو، معاذ اللہ ثم معاذ اللہ اگر نبی زانی ہو تو نبی کی طرف زنا کا منسوب کرنا کفر ہے۔ چونکہ یہ نبی کی توہین ہے۔ انبیاء کرام و رُسل عظام کا گروہ حرام و زنا کاری سے تمام گناہ کبیرہ سے معصوم ہوتا ہے کسی نبی سے کوئی گناہ سرزد نہیں ہوتا۔ اگر نبی سے گناہ سرزد ہو جائے تو امت اس سے رہنمائی حاصل نہیں کرسکتی اور امت گمراہ ہو جائے گی یہ مسلمانوں کا مسلمہ عقیدہ ہے لیکن عیسائیوں کے نزدیک عصمتِ انبیاء کی کوئی حیثیت نہیں مثلاً Old Testament ”جس کا مطلب ہے زبور اور توریت۔“ جو حضرت داؤد اور حضرت موسیٰ علیٰ نبینا و علیہما السلام پر نازل ہوئیں اس کو Old Testament کہتے ہیں اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر جو کتاب نازل ہوئی اس کو New Testament کہتے ہیں۔ یعنی اللہ کا کلام قدیم (Old Tastament) جو حضرت داؤد اور حضرت موسیٰ پر نازل ہوا اور انجیل کی شکل میں کلامِ جدید (New Tastament) جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر نازل ہوا، ان دونوں کو ملا کر (Holy Bible) مقدس بائبل کہتے ہیں۔

Old Testament میں حضرت سیدنا لوط علیہ السلام کا تذکرہ بھی

ہے اس میں حضرت لوط علیہ السلام کے بارے میں عیسائیوں اور یہودیوں نے یہ لکھا ہے (جس کا جی چاہے حوالہ دیکھ سکتا ہے میرے پاس موجود ہے) کہ لوط علیہ السلام بوڑھے ہو گئے ان کی صاحبزادیاں جوان تھیں ان سے کوئی شادی نہیں کرتا تھا اس لیے کہ حضرت لوط علیہ السلام کی قوم لواطت کے عذاب میں گرفتار تھی۔ عورتوں کی طرف وہ توجہ نہیں کرتے تھے تو لڑکیوں نے سوچا کہ ہم سے کوئی شادی تو کرتا نہیں اب ہمیں کیا کرنا چاہیے تو انھوں نے حضرت لوط علیہ السلام کو یعنی اپنے ابا کو شراب پلائی۔ (ذرا خیال فرمایئے اللہ کی پناہ! کہ ایسی بات بیان کرتے ہوئے اور نقل کرتے ہوئے بھی شرم آتی ہے لیکن افسوس کہ انھوں نے اسی طرح لکھا ہے اور پادری صاحبان کے پاس اس کا کوئی جواب نہیں) لکھتے ہیں کہ جب بیٹیوں نے اپنے باپ لوط علیہ السلام کو شراب پلا کر مدہوش کر دیا (معاذ اللہ، ثم معاذ اللہ) انھوں نے اپنی بیٹیوں سے زنا کیا۔ توبہ توبہ! اس قسم کی بے شمار خرافات ان کی مقدس کتاب بائبل میں موجود ہیں۔ یہ من گھڑت جھوٹا قصہ جس سے نبی کی عزت و عظمت مجروح ہو رہی ہے ان کی مستند کتاب میں موجود ہے ہم اہل اسلام اس واقعہ کے لکھنے والوں اور کہنے والوں کی شدید مذمت کرتے ہیں۔ یہ نبی پر ایک تہمت اور جھوٹا الزام ہے اور اللہ تبارک وتعالیٰ کی ایسے لوگوں پر پھٹکار ہے جو نبی برحق حضرت لوط علیہ السلام کی طرف زنا منسوب کریں کیونکہ نص موجود ہے۔ نبی گناہ میں ملوث ہو ہی نہیں سکتا۔ آدم صفی اللہ سے لے کر حضور پرنور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تک تمام انبیاء کرام کی جماعت، جماعت معصومین ہے اور ہمارے آقا و مولیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سید المعصومین ہیں یعنی تمام معصومین کے سردار۔

حضور پرُنور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نسب آدم صفی اللہ سے شروع ہوتا ہے اور پھر جس جس خاندان میں نبوت ورسالت منتقل ہوتی رہی وہ تمام خاندان حسباً ونسباً سب سے افضل ترین رہے۔ مثلاً آدم علیہ السلام سے منتقل ہوکر نبوت حضرت نوح نجیع اللہ تک پہنچی حضرت نوح سے حضرت ابراہیم خلیل اللہ کو منتقل ہوئی، حضرت ابراہیم سے حضرت اسحٰق نبی اللہ اور حضرت اسمٰعیل ذبیح اللہ کو منتقل ہوئی، حضرت اسحٰق سے حضرت یعقوب، حضرت داؤد حضرت موسیٰ، حضرت عیسیٰ علیہم السلام کی طرف منتقل ہوئی۔ عرض کرنے کا مقصد یہ ہے کہ جس جس خاندان میں نبوت منتقل ہوتی چلی گئی ان تمام افراد کے سر اللہ کے حضور میں جھکتے رہے، شرک اور بت پرستی سے پاک رہے، وہ گناہوں کی نجاست سے بھی پاک رہے، زنا کاری و بدکاری سے بھی دور رہے۔ جس طرف نبوت منتقل ہوئی وہ روح اور وہ جسم پاک اور معصوم ہے۔

قرآن مجید فرقانِ حمید میں اس کمال کی تفصیل متعدد مقامات پر موجود ہے جیسا کہ حضرت سیدنا زکریا علیہ السلام جو اللہ تعالیٰ کے برگزیدہ نبی تھے اور حضرت یحییٰ علیہ السلام کے والد محترم تھے اور آپ ہی کی کفالت میں حضرت سیدہ بی بی مریم رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی پرورش ہوئی۔ یہ واقعہ بھی قرآن مجید میں تفصیل کے ساتھ موجود ہے۔ جبرئیل امین جب سیدہ بی بی مریم کے سامنے تشریف لائے تو بی بی مریم نے فرمایا کہ تم کون ہو کیوں آئے ہو؟ تو حضرت جبریل امین نے جواب دیا مجھے اللہ تعالیٰ نے آپ کی طرف بھیجا ہے۔ ''قَالَ اِنَّمَا اَنَا رَسُوْلُ رَبِّکِ لِاَھَبَ لَکِ غُلٰمًا زَکِیًّا'' (سورۃ مریم رقم الآیۃ 19)
کیونکہ جبریل امین لباسِ بشریت میں ان کے پاس آئے تھے اس لیے آپ غیر

مرد کو دیکھ کر گھبرا گئیں کیونکہ آپ کنواری تھیں اور خاندانِ نبوتِ آل عمران سے تعلق تھا (یہ وہی آل عمران ہیں جن کے نام سے قرآن مجید میں پوری سورۂ آل عمران موجود ہے حضرت موسیٰ اور حضرت زکریا اور بیشمار انبیاء کرام اسی نسل سے ہیں) جب سیدہ مریم نے جبریل سے پوچھا تو انھوں نے جواب دیا کہ تمھیں پاک اور ستھرا بیٹا دینے آیا ہوں، جواب میں سیدہ مریم نے کہا ''قَالَتْ اِنّٰی یَکُوْنُ لِیْ غُلَامٌ'' میرے ہاں لڑکا کیسے پیدا ہوگا ''وَلَمْ یَمْسَسْنِیْ بَشَرٌ وَّلَمْ اَکُ بَغِیًّا'' مجھے تو کسی آدمی نے ہاتھ نہ لگایا اور نہ میں بدکار ہوں یعنی حرام کار، بدکار زانیہ عورت نہیں ہوں۔

اس سے یہ بات بھی واضح ہوگئی کہ سابقہ شریعتوں میں بھی زنا، شرک اور بے گناہ انسانوں کا قتل حرام تھا۔ جب بی بی مریم نے یہ فرمایا کہ میں بدکار بھی نہیں ہوں مجھے کسی مرد نے چھوا بھی نہیں تو لڑکا کیسے پیدا ہوگا جناب جبریل نے جواب دیا قَالَ کَذٰلِکَ ایسے ہی ہوگا یہ حکم الٰہی ہے۔ بہرحال مجھے ثابت یہ کرنا تھا کہ سیدہ مریم کی پاکبازی کی گواہی قرآن دے رہا ہے کہ وہ شرک اور حرام کاری سے پاک تھیں گویا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی پیدائش سے قبل اللہ تعالیٰ نے ان کی طہارت و شرافت کو بیان فرمایا۔ اب ذرا غور فرمایئے جن کے بطن سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام پیدا ہوئے ان کی تعریف میں رب العالمین کا ارشاد ہے۔ وَمَرْیَمَ ابْنَتَ عِمْرَانَ الَّتِیْٓ اَحْصَنَتْ فَرْجَهَا فَنَفَخْنَا فِیْهِ مِنْ رُّوْحِنَا وَصَدَّقَتْ بِکَلِمٰتِ رَبِّهَا وَکُتُبِهٖ وَکَانَتْ مِنَ الْقٰنِتِیْنَ۔ (سورۃ التحریم رقم الآیۃ 12) ''اور عمران کی بیٹی مریم جس نے اپنی پارسائی کی حفاظت کی تو ہم نے اس میں اپنی طرف کی روح پھونکی اور اس نے اپنے رب کی باتوں اور اس

کی کتابوں کی تصدیق کی اور فرمانبرداروں میں ہوئے۔ یعنی اپنی عزت وعصمت کا تحفظ کیا ہم نے اپنی روح ان میں پھونکی یعنی بچہ میں جان ڈالی انھوں نے اپنے رب کے کلمات کی تصدیق کی اور ہمیشہ اللہ تعالیٰ کی طرف لو لگانے والی خاتون تھیں۔'' حضرت بی بی مریم پر فرشتے نازل ہوتے تھے ان کے لیے غذاؤں کا انتظام کرتے تھے، بے موسم کے پھل ان کو عطا کیے جاتے تھے۔ یہ ہے بی بی مریم کا مقام جو نبی کی والدہ ہیں۔ پوری توجہ سے اس پر غور فرمایئے گا کیونکہ یہ عقیدہ کا مسئلہ ہے۔ ہر مسلمان کو اس سے باخبر ہونا چاہیے اور قرآن مجید فرقان حمید میں یہ مضمون ہے۔ اس کو ذہن میں رکھیے گا۔ اللہ تبارک وتعالیٰ نے حضرت بی بی مریم جو نبی کی ماں تھیں ان کی عزت ان کی عصمت ان کی عفت کی قرآن میں گواہی دی اور ان کے ایمان پر قائم رہنے کی اور ایمان پر دنیا سے رخصت ہونے کی گواہی دی۔ اب غور فرمایئے کہ عیسیٰ علیہ السلام کی والدہ سیدہ مریم کا یہ مقام ہے تو دونوں جہاں کے تاجدار سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی والدہ (رضی اللہ تعالیٰ عنہا) کا کیا مقام ہوگا؟

حضور پرُنور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی والدہ ماجدہ کے بارے میں عرض کرتا ہوں حضور علیہ السلام کے والد گرامی حضرت عبداللہ نور محمدی کے سبب بہت ہی حسین وجمیل تھے اس وقت آپ کی شادی نہیں ہوئی تھی اپنے عہد شباب کے زمانے میں مکہ معظّمہ کی ایک وادی سے گزر رہے تھے ایک عورت جو بہت حسن و جمال والی تھی اور وہ کاہنہ بھی تھی اس کا نام فاطمہ بنت مرخشمیہ تھا۔ وہ کتب سابقہ بھی پڑھی ہوئی تھی اس کی نظر جب حضرت عبداللہ پر پڑی تو اس نے آپ کو بلایا اور بہت ہی زیادہ اظہار محبت کیا اور کہا کہ میں تمھیں سو اونٹ دیتی ہوں

اس کے علاوہ مزید مال و دولت اگر چاہو تو مجھ سے لے لو مگر میری خواہش پوری کر دو۔ حضرت عبداللہ نے جواباً فرمایا حرام کے ارتکاب سے تو مر جانا بہتر ہے اور حلال بیشک پسندیدہ چیز ہے کیونکہ میرا اور تمہارا نکاح نہیں ہوا اس لیے جس کام کو تم چاہتی ہو وہ کیسے ہو سکتا ہے؟ یہ کہہ کر آپ وہاں سے چلے آئے۔ کچھ عرصہ کے بعد آپ کی شادی سیدہ آمنہ خاتون سے ہوگئی جو حسب و نسب اور صورت و سیرت میں قریش کی تمام عورتوں سے افضل تھیں اور نور محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم شب جمعہ میں سیدہ آمنہ خاتون کی طرف منتقل ہو گیا۔ سیدہ آمنہ سے نکاح کے بعد حضرت عبداللہ کا پھر اسی طرف سے گزر ہوا جہاں وہ کاہنہ عورت رہتی تھی اس نے آپ کو دیکھا مگر پہلے جو خواہش کی تھی وہ نہیں کی تو آپ نے از راہ مذاق اس سے پوچھا کہ آج تم کوئی خواہش نہیں کر رہی ہو، تو اس نے حضرت عبداللہ سے پوچھا کہ کیا آپ کسی عورت کے پاس گئے ہیں؟ تو آپ نے فرمایا کہ میری شادی آمنہ بنت وہب سے ہوگئی ہے تو اس نے کہا اس دن جو میں نے خواہش کی تھی اس کی وجہ یہ تھی کہ تمھارے چہرے پر نور چمک رہا تھا اور میں چاہتی تھی کہ یہ نور مجھ میں منتقل ہو جائے مگر اللہ کو منظور نہیں تھا اس نے جہاں چاہا رکھ دیا۔

اس واقعہ کو علماء و محدثین نے اپنی معتبر مستند کتابوں میں نقل فرمایا۔ شیخ عبدالحق دہلوی نے مدارج النبوت میں، امام سیوطی نے خصائص کبری میں۔ اس واقعہ سے یہ بات واضح ہوگئی کہ السفاح الجاہلیۃ (زمانہ جاہلیت میں جو بدکاری عام تھی اس کو سفاح جاہلیہ کہتے ہیں) میں اللہ تبارک و تعالیٰ نے حضور علیہ السلام کے آباء کرام کو محفوظ رکھا۔ جن لوگوں میں نور محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم منتقل ہو

رہا تھا ان کے بارے میں ادھر ادھر کی باتوں کے بجائے قرآن مجید فرقان حمید سے پوچھتے ہیں۔ (فردوہ الی اللّٰہ) اللہ کی طرف لوٹو۔ اللہ رب العالمین جل جلالہ کا ارشاد ہے ''وَتَقَلُّبَکَ فِي السَّاجِدِيْنَ'' اور نمازوں میں تمھارے دورے کو (سورۃ الشعراء رقم الایۃ 219) اس آیت کریمہ سے یہ ثابت ہو رہا ہے کہ نور نبوت کافر و مشرک کی طرف منتقل نہیں ہوسکتا کیونکہ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔ اِنَّمَا الْمُشْرِكُوْنَ نَجَسٌ (سورۃ التوبۃ رقم الایۃ 28 ''مشرک نرے ناپاک ہیں'' تو پتہ چلا کہ شرک کرنے والے ناپاک ہیں تو ناپاک لوگوں کی طرف پاک نور منتقل نہیں ہوسکتا یہ نور پاک ہے جو صرف طیب و طاہر لوگوں کی طرف منتقل ہوا۔ چنانچہ محدثین کرام فرماتے ہیں سیدنا آدم علیہ السلام کے لیے سجدہ کا جو حکم دیا گیا تو بظاہر وہ سجدہ آدم علیہ السلام کو تھا لیکن بباطن وہ سجدہ نور محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو تھا۔ اس لیے کہ نور محمدی حضرت آدم کی پیشانی میں چمک رہا تھا اور اللہ رب العالمین کی پاکی و تسبیح بیان کر رہا تھا۔ وہی نور حضرت آدم علیہ السلام سے منتقل ہوتا ہوا حضرت عبداللہ اور حضرت عبداللہ سے سیدہ آمنہ خاتون کو منتقل ہوا۔ اب غور فرمایئے کہ سیدہ آمنہ خاتون جن کی طرف نور محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم منتقل ہوا ان کا مرتبہ کتنا بلند و بالا اور افضل و اعلیٰ ہوگا اور یہ مسئلہ کوئی اختلافی بھی نہیں ہے۔ بعض لوگوں نے اپنی کم علمی اور بدعقیدگی کی بنیاد پر اس مسئلہ کو نزاعی بنا دیا اور وہ لوگ یہ گمراہ کن پروپیگنڈہ کرتے ہیں کہ حضرت بی بی آمنہ کا انتقال کفر کی حالت میں ہوا (معاذ اللہ ثم معاذ اللہ) بدطینت گستاخ بے دین ہیں وہ لوگ جو اس قسم کی خرافات بکتے اور لکھتے ہیں کہ بی بی آمنہ نے اسلام تو قبول کیا نہیں تھا۔ تو ایسے جاہلوں سے یہ

سوال پوچھا جائے کہ حضرت بی بی آمنہ خاتون کا جب وصال ہوا تو حضور پرنور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عمر شریف کیا تھی؟ اور یہ بات روز روشن کی طرح عیاں ہے کہ آپ کی عمر شریف اس وقت صرف چھ سال تھی اور آپ شکم مادر ہی میں تھے یعنی قبل از ولادت آپ کے والد گرامی حضرت عبداللہ نے وصال فرمایا اب ذرا غور کیجیے کہ سیدہ آمنہ خاتون ایمان کس پر لاتیں؟ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اعلان نبوت چالیس سال کی عمر میں کیا اور والدہ کا وصال چھ سال کی عمر میں ہوا۔ اس زمانے کو زمانہ فترت کہتے ہیں۔ جو بے دین جاہل یہ کہتے ہیں کہ سیدہ آمنہ کافرہ ہو کر مریں معاذ اللہ ثم معاذ اللہ تو ان کو اپنے ایمان کی خیر منانی چاہیے اسلامی اور شرعی اصطلاح میں (فترت) اس زمانے کو کہتے ہیں کہ جس میں کوئی نبی موجود نہیں تھا۔

ایک بات تو یہ ہوگئی اور دوسری بات یہ کہ کسی پر اسلام پیش کیا جائے اور وہ اسلام کا انکار کر دے تو وہ کافر ہوگا اور تیسری بات یہ کہ وہ بت پرست ہو جو بتوں کو سجدہ کرتا رہا ہو تو وہ مشرک ہوگا اور حالت شرک میں مرے گا۔ تو جتنے بھی بدعقیدہ حضرات ہیں یہ سب مل کر کسی ایک روایت سے سیدہ آمنہ خاتون کی بت پرستی ثابت ہی نہیں کر سکتے جبکہ حضور علیہ السلام کے آباء کرام کی طہارت قرآن مجید یعنی نص صریح سے ثابت ہے جس کو شرعی اصطلاح میں دلالت النص بھی کہتے ہیں اور نص قطعی بھی کہتے ہیں۔

وتقلبک فی الساجدین. اے محبوب آپ کی روح مبارک اس نسل کی طرف منتقل ہوتی چلی جائے گی جو نسلیں اللہ کے حضور میں جھکتی رہی ہیں اب اس مسئلہ میں کسی اختلاف کی کوئی گنجائش نہیں۔

لہٰذا ذرا غور فرمایئے کہ مستند و معتبر کتابوں میں حضور پُرنور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی ولادت باسعادت کے آثار موجود ہیں کہ سیدہ آمنہ فرماتی ہیں کہ شبِ ولادت میں نے دیکھا کہ تمام گھر روشن ہو گیا، گھر ہی نہیں بلکہ مکہ معظّمہ کے در و دیوار تک روشن ہو گئے۔ آپ فرماتی ہیں کہ میری آنکھوں سے حجابات اٹھ گئے میں نے اپنے گھر میں شام کے قصور (محلات) دیکھے قصورِ شام اور دیگر عجائبات کی تفصیل صاحب مواہب لدنیہ کے علاوہ محدث جلیل امام عیاض مالکی علیہ الرحمہ نے شفا شریف میں نقل فرمائی ہے۔ علاوہ ازیں سیدہ آمنہ نے زمین کے مشارق و مغارب کا مشاہدہ فرمایا، نوری فرشتوں کی افواج کو دیکھا۔ ایام حمل میں سیدہ آمنہ کے جسم مبارک سے خوشبو کا آنا، آپ کے جسم مبارک کا تمام کثافتوں اور نجاستوں سے پاک ہونا، آپ کے جسم مبارک پر مکھی کا نہ بیٹھنا، غیب سے ملائکہ کی خوشخبریوں کو سننا ان تمام آثار ہی سے ظاہر ہے کہ سیدہ آمنہ رضی اللہ عنہا کا کتنا بلند و بالا مقام ہے کیونکہ جس مقدس خاتون کے شکم اطہر میں نو ماہ نورِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم جگمگاتا رہا ہو، جن کے نور سے پوری کائنات کو روشن ہونا تھا اور جب وہ تشریف لائے تو پوری کائنات روشن ہو گئی اور قیامت تک روشن ہوتی رہے گی۔ آپ کی ذات گرامی کو اللہ رب العالمین نے نور فرمایا۔ قَدْ جَاءَ كُمْ مِّنَ اللّٰهِ نُوْرٌ وَّ كِتَابٌ مُّبِيْنٌ تو حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سراپا نور ہیں اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی والدہ ماجدہ بھی نور ہیں اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی تمام نسل نور ہے۔

تری نسلِ پاک میں ہے بچہ بچہ نور کا
تو ہے عینِ نور تیرا سب گھرانا نور کا

بی بی آمنہ کے بطن میں اور پھر ان کی گود میں چھ سال تک یہی نور متواتر پرورش پاتا رہا۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نور ہیں اور نور کی روشنی میں کتاب پڑھی جاتی ہے۔ مطلب یہ کہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نور ہیں کتاب تب ہی پڑھی جا سکتی ہے جب روشنی ہو تو اگر قرآن پڑھنا ہے تو نور محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی روشنی میں پڑھو، کیونکہ روشنی کے بغیر کتاب پڑھی جا سکتی نہ سمجھی جا سکتی ہے۔

عرض یہ کر رہا تھا کہ حضور پرُنور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نور ہیں روشنی ہیں، نو ماہ تک بی بی آمنہ کے بطن میں یہ روشنی رہی تو سیدہ آمنہ کو کتنی روشنی ملی ہوگی۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام زیادہ سے زیادہ سیدہ مریم کے پیٹ میں چھ گھنٹے رہے۔ علماء ومفسرین نے تحریر فرمایا (ست ساعة) حضرت عیسیٰ علیہ السلام صرف چھ گھنٹے پیٹ میں رہے اس کے بعد ان کی ولادت ہوگئی۔ نو ماہ کا جو سارا کام تھا چھ گھنٹے میں مکمل ہوگیا۔ وَهُزِّيْ اِلَيْكِ بِجِذْعِ النَّخْلَةِ اور کھجور کی جڑ پکڑ کر اپنی طرف ہلا۔ (سورۃ مریم رقم الآیۃ 25) جبریل امین نے پھونک ماری، حاملہ ہوئیں دردِ زہ شروع ہوا، کھجور کے درخت تک پہنچنے کا سارا امر چھ گھنٹے کا ہے، اس عرصہ میں عیسیٰ علیہ السلام کی ولادت ہوگئی۔ حضرت مریم اس کے سبب اتنی بابرکت خاتون بن گئیں کہ شرک سے پاک، حرام سے پاک، بدکاری کے داغ دھبوں سے پاک اور اللہ رب العالمین نے ان کو ''وَكَانَتْ مِنَ الْقَانِتِيْنَ'' کا شرف عطا فرمایا تو غور فرمایئے کہ حضرت مریم عیسیٰ علیہ السلام کو چھ گھنٹے اپنے بطن میں رکھ کر اتنی پاکباز خاتون بن سکتی ہے تو سیدہ آمنہ جن کے حمل میں نو ماہ تک نور مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم جلوہ گر رہا اور چھ سال ان کی زیر تربیت گود

میں رہے تو ان کے مقام کا، ان کی شان وعظمت کا کون اندازہ کر سکتا ہے کہ وہ کتنی رفیع الشان خاتون تھیں۔ اگر اب بھی کوئی بد بخت، بدمذہب یہ کہے کہ حضور علیہ السلام کے والدین مومن نہیں تھے (معاذ اللہ) تو اس کے بارے میں یہی کہا جائے گا کہ ایسا شخص خود بے ایمان ہے اور کفر اور شرک کے مفہوم سے ناآشنا ہے۔ غور کیجئے ہماری ماؤں کا مرتبہ کتنا بلند ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ''الجنة تحت اقدام الامهات'' (المقاصد الحسنۃ ص 188) کہ جنت ماں کے قدموں کے نیچے ہے اور باپ اس کا دروازہ ہے۔ ظاہر ہے کہ جنت میں جانے کے لیے دروازہ بھی ہوگا۔ ایک عام مسلمان کی ماں کا یہ مرتبہ ہے کہ اس کے قدموں کے نیچے جنت ہے تو دونوں جہاں کے تاجدار، عرشیوں کے آقا، فرشیوں کے داتا، جناب محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی والدہ ماجدہ کا مقام کتنا بلند ہوگا۔ اسی طرح آپ ذرا غور فرمائیں کہ ہم لوگ حضرت عثمان کو عثمان غنی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں آپ کا یہ لقب چاردانگ عالم میں مشہور ہے اس کی وجہ ظاہر ہے کہ آپ ہمیشہ اپنا مال اللہ کی راہ میں خرچ کرتے رہتے تھے بلکہ بے حساب خرچ کرتے تھے آپ کو کبھی بھی مال دنیا سے محبت نہیں تھی اللہ تبارک و تعالیٰ نے حضرت عثمان کو تجارت میں بڑی برکت عطا فرمائی تھی آپ کے پاس جو مال آتا تھا اللہ کی راہ میں لٹاتے رہتے تھے۔ ایک ایک ہزار اونٹ گیہوں اور آٹے سے لدے ہوئے غریبوں اور مسکینوں کو عطا فرما دیا کرتے تھے آپ کی سخاوت کے واقعات معتبر اور مستند کتابوں میں بڑے بڑے ثقہ مؤرخین نے تحریر فرمائے ہیں اسی بنیاد پر آپ کا لقب غنی بہت زیادہ مشہور ہے لیکن حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آپ کو ذوالنورین کہہ کر پکارا کرتے تھے یعنی دو نور والے کیونکہ

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دو بیٹیاں یکے بعد دیگرے آپ کے نکاح میں آئیں تھیں حضرت بی بی رقیہ اور ام کلثوم، جو سیدہ فاطمہ زہرا کی سگی بہنیں تھیں۔ یہ چاروں صاحبزادیاں حضور کی زوجہ مطہرہ ام المومنین خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا کے بطن سے ہوئیں۔ حضرت رقیہ کے وصال کے بعد حضور نے ام کلثوم سے حضرت عثمان کا عقد فرمایا۔ اتفاق سے حضرت ام کلثوم کا بھی وصال ہو گیا تو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اب میری کوئی اور بیٹی نہیں رہی اگر میری چالیس بیٹیاں بھی ہوتیں تو میں ایک کے بعد ایک حضرت عثمان کے نکاح میں دے دیتا۔

اس سے اندازہ کیجئے کہ بارگاہِ نبوت میں حضرت عثمان کا مقام کتنا بلند و بالا ہے۔ یہی وجہ تھی کہ حدیبیہ کے مقام پر جو مدینہ منورہ اور مکہ معظّمہ کے درمیان ہے جب ہم مدینہ منورہ سے مکہ معظّمہ میں جاتے ہیں تو 25 کلومیٹر کے فاصلہ پر مکہ معظّمہ سے پہلے آتا ہے۔ حدیبیہ ہی کے مقام پر بیعت رضوان ہوئی اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسی مقام پر حضرت عثمان کو اپنا سفیر بنا کر اہل مکہ سے بات چیت کے لیے بھیجا تھا۔ سیدنا عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ خلیفہ سوم امام مظلوم تھے۔ باغیوں اور فسادیوں نے چالیس دن تک آپ کے گھر کا محاصرہ کیا اور پانی کی ایک بوند بھی آپ کے گھر میں نہیں جانے دی۔

تو میں یہ کہہ رہا تھا ان کا لقب ذوالنورین (دو نور والا) یہ حضور کا عطا کیا ہوا ہے یہ کلمات زبان رسالت سے نکلے ہوئے ہیں کون اس کی تردید کر سکتا ہے۔ جو مسلمان ہے وہ کبھی بھی تردید نہیں کرے گا۔ تو یہ لقب ان کو اس لیے عطا ہوا کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دو بیٹیاں ان کے نکاح میں تھیں تو جن دو

بیٹیوں سے نسبت اور رشتہ ازدواج کے شرف کی بنیاد پر حضرت عثمان دونور والے ہیں تو غور فرمایئے کہ جب بیٹیوں کا یہ مقام ہے تو والد کا جو سراپا نور ہیں ان کی شان نورانیت کا کتنا عظیم مقام ہوگا اور جب وہ نور مجسم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بی بی آمنہ کی گود میں رہا ہوگا تو ان کی شان وعظمت کا کون اندازہ کر سکتا ہے۔ (سمجھنے والوں کے لیے سب کچھ ہے)۔

تو میں یہ عرض کر رہا تھا جب حدیبیہ پر حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف لے جا رہے تھے بعض روایات کے مطابق تقریباً 1500 سو کے قریب صحابہ کرام تھے اور یہ ایک مشہور واقعہ ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عمرہ کے لیے تشریف لے جا رہے تھے کافروں نے عمرہ کرنے سے روک دیا تھا اور کہا تھا کہ آپ اگلے سال عمرہ کے لیے آئیں تو اس کو عمرۃ القضاء کہتے ہیں۔ جب حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم صحابہ کے ہمراہ واپس لوٹنے لگے تو ارشاد فرمایا کہ مجھے اجازت مل گئی ہے اپنی والدہ صاحبہ کی قبر پر زیارت کے لیے جاؤں چنانچہ سیدہ آمنہ کی قبر شریف کی زیارت کے لیے 1500 سو صحابہ کے ساتھ مقام ابواء پہنچے یہ وہ مقام ہے جب ہم جدہ سے مدینہ منورہ جاتے ہیں تو مقام مستور آتا ہے جہاں عام طور سے حاجیوں کے قافلے رکتے ہیں جو بائی روڈ جاتے ہیں وہاں سمندر کا کنارہ ہے وہاں کی مچھلی بہت مشہور ہے وہیں سے ایک راستہ ابواء کی طرف جاتا ہے تقریباً ایک گھنٹہ کی مسافت ہے راستہ تو بنا ہوا نہیں ہے لیکن بہر حال پہنچ جاتے ہیں۔ چھوٹی سی پہاڑی ہے اس پر جب بی بی آمنہ مدینہ منورہ سے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو لے کر واپس تشریف لا رہی تھیں تو راستے میں آپ بیمار ہوئیں اور وہیں انتقال فرمایا اسی مقام پر آپ کی قبر مبارک تھی۔ پھر

ام ایمن نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت شروع فرمائی تو حضور وہاں زیارت کے لیے تشریف لے گئے اور صحابہ کرام سے ارشاد فرمایا کہ میں نے اپنے رب سے عرض کی کہ میں اپنی والدہ کی زیارت کے لیے جانا چاہتا ہوں تو مجھے رب تعالیٰ نے زیارت کی اجازت مرحمت فرمائی میں نے رب تعالیٰ سے عرض کی کہ میں ان کے لیے مغفرت کی بھی دعا کروں تو مجھے مغفرت کی دعا سے منع کر دیا گیا۔ مسلم شریف میں حدیث ہے جس کا ایک حصہ میں نے بیان کیا۔

بعض جہلاء یہ کہتے ہیں کہ مسلم شریف کی حدیث سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کی والدہ ماجدہ کے لیے دعاء مغفرت سے منع فرما دیا تھا۔ اس سے یہ بات ثابت ہوئی کہ (معاذ اللہ) وہ کافرہ تھیں صرف قبر کی زیارت کی اجازت دی۔ اس گندی تاویل سے وہ لوگوں کو گمراہ کرتے ہیں اور خود بھی گمراہی میں مبتلا ہیں اور ان جاہلوں کی تاویل میں کھلا ہوا تضاد ہے اور تضاد اس لیے ہے کہ کافر کی قبر پر جانے کی اجازت ہی نہیں ہے۔ رب العالمین جل جلالہ وعم نوالہ ارشاد فرماتا ہے۔ وَلَا تُصَلِّ عَلٰٓى اَحَدٍ مِّنْهُمْ مَّاتَ اَبَدًا وَّلَا تَقُمْ عَلٰى قَبْرِهٖ اِنَّهُمْ كَفَرُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَمَاتُوْا وَهُمْ فٰسِقُوْنَ. اور ان میں سے کسی کی میت پر کبھی نماز نہ پڑھنا اور نہ اس کی قبر پر کھڑے ہونا بے شک اللہ اور اس کے رسول سے منکر ہو گئے اور فسق ہی میں مر گئے۔

(سورۃ التوبۃ رقم الآیۃ 84)

بعض جاہل مسلمان کافروں کی قبروں پر چلے جاتے ہیں بلکہ پھول بھی چڑھا دیتے ہیں توبہ توبہ یہ عظیم گناہ ہے۔ اس قسم کے واقعات اکثر ہمارے لیڈروں کو پیش آتے رہتے ہیں، وہ ایک مسلمان ہونے کی حیثیت سے اس کا

خیال نہیں کرتے۔ اللہ تعالیٰ کے حکم کی کھلی خلاف ورزی کرتے ہیں۔ چنانچہ میرے ساتھ بھی ایسا ہی ایک واقعہ پیش آیا۔ اس زمانے میں اخبارات میں اس بات کے بڑے چرچے ہوئے اور بڑی تنقید ہوئی خاص طور سے روسی پریس نے ہماری مذمت میں بہت سے بیانات جاری کیے، بہت برا بھلا کہا کہ یہ شاہ احمد نورانی بڑے متعصب قسم کے مولوی ہیں جو اپنے خول سے باہر نہیں آتے۔ ہوا یہ کہ سرکاری طور پر ہمیں ماسکو (روس) بلایا گیا تھا۔ دوران دورہ ایک پروگرام بنایا گیا کہ لینن کی قبر پر پھول چڑھانے ہیں یہ پروگرام روسی حکومت کی طرف سے تھا۔ میں نے کہا کہ ہم نہیں جاتے جس کو جانا ہے وہ جائے کیونکہ شرعی طور پر جب کسی کافر کی قبر پر جانے اور کھڑا ہونے کی ممانعت ہے تو دعاء مغفرت کا اور پھول چڑھانے کا تو سوال ہی نہیں پیدا ہوتا۔ وَلاتَقُمْ عَلٰی قَبْرِہٖ ان کی قبر پر بھی مت کھڑے ہو۔ اس لیے کہ کافر کی قبر پر عذاب اتر رہا ہے "اِنَّھُمْ کَفَرُوْا بِاللّٰہِ وَرَسُوْلِہٖ." انھوں نے اللہ اور اس کے رسول سے کفر کیا۔ "وَمَاتُوْا وَھُمْ فٰسِقُوْنَ" وہ مرے ہیں تو اس حال میں کہ اللہ کے نافرمان ہو کر۔ میں نے جواب دیا کہ لینن یا کسی اور کافر کی قبر پر جانے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ تو ظاہر ہے کہ وہ زبردستی تو کر نہیں سکتے تھے الحمدللہ ہم نہیں گئے۔

بہرحال ان آیات کی روشنی میں یہ بات واضح ہوئی اور بعض لوگ جو اس حدیث شریف سے جاہلانہ نتیجہ اخذ کرتے ہیں ان کا خود بخود رد ہو جاتا ہے اگر بی بی آمنہ بقول ان کے کافرہ ہیں تو قبر پر جانے کی اجازت نہ ملتی۔ اس لیے قرآن مجید میں اس کی نفی موجود ہے تو اللہ تعالیٰ نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو مزار پر جانے کی اجازت مرحمت فرمائی تو اس سے بی بی آمنہ کا ایمان

ثابت ہو جاتا ہے۔ دعاء مغفرت یعنی استغفار کی اجازت نہیں دی تو اس کا مطلب صاف ظاہر ہے کہ ان کو استغفار کی ضرورت نہیں تھی اس لیے کہ وہ طیبہ اور طاہرہ ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے ان کو گناہوں کی کثافت سے ہمیشہ دور رکھا اور وہ جنتی ہیں بلکہ ان کے صدقہ سے اللہ تعالیٰ بے شمار مسلمان خواتین کی بخشش و مغفرت فرمائے گا تو گویا استغفار سے منع کرنے میں یہ حکمت ہے کہ سیدہ آمنہ خاتون کا مرتبہ و مقام بہت ہی بلند و بالا ہے اور دعاء مغفرت کی ضرورت نہیں تھی۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ اس کے راوی ہیں کہ جب حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم 1500 یا 1400 صحابہ کرام کے ہمراہ والدہ ماجدہ کی قبر پر گئے تو رونے لگے اور تمام صحابہ بھی روئے۔

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا والدہ ماجدہ کی قبر پر رونا اصل میں ان کی شفقت و محبت کو یاد فرمانا تھا۔ اس لیے کہ جب سیدہ آمنہ خاتون کے انتقال کا وقت تھا تو گود میں لے کر پیار کیا اور ام ایمن سے فرمایا کہ اس کا خیال رکھنا یہ میرا محبوب ہے میرا بیٹا ہے میرا نور نظر ہے مجھے یقین ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کی حفاظت فرمائے گا کیونکہ جب یہ میرے پیٹ میں تھے تو میں سارے جہان میں نور کی بارشیں دیکھتی تھی اور ان کا نور سارے عالم میں پھیلے گا اس کے بعد سیدہ آمنہ خاتون نے وصال فرمایا سیدہ آمنہ خاتون کے مزار مبارک کی اہلِ محبت زیارت کرتے تھے لیکن حال ہی میں نجدی حکومت نے جو اپنے آپ کو سعودی حکومت کہتی ہے وہ امریکہ کے ایجنٹ اور دلال ہیں یہ سعودی حکمران یہ سعودی بادشاہ اللہ کی حفاظت پر یقین نہیں رکھتے ہیں امریکہ کی حفاظت پر یقین رکھتے ہیں۔ ان کی توحید یہ ہے کہ یااللہ کہو یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نہ کہو لیکن

آپ نے اور ہم نے دیکھا کہ 1991ء میں ان کی خانہ ساز توحید کا بھانڈا کیسے پھوٹا یا اللہ کہنے والے یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا انکار کرنے والوں پر اللہ کا قہر وغضب نازل ہوا وہ یا اللہ کہنا بھی بھول گئے یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے منکر یا بش المدد کا نعرہ لگانے لگے کیونکہ اللہ کا فرمان ہے جو میرے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نہیں وہ میرا بھی نہیں۔ تم نے میرے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو چھوڑ دیا تمہاری سزا ہے کہ تم یا بش ہماری مدد کرو یا بش ہماری مدد کرو کہتے رہو (اس زمانے میں امریکہ کا صدر بش تھا) اس سے مدد مانگتے رہے اور یا اللہ کہنا بھی بھول گئے۔ سعودی عرب کی نجدی حکومت جو امریکہ کی ایجنٹ اور امریکہ کی دلال ہے عالم اسلام کے قلب پر قابض ہے (50,000) امریکی فوج سعودی عرب میں بیٹھی ہوئی ہے۔ ان قمار باز اور جواری بادشاہوں کی حفاظت کر رہی ہے۔

تو عرض یہ کر رہا تھا کہ اس ظالم نجدی حکومت نے سیدہ آمنہ خاتون کے مزار مبارک کو بلڈوز کر دیا قبر مبارک کو کھود دیا اور قبر شریف کا نشان مٹا دیا۔ یہ انتہائی افسوسناک بات ہے اور اس کی جتنی بھی مذمت کی جائے کم ہے۔ میں سمجھتا ہوں ہر اقتدار ایک نہ ایک دن زوال پذیر ہوتا ہے (ہر کمال را زوال) اللہ تعالیٰ وہ دن لائے گا کہ قبر سیدالشہداء امام مظلوم سیدنا عثمان ذوالنورین رضی اللہ عنہ اور دس ہزار صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین جو جنت البقیع میں آرام فرما رہے ہیں ان کی قبروں کو بلڈوز کرنے والے، سیدہ آمنہ کی قبر مبارک کے آثار مٹانے والے اک دن ضرور اپنے کیفر کردار کو پہنچیں گے۔ ان کا انجام بھی عبرتناک ہوگا (انشاء اللہ) ان کی حکومتیں بھی بلڈوز ہوں گی (انشاء اللہ) یہ نجدی

عیاش بدکار حکومت، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے آباء واجداد کی بھی دشمن ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عزت و ناموس کی بھی دشمن ہے۔ اب ذرا غور فرمائیں کہ کسی شخص کی ماں اور باپ کی قبر پر بلڈوزر چلایا جائے اسے تکلیف ہو گی کہ نہیں؟ یقیناً ہو گی تو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی والدہ ماجدہ سیدہ آمنہ خاتون کی قبر پر سعودی خبیث، نجدی، وہابی حکمرانوں نے بلڈوزر چلا کر ان کی قبر کو مسمار کیا تو آپ کا کیا خیال ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو تکلیف نہیں پہنچی ہو گی؟ یقیناً پہنچی ہو گی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو تکلیف پہنچانے والوں کا انجام کیا ہو گا۔ ہم قرآن سے پوچھتے ہیں اللہ رب العالمین جل جلالہ وعم نوالہ ارشاد فرماتا ہے۔ وَالَّذِيْنَ يُؤْذُوْنَ رَسُوْلَ اللّٰهِ لَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ. جو رسول اللہ کو ایذاء دیتے ہیں ان کے لیے دردناک عذاب ہے۔ (سورۃ التوبہ رقم الآیۃ 61) سبحان اللہ قرآن مجید فرقان حمید ہر مسئلہ میں ہماری رہنمائی فرماتا ہے چونکہ یہ حق و باطل میں امتیاز کرنے والی کتاب ہے اور دردناک عذاب تو آیا ہوا ہے۔ بادشاہت مفلوج ہے امریکہ کی بیساکھیوں کے سہارے کھڑی ہوئی ہے۔ امریکہ کی غلامی میں اپنے گلے میں لعنت کا طوق ڈالا ہوا ہے۔ ہر کام امریکہ کے اشارے پر ہو رہا ہے، ان کے ملک سے مسلمانوں کی تباہی کا سامان ہو رہا ہے، عالم اسلام کے خلاف جو سازش امریکہ کر رہا ہے اس میں یہ برابر کے شریک ہیں۔ اسی مضمون کو قرآن پاک میں دوسرے مقام پر بیان فرمایا۔ اِنَّ الَّذِيْنَ يُؤْذُوْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ لَعَنَهُمُ اللّٰهُ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ وَاَعَدَّلَهُمْ عَذَابًا مُّهِيْنًا. (بیشک جو ایذاء دیتے ہیں اللہ اور اس کے رسول کو ان پر اللہ کی لعنت ہے دنیا اور آخرت میں اور اللہ نے ان کے لیے ذلت کا عذاب

تیار کر رکھا ہے۔

سیدہ آمنہ خاتون کی قبر مبارک کی بے حرمتی کر کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اذیت و تکلیف پہنچانے والی سعودی حکومت جو امریکہ اور یہودیوں کی ایجنٹ ہے انشاء اللہ وہ دن ضرور آئے گا، ہم اور آپ اپنی آنکھوں سے دیکھیں گے کہ خلفاء راشدین، اہلبیت کرام اور سیدہ آمنہ خاتون کی قبروں کی بے حرمتی کا عذاب ان پر آ کر رہے گا۔ وہ عذاب الٰہی سے بچ نہیں سکیں گے۔

اللہ تبارک و تعالیٰ جل جلالہ وعم نوالہ عالم اسلام پر رحم فرمائے اور محبت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ہمارے اور آپ کے سینے روشن فرمائے۔ (آمین)

و آخر دعوانا ان الحمدللّٰہ رب العالمین

عقیدۂ ختم نبوت

اعوذ باللّٰہ من الشیطن الرجیم

بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ. اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ نَحْمَدُہٗ وَنَسْتَعِیْنُہٗ وَنَسْتَغْفِرُہٗ وَنُؤْمِنُ بِہٖ وَنَتَوَکَّلُ عَلَیْہِ وَنَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَیِّاٰتِ اَعْمَالِنَا مَنْ یَّھْدِہِ اللّٰہُ فَلاَ مُضِلَّ لَہٗ وَمَنْ یُّضْلِلْہُ فَلاَ ھَادِیَ لَہٗ وَنَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ ط وَحْدَہٗ لاَ شَرِیْکَ لَہٗ ط وَنَشْھَدُ اَنَّ سَیِّدَنَا وَنَبِیَّنَا وَحَبِیْبَنَا وَمَوْلٰنَا مُحَمَّدًا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ. اَلَّذِیْ اُرْسِلَ اِلَی الْخَلْقِ کَافَّۃً بَشِیْرًا وَّ نَذِیْرًا وَّ دَاعِیًا اِلَی اللّٰہِ بِاِذْنِہٖ وَسِرَاجًا مُّنِیْرًا وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِیْنَ بِاَنَّ لَھُمْ مِنَ اللّٰہِ فَضْلاً کَرِیْمًا ھُوَ الْحَبِیْبُ الَّذِیْ تُرْجٰی شَفَاعَتُہٗ لِکُلِّ ھَوْلٍ مِنَ الْاَھْوَالِ مُقْتَحِمٖ.

یَارَبِّ یَا رَبِّ صَلِّ وَسَلِّم دَائِمًا اَبَدًا عَلٰی حَبِیْبِکَ خَیْرِ الْخَلْقِ کُلِّھِمٖ قَالَ اللّٰہُ عَزَّ وَجَلَّ فِیْ شَانِ حَبِیْبِہٖ اِنَّ اللّٰہَ وَمَلاَئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ یَااَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًاo اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی

حَبِیْبِکَ سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وآلهٖ وَسَلَّمَ صَاحِبِ الْوَجْهِ الْاَنْوَر.

بسم اللّٰه الرحمن الرحیم

ما کان محمد ابا احد من رجالکم ولکن رسول اللّٰه وخاتم النبیین ط و کان اللّٰه بکل شیءٍ علیمًا (سورۃ الاحزاب 40)

ترجمہ: محمد تمھارے مردوں میں کسی کے باپ نہیں ہاں اللہ کے رسول ہیں اور سب نبیوں کے پچھلے اور اللہ سب کچھ جانتا ہے۔ (کنزالایمان از اعلیٰ حضرت رحمہ اللہ تعالیٰ)

امنت باللّٰه صدق اللّٰه مولانا العظیم و صدق رسوله النبی الحبیب الکریم سید الاولین والآخرین صلی اللّٰه علیه و آلهٖ وازواجه واصحابه اجمعین.

جناب صدر!

حضرات علمائے کرام!

میرے بھائیو اور محترم بہنو! السلام وعلیکم ورحمتہ اللہ وبرکاتہ

مجھے بڑی مسرت ہے کہ میں آج وہاڑی میں جامع مسجد کے اس عظیم الشان میدان کے اندر آپ سے مخاطب ہوں۔

مجھے معلوم ہے کہ آپ دور دراز سے مختلف قصبات و دیہات سے حضور پرنور سید العالمین خاتم النبیین محمد رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پروانے بن کر شمع محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دیوانے بن کر ناموس رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر قربان ہونے آئے ہیں جس ذوق وشوق سے آپ اس عظیم جہاد میں

قربانی کا جذبہ لے کر آئے ہیں دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کی اس حاضری کو قبول ومنظور فرمائے۔

میں آپ کو بیدار کرنے آیا ہوں آپ کو بتانے آیا ہوں کہ آج ملک کا سب سے اہم اور نازک مسئلہ وطن عزیز میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مقام نبوت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور مرتبہ ختمِ رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے تحفظ کا ہے۔

ہمیں یہ فصلہ کرنا ہے کہ پاکستان میں ایسے لوگوں کا مقام کیا ہے؟ جو اسلام کے غدار اور ختم نبوت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دشمن ہوں۔ اب ضرورت ہے کہ ایسے لوگوں کا مقام معین کر دیا جائے تاکہ آئندہ کسی غدار کو یہ جرأت نہ ہو کہ مقام ختم نبوت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو چیلنج کر سکے۔

آج سے پہلے یہ مسئلہ منبر ومحراب پر زیر بحث رہتا تھا۔ 53ء کی تحریک میں یہ منبر ومحراب سے چل کر گلیوں میں بازاروں اور کوچوں میں آیا لیکن میں سمجھتا ہوں کہ یہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا معجزہ ہے کہ حالات کی تبدیلی کے ساتھ ہی وہ مسئلہ جو کل تک منبر ومحراب پر زیر بحث تھا۔ گلیوں، کوچوں اور بازاروں تک محدود تھا آج وہی مسئلہ قومی اسمبلی کے ایوان میں موجود ہے۔ آج قومی اسمبلی میں یہ بحث ہو رہی ہے اور طے کیا جا رہا ہے کہ ختم نبوت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دشمنوں خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے باغیوں، اسلام کے غداروں، یہودیوں کے جاسوسوں اور ہندوستان کے ایجنٹوں کا اس ملک میں سیاسی اور مذہبی مقام کیا ہے؟

قومی اسمبلی ابھی یہ طے کر رہی ہے کہ مرزا غلام احمد قادیانی کے ماننے والوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا جائے یا نہیں؟ لیکن جہاں تک اس مسئلے کا تعلق

ہے اس پر عوام نے اپنا فیصلہ دے دیا ہے انھوں نے مرد ہو یا عورت بچہ ہو یا بوڑھا سب کے سب نے دو ماہ کے عرصے میں مسلسل اور متفقہ طور پر بڑی منظّم اور پرُامن ملک گیر ہڑتال کر کے کراچی سے لے کر خیبر تک یہ بتا دیا ہے کہ پاکستان میں قادیانیوں کا وہی مقام ہے جو یہاں کی غیر مسلم اقلیت میں یہودیوں کا عیسائیوں کا ہندوؤں کا اور ہر اس اقلیت کا ہے جو پاکستان میں رہتی ہے اور غیر مسلم ہے۔

لیکن قوم کے اس فیصلے کے باوجود حکومت کہتی ہے کہ ہمیں ابھی فیصلہ کرنا ہے حکومت کا سربراہ اور ملک کا وزیراعظم بھٹو کہتا ہے کہ ہمیں ابھی سوچنا ہے کہ کیا کریں؟

آپ سوچیے اور اچھی طرح سے غور فرمایئے کہ وہ کیا کہہ رہے ہیں؟

ایک طرف وہ یہ کہتے ہیں کہ میں خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو مانتا ہوں میں مسلمان ہوں میں عقیدۂ ختم نبوت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر مرنا چاہتا ہوں۔

مگر دوسری جانب جب مقام ختم نبوت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے باغیوں قادیانیوں کا مسئلہ آتا ہے تو وہ کہتے ہیں کہ ہم سوچیں گے غور کریں گے!

اسے اسمبلی میں طے کریں گے!

اس مسئلے کو سپریم کورٹ میں لے جائیں گے!

اسے کونسل آف اسلامک آئیڈیالوجی میں لے جائیں گے!

ذرا غور فرمایئے؟

کتنا زبردست تضاد ہے؟

ایک مسلمان ملک کے وزیراعظم کا اگر یہ دعویٰ ہے کہ وہ مسلمان ہے

اور حضور ختمی مرتبت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ایمان رکھتا ہے تو پھر کیا ضرورت ہے؟ منکرین ختم نبوت کے متعلق کسی کو سوچنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔ فیصلہ کر دینا چاہیے ہم جب اصرار کرتے ہیں تو وزیراعظم بھٹو صاحب کہتے ہیں پاکستان میں نوے برس پرانا مسئلہ ہے حالانکہ پاکستان کی عمر صرف ستائیس سال ہے یہ مسئلہ تو پاکستان میں 27 برس سے ہے یہ مسئلہ انگریز کا پیدا کردہ ہے وزیراعظم یہ سوچتے اور کہتے ہیں کہ اس سے پہلے یہ مسئلہ پاکستان میں نہیں اٹھا تھا لیکن میں کہتا ہوں کہ وہ ملک کی تاریخ سے واقف نہیں ہے۔ جب 53ء کی ختم نبوت تحریک میں سرزمین وطن میں لاہور کی سڑکوں پر مقام ختم نبوت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے تحفظ کے لیے چودہ ہزار نوجوانوں نے سینہ تان کر اپنے خون کی قربانی دی اور یہ فدائی ناموس رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر نثار ہو گئے۔

اس وقت موجودہ وزیراعظم بھٹو پاکستان میں نہیں تھا بلکہ امریکہ میں داد عیش دے رہا تھا اسے تاریخ کی کوئی خبر نہیں ہے اس نے ختم نبوت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لیے کوئی قربانی نہیں دی۔ مسٹر بھٹو تو 58ء تک بھارت کے شہری تھے وہ تو جمعہ جمعہ آٹھ دن کی پیداوار ہیں انھیں کیا معلوم؟ کہ اس ملک کے بنانے والوں پر اور اس ملک میں رہنے والوں پر کیا گزرتی رہی ہے؟

ختم نبوت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اس مسئلے کو ختم نبوت کے مجاہدین اور علمائے اہلسنّت نے ہمیشہ زندہ رکھا۔ قیام پاکستان سے قبل اور بعد میں بھی یہ مطالبہ ہوتا رہا ہے جو لوگ کہتے ہیں کہ یہ مطالبہ اب کیا جا رہا ہے وہ غلط کہتے ہیں۔ یہ مسئلہ نیا نہیں بہت پہلے کا ہے چلیے اگر یہ مان بھی لیا جائے کہ یہ مسئلہ پہلے کا نہیں اب پیدا ہو گیا ہے تو بتایئے اس کا حل کیا ہو گا؟

میں سمجھتا ہوں کہ اس مسئلے کے حل کی دو صورتیں ہیں۔

1- یہ کہ حکومت یہ طے کرے کہ قادیانی غیر مسلم اقلیت ہیں۔
حکومت یہ نہیں کرتی جواب دیتی کہ ہمارا اس مسئلے سے کوئی تعلق نہیں ہے یہ ہمارا کام نہیں ہے تو پھر ہم پوچھتے کہ تمہارا اس ملک سے کیا تعلق ہے۔ تمھیں اس ملک پر حکومت کرنے کا کوئی حق حاصل نہیں ہے۔

2- اگر حکومت یہ سمجھتی ہے کہ وہ عوام کے ووٹوں سے بنی ہے اس لیے انھیں کوئی نہیں ہٹا سکتا تو یہ بھی غلط ہے اس لیے کہ عوام نے دو ماہ مسلسل ہڑتال کر کے اپنے ضمیر کا فیصلہ دے دیا ہے۔

دیکھو! امریکہ کا صدر نکلسن چار برس کے لیے عوام کے ووٹوں سے منتخب ہوا ایک جھوٹ بولا پوری قوم نے اس کو لات مار کر نکال دیا جبکہ ہمارا وزیر اعظم ایک نہیں ڈھائی سال میں ڈھائی ہزار جھوٹ بول چکا ہے لیکن اس میں اتنی غیرت نہیں کہ وہ خود مستعفی ہو جائے۔

واٹر گیٹ سکینڈل ایک پولیٹیکل پارٹی کے دفتر میں نقب لگا کر راز معلوم کیے گئے تھے تو یہ نتیجہ پوری امریکی قوم نے دیکھا لیکن یہاں تو ہر راہنما اور سیاسی جماعت کے راز معلوم کیے جاتے ہیں۔ جگہ جگہ راز معلوم کرنے کے لیے ٹیلیفون پر ٹیپ لگے ہوئے ہیں۔ سیاسی راہنماؤں کے خفیہ حالات معلوم کرنے کے لیے انٹیلی جنس پوری کی پوری لگی ہوئی ہے۔ اتنے بڑے جرم پر بھی ملک کا وزیر اعظم مستعفی نہیں ہوتا۔ جبکہ امریکی صدر نے ایک جھوٹ بول کر کہا کہ میرے ابھی ڈھائی سال باقی ہیں لیکن قوم نے کہا تمھارے ڈھائی گھنٹے بھی باقی نہیں ہیں۔ اس ملک کا وزیر اعظم بھٹو قوم کو دھوکا دینے کے لیے کہتا ہے کہ

بھارت کی فوجیں پاکستان کی سرحد پر جمع ہو گئی ہیں۔ یہ جھوٹ بولا گیا کہاں ہیں وہ فوجیں دکھاؤ ہمیں؟

میں نے اسمبلی کے اندر پوچھا لیکن کوئی جواب نہیں دیا۔

اگر واقعی افغانستان کی فوجیں اور ہندوستان کی فوجیں پاکستانی سرحدوں پر جمع ہو رہی ہیں تو میں پوچھتا ہوں کہ وزیراعظم لاڑکانہ کیا لینے چلے گئے؟ کیوں گئے؟ وہاں کوئی چھاؤنی ہے؟ وہاں آرمی انسپکشن کے لیے گئے تھے؟

لاڑکانہ تو سندھ کے اندر ہے اور انڈیا کے بارڈر سے ساڑھے تین سو میل دور ہے۔ ان کے لاڑکانہ جانے کے تیسرے روز میں نے اخبار میں پڑھا کہ "آج وزیراعظم نے لاڑکانہ شہر کا دورہ کیا اور دورہ کرتے کرتے بھینس کالونی کا معائنہ کرنے چلے گئے۔" بڑی عجیب بات ہے کہ سرحدوں پر فوجیں جمع ہو رہی ہیں اور وزیراعظم لاڑکانہ کا دورہ کر رہے ہیں۔

دراصل حقیقت یہ ہے کہ قادیانیت کے مسئلے سے بچنے کے لیے یہ جھوٹ بولا جا رہا ہے کہ سرحد پر فوجیں جمع ہو گئیں تا کہ لوگ سوچیں اور خاموش ہو جائیں کہ اب تو ہندوستان حملہ کر رہا ہے اس لیے بہتر ہے کہ مسئلے کو ٹھنڈا کر دو۔

لیکن قوم بڑی سمجھدار اور عقلمند ہے وہ وزیراعظم کے جھانسے میں نہیں آئی۔

ان کا جھوٹ کامیاب نہیں ہوا۔ بھٹو صاحب کی تدبیر کارگر ثابت نہیں ہو سکی۔

بھٹو صاحب! اب وہ وقت آ گیا ہے جب یہ جھوٹ اور فریب قوم کے ساتھ نہیں چلے گا۔

افسوس ہے کہ صبح سے شام تک جھوٹ بولنے والے ملک پر حکومت کر رہے ہیں اور نہیں معلوم کہ جب تک ان کی حکومت ہے کتنے جھوٹ بولتے رہیں

گے اور قوم کو بے وقوف بناتے رہیں گے۔

وہ کبھی کہتے ہیں کہ ہم وطن کی حفاظت کے لیے ہزار برس تک لڑیں گے، کبھی کہتے ہیں دریاؤں میں خون بہا دیں گے اور کبھی کہتے ہیں لال قلعے پر جھنڈا لہرا دیں گے۔

ہزار برس تک کی جنگیں دریاؤں میں خون بہانا اور لال قلعے پر جھنڈا لہرانے کی وہ ساری کی ساری باتیں کہاں گئیں۔ اگر ان کے بقول دشمن کی فوجیں سرحد پر آ گئی ہیں تو یہ ہزار برس تک لڑنے والے اسلام آباد چھوڑ کر لاڑکانہ کیوں چلے گئے ہیں؟ وہ لوگ جو قدم قدم پر جھوٹ کا سہارا لیں وہ ہزار برس تو کیا ہزار سیکنڈ بھی نہیں لڑ سکتے۔

بات یہاں سے چلی تھی کہ وہ حکومت جو خود کو مسلمان کہتی ہے اور اس کا دعویٰ ہے کہ حکومت کا سرکاری مذہب اسلام ہے اس حکومت کا صدر اور وزیر اعظم یہ حلف اٹھاتا ہے کہ

''میں حلفاً کہتا ہوں کہ میں مسلمان ہوں میں خدا کی واحدانیت پر یقین رکھتا ہوں۔ قرآن مجید اللہ کی آخری کتاب ہے اور یہ کہ رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اللہ کے آخری پیغمبر ہیں جن کے بعد کوئی نبی نہیں ہو سکتا۔''

پاکستان کے دستور میں یہ وزیر اعظم اور صدر کا حلف ہے۔ بھٹو صاحب نے بھی اس حلف کو اٹھایا ہے اب میں بھٹو صاحب سے پوچھتا ہوں کہ ایک طرف تم کہتے ہو کہ میں حکومت کا وفادار ہوں جس میں حکومت کا سرکاری مذہب اسلام ہے اور یہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم آخری نبی ہیں۔ ان کے بعد کوئی نبی نہیں ہو سکتا تو پھر خود سوچیے؟ کہ آپ کا اور آپ کی حکومت کا فرض کیا ہے؟

آپ کو کیا کرنا ہے؟

آپ کا فرض ہے کہ اگر کوئی آپ کے ہوتے ہوئے اسلامی ملک میں مسلمان حکومت کی موجودگی میں نبوت کا دعویٰ کرتا ہے۔ اگر تو وہ پاگل ہے تو فوراً اسے پاگل خانے بھیج دیجیے اور اگر عقلمند ہے تو پھر اس کا ایک ہی علاج ہے وہ یہ کہ چونکہ وہ جان بوجھ کر ایسا کر رہا ہے لہٰذا وہ غدار ہے وہ مجرم ہے اور اس کی سزا قتل ہے۔

حکومت کو چاہیے کہ وہ اپنے حلف کی حفاظت کرتے ہوئے اسے سزا دے اگر وہ ایسا نہیں کر سکتی تو حکومت کو چاہیے کہ وہ اپنے حلف کو ختم کر دے۔ ورنہ اس حلف کی حفاظت کے لیے میدان میں آ جائے۔ آپ جانتے ہیں کہ پاکستان کے قانون کے مطابق اگر کوئی آدمی تخریبی سرگرمیوں میں ملوث پایا جائے۔ بغاوت کا ارتکاب کرے یا غداری کا مرتکب ہو تو اس کی سزا موت ہے۔

بھٹو صاحب اگر کوئی آدمی وہاڑی میں کھڑا ہو کر یہ کہے کہ بھٹو صاحب کے ہوتے ہوئے میں بھی وزیر اعظم ہوں تو بتاؤ کیا حکومت حرکت میں نہیں آئے گی۔ ضرور آئے گی حکومت کی سی آئی ڈی اور یہ چالیس چالیس پچاس پچاس روپے کے نوکر! یہ سکیورٹی فورس! ان کی بندوقیں اور ان کے ڈنڈے سب حرکت میں آ جائیں گے۔ اور کہا جائے گا کہ پکڑو اس لیے کہ اس آدمی نے حکومت کی موجودگی میں اپنی حکومت کا اعلان کر دیا ہے۔ یہ مجرم ہے یہ غدار ہے اس لیے کہ بھٹو صاحب کی صورت میں ملک کا آئینی، دستوری قانونی اور عوامی وزیر اعظم موجود ہے۔ لہٰذا اس کی موجودگی میں کوئی دوسرا شخص وزیر اعظم ہونے کا دعویٰ نہیں کر سکتا۔

تو بتاؤ! محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آئینی، دستوری، الٰہی اور قرآنی ختم نبوت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہوتے ہوئے کوئی شخص یہ دعویٰ کیسے کرسکتا ہے کہ میں نبی ہوں اور ایسے میں اگر کوئی بد بخت یہ دعویٰ نبوت کرتا ہے تو حکومت کا قانون کیوں حرکت میں نہیں آتا؟

میں (شاہ احمد نورانی) پوچھتا ہوں؟

کہ اگر بھٹو کی حکومت پر زد پڑتی ہے تو ڈے پی آر حرکت میں آتا ہے اور جب چھوٹ بھیتے وزیر اعلیٰ پر زد پڑتی ہے تو پبلک سیفٹی آرڈیننس حرکت میں آجاتا ہے۔ بڑی حیرت انگیز بات ہے کہ اگر حکومت اور اس کے اقتدار کو کوئی چیلنج کرتا ہے تو قانون حرکت میں آجاتا ہے لیکن جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ختم نبوت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خلاف مرزائی بغاوت کرتا ہے غداری کرتا ہے تو حکومت کا قانون کیوں حرکت میں نہیں آتا؟

لوگ احتجاج کریں تو حکومت کہتی ہے ہم کیا کریں؟

کوئی قانون نہیں ہے؟

قانون بنائیں تو کیسا قانون بنائیں اور کیونکر بنائیں؟

ہمارے سامنے مثال موجود ہے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زندگی کے آخری ایام میں مسیلمہ نے نبوت کا اعلان کر دیا مسیلمہ کا نام حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کذاب رکھ دیا تھا۔

معلوم یہ ہوا کہ ہر وہ شخص جو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد نبوت کا اعلان کرے گا وہ کذاب ہوگا۔

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وصال کے بعد مسیلمہ کے فدائی اس

کے پاس جمع ہو گئے۔ وہ لوگوں سے کہتا تھا کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نبوت برحق ہے میں اور محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نبوت میں برابر کے ساجھی دار ہیں پاٹنر ہیں۔

مسیلمہ کذاب کے حامیوں کی مسجدوں میں پانچوں وقت نمازیں پڑھی جاتی تھیں۔ موذن پہلے **اشھدا ان محمد رسول اللّٰہ** بلند آواز سے پڑھتا تھا اور اس کے بعد مسیلمہ کذاب کا نام لیا جاتا تھا۔ اسی دوران ایک عرب عورت اسود عنسی نے بھی نبوت کا دعویٰ کر رکھا تھا تو مسیلمہ کذاب نے اس عورت سے کہا!

میں نبی ہوں اور تم نبیہ ہو۔

آؤ کسی وقت دونوں کی ملاقات ہو جائے۔

وحی کا تبادلہ بھی ہو جائے گا اور دیکھیں گے کہ کس کی وحی زیادہ شاندار ہے۔

چنانچہ دونوں ایک ہی خیمے میں اکٹھے ہوئے اور وہاں سے جب نکلے تو دونوں نے اعلان کیا کہ نبی نے نبیہ سے نکاح کر لیا ہے اور اس خوشی میں پانچ وقت کی بجائے اب صرف تین وقت کی نمازیں رہ گئی ہیں یعنی نبی اور نبیہ نے نکاح کی خوشی میں دو وقت کی نمازیں معاف کر دی ہیں۔

یہ سب کچھ بعد میں ہوا پہلے تو پانچ وقت کی نمازیں اور اذانیں تھیں جن میں باقاعدہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نام لیا جاتا تھا۔

تاریخ کے وہ لمحات کیسے تھے جب مسیلمہ کذاب بڑے زور و شور سے نبوت کے دعویٰ کا پرچار کر رہا تھا اسی وقت مسلمانوں کی خلافت و امامت کا تاج حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے سر پر رکھا گیا۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ

وسلم کے وصال کے بعد ایک جانب عراق عجم کی سرحد پر ایران کی فوجیں جمع ہو چکی تھیں جن کی تعداد ایک لاکھ کے قریب تھی اور دوسری جانب عین اسی وقت شام کے محاذ پر رومن ایمپائر کی فوجوں کا لشکر ڈیڑھ لاکھ کی تعداد میں شام کے محاذ پر اسلامی حکومت پر حملہ کرنے کے لیے تیار کھڑا تھا۔ ایران اور روم کی حکومتوں نے سوچا کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے انتقال کے بعد یہ بہترین موقعہ ہے کہ مسلمانوں کو کچل دو ان کو روند ڈالو۔

دونوں محاذوں پر فوجیں جمع ہو گئیں۔ اسی دوران ملک کے اندر منکرین ختم نبوت اور منکرین زکوۃ کا فتنہ بھی اُٹھ کھڑا ہوا تھا۔

اس نازک صورتحال کے پیش نظر مسلمانوں کے خلیفہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یہ نہیں فرمایا کہ بارڈر پر فوجیں جمع ہو گئی ہیں میں کیا کروں؟

میں کیا کر سکتا ہوں؟

سرحدوں کی حالت بڑی خوفناک ہے۔

شام اور عراق کے محاذ پر دشمن کی فوج موجود ہے۔

ان کا مقابلہ کرنا ہے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کوئی دلیل نہیں دی بلکہ حکم دیا کہ

اے خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ آؤ

حرکت میں آؤ

تم اللہ کی تلوار ہو

تم سیف اللہ ہو اور آج وقت ہے کہ دشمن کو صفحہ ہستی سے مٹا دو۔

لشکر اسلام کی بھرتی کا اعلان ہوا 16000 سولہ ہزار ختم نبوت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے شیدائیوں نے نام لکھوائے جن میں ایک ہزار سے زائد حافظ قرآن تھے۔ حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی تلوار حرکت میں آ رہی تھی۔

خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ اسلامی سپاہ کی قیادت کرتے ہوئے جب یمامہ کی سرزمین پر پہنچے تو ایک صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اپنا سفیر بنا کر بھیجا اور کہا کہ جاؤ جا کر مسیلمہ کذاب کو سمجھاؤ۔

اسے تین دن کی مہلت ہے اگر توبہ کر لے تو ٹھیک ورنہ وہ مرتد ہے اسلام کی تلوار کا مقابلہ کرنے کے لیے تیار ہو جائے؟

اسے کہو کہ تین دن کی مہلت میں توبہ کر کے مشرف بہ اسلام ہو جائے۔ نبوت کے دعویٰ سے دست بردار ہو کر تائب ہو جائے اور کملی والے آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا غلام بن کر رہے۔ ورنہ لشکر اسلام کے مقابلہ کے لیے تیار ہو جاؤ؟

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صحابی پہنچے اور کہا کہ

میں خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بھیجا ہوا سفیر ہوں۔

میں پیغام لایا ہوں کہ تمھارے لیے تین دن کی مہلت ہے تم نبوت کا دعویٰ کر کے مرتد ہو چکے ہو۔

توبہ کر کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی غلامی اختیار کر لو ورنہ مقابلے کے لیے تیار ہو جاؤ بتاؤ کیا کہتے ہو؟

مسیلمہ کذاب آگ بگولا ہو گیا اور کہنے لگا تم بڑے گستاخ ہو میں تم کو

آگ میں جلا دوں گا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صحابی نے یہ سن کر جواب دیا پروانے کا کام ہی جلنا ہے۔ ہم شمع محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر جلنے کے لیے تیار ہیں۔

مسیلمہ کذاب نے اپنے ساتھیوں کو حکم دیا کہ اس کو پکڑ کر زندہ آگ میں ڈال دو۔ آگ جلائی گئی اور صحابی رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو آگ میں ڈال دیا گیا۔

جب صحابی رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جل رہے تھے تو مسیلمہ کذاب بڑی حیرت سے اپنے ساتھیوں سے کہنے لگا۔

میں نے اپنی زندگی میں کوئی ایسا شخص نہیں دیکھا جو جل رہا ہو اور اُف تک نہ کرے۔ کہنے لگا کیسے لوگ ہیں اپنی جان کی ذرا پرواہ نہیں کرتے۔

جب آگ سے صحابی کا جسم جل گیا چربی پگھل رہی تھی زندگی کے آخری لمحات تھے تو مسیلمہ نے کہا۔

بتاؤ کوئی آرزو ہے؟

صحابی نے جواب دیا۔

اور تو کچھ نہیں صرف یہ آرزو ہے کہ جب میرا جسم جل جائے تو یہ خاک مدینہ منورہ کی طرف اُڑ جائے تا کہ دو جہاں کے تاجدار کائنات کے سردار عرشیوں کے آقا فرشیوں کے مختار حضور پرُنور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو معلوم ہو جائے کہ ختم نبوت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مقام کے تحفظ کی خاطر شمع محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پروانے اس طرح قربان ہوتے ہیں۔

میرے عزیز! خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی قیادت میں جانے

والے لشکر نے مخالف ہواؤں کو نہیں دیکھا بلکہ باطل کی پرواہ کیے بغیر مسیلمہ کذاب کے فدائیوں کے پچاس ہزار کی تعداد میں لشکر پر ہلہ بول دیا۔ پوری جرأت سے حملہ کر دیا تین دن نہیں گزرے تھے کہ نبوت کا جھوٹا دعویدار مسیلمہ کذاب خاک وخون میں لت گیا۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے پروانوں کا کلیجہ ٹھنڈا ہو گیا یہ کیا چیز تھی کہ صحابہ نے ختم نبوت کے دشمنوں کا صفحہ ہستی سے خاتمہ کر کے دم لیا۔

اے مسلمانو! جس طرح صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین نے خلیفہ اوّل حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حکم پر لبیک کہا آج تم بھی لبیک کہو اور جس طرح صحابہ نے خدا و رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے دشمنوں کو مٹا دیا اس طرح آج تم بھی میدان میں آؤ اور قادیانی دھرم کے نام لیواؤں کو مٹا دو۔ یہ خدا کے باغی اور رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے دشمن ہیں۔

اگر آپ اجازت دیں تو میں تمہاری طرف سے اور اپنی طرف سے حکومت کو کہتا ہوں ویسے تو میں نے اسمبلی کے اندر بھی کہا تھا اور مختلف مقامات پر کہتا آیا ہوں اب آپ کے ساتھ مل کر دوبارہ کہہ رہا ہوں تا کہ بات پکی ہو جائے۔ اگر آپ میں سے کسی کو اتفاق نہیں تو کہہ دیجیے؟ ہم تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے عاشقوں میں اپنا نام لکھوانا چاہتے ہیں۔ ہماری خواہش ہے کہ ہم تحفظ مقام مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر قربان ہو جائیں۔ میں سب کی طرف سے کہہ رہا ہوں کہ

اے حاکمانِ وقت! اگر تم نے مرزائیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار نہیں دیا تو ہم فدایان ختم نبوت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اس منزل سے گزر گئے ہیں کہ تمہاری

لاٹھیاں اور گولیاں ہمارا راستہ روک سکیں۔

بھٹو صاحب! کان کھول کر سن لو!

اگر میری بات آپ نہیں سن رہے تو بھٹو کے کارندے سن لیں یہ سکیورٹی فورس، یہ پولیس۔

یہ ایس ڈی ایم

یہ ڈی ایم

یہ ڈی سی اور ڈبلیو سی

ہم ان کی ذرہ برابر پرواہ نہیں کرتے۔ یہ چار چار ٹکے کے ملازم امام مسجد اور خطیب مسجد کو آ کر حکم دیتے ہیں کہ مسجد کے اندر جلسہ مت رکھو۔ مسجد کے اندر لاؤڈ سپیکر استعمال نہ کرو یہ کہتے ہیں کہ

مسجد کے اندر جلسہ نہیں کرنے دیں گے۔

میں پوچھتا ہوں کہ یہ مسجد کس کی ہے؟

ڈی سی صاحب نے بنوائی ہے؟

ڈی سی صاحب کے ابا جان نے مسجد بنوائی ہے؟

یا ڈی سی صاحب کے بابا جان نے مسجد بنوائی ہے؟

آج پوری گورنمنٹ بکواس کرتی ہے کہ مسجدوں میں جلسے نہیں کرنے دیں گے۔

لیکن ہم پوچھتے ہیں ''اوتسی مسجد دے مامے لگدے او''

یہ مسجد تو خدا کی ہے۔

مگر آج یہ پولیس والے مسجدوں میں جوتوں سمیت گھس آتے ہیں۔

مسجدیں خدا کا گھر ہیں۔ مگر انھیں کوئی نہیں روکتا۔

وہ مسجدوں کی توہین کرتے ہیں۔

لاؤڈ سپیکر اٹھا کر لے جاتے ہیں۔

علماء کو جیلوں میں بند کرتے ہیں۔

اذیتیں دے رہے ہیں۔

نوجوانوں کو گرفتار کر رہے ہیں۔

ہمارے نوجوان اور علماء قابل مبارکباد ہیں جو جیلوں میں جا رہے ہیں اور واپس آ رہے ہیں۔

وہاڑی میں جمعیت علمائے پاکستان کے راہنما سید شبیر احمد ہاشمی اور دیگر علماء جو یہاں بیٹھے ہیں۔ جیلوں میں جا چکے ہیں اور واپس بھی آ چکے ہیں۔ اب پھر جیلوں میں جانے کے لیے تیار بیٹھے ہیں۔

پرائم منسٹر یاد رکھیں ان کے نمائندے نوٹ کر لیں اور اچھی طرح سے لکھ لیں کہ آج جس طرح علماء اور طلباء کو گرفتار کرنے کے بعد ان فدائیوں کو اذیتیں پہنچا رہے ہو کل تمہاری باری بھی آئے گی تم بھی زیر عتاب آ سکتے ہو۔ جمعیت علمائے پاکستان کے نائب صدر سید محمود شاہ گجراتی کو میانوالی جیل میں تین دن تک پانی نہیں دیا کنجاہ جیل میں ختم نبوت کے 35 علماء مجاہدین تحریک میں حصہ لینے کے جرم میں قید کیے گئے انھیں کئی دن پینے کا پانی تو کجا وضو کے لیے پانی نہیں دیا گیا۔

آج حکومت یہ سمجھتی ہے کہ علماء کو جیلوں میں بند کر کے اذیتیں دیں گے تو یہ معافیاں مانگ کر واپس چلے آئیں گے۔

لیکن میں بتا دوں یہ جیل کی اذیتیں یہ کالی کوٹھڑیاں یہ بھوک، یہ پیاس تحریک ختم نبوت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فدائیوں کے موقف کو کمزور نہیں کر سکے گی۔ تم اگر چاہو اور تمہارا بس چلے تو ہمیں پھانسی کی طاقوں پر چڑھا دو ہمیں جلتے ہوئے آگ کے شعلوں میں پھینک دو تم جو بھی کر سکتے ہو کر لو ہمارا تو بس ایک ہی نعرہ ہے

ساڈی جند ساڈی جان ساوے روضے توں قربان

لیکن اس کے ساتھ ہی ڈی سی اور ایس پی سن لیں وہ وقت ضرور آئے گا۔

جب علماء اس ملک میں اقتدار میں آئیں گے جب یہ وڈیرے یہ جاگیردار پناہ تلاش کریں گے۔ ہم ختم نبوت کے شہداء کا انتقام لیں گے ہم ختم نبوت کے پروانوں کا بدلہ لے کر رہیں گے۔ اس وقت ایسے بے دین اور بدبخت ڈی سی سرعام پھانسی پر لٹکائے جائیں گے۔

یاد رکھو! ختم نبوت کے جانثاروں کو بچانے کے لیے اللہ و رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم موجود ہیں لیکن جب ڈی سی کو پکڑ کر اس کی ناک سڑکوں پر رگڑی جائے گی تو ڈی سی کو بچانے کے لیے بھٹو نہیں ہوگا! نہیں ہوگا! نہیں ہوگا!

اے حاکمو! سن لو اور نوشتہ دیوار پڑھ لو یہ اقتدار جس پر تمھیں ناز ہے یہ آنی جانی چیز ہے مسجدوں پر تمہارا حکم نہیں چلے گا صرف اللہ کا حکم چلے گا۔

”وان المساجد للہ“

ترجمہ: مسجدیں اللہ کی ہیں۔

مسجدوں پر بھٹو صاحب کا حکم نہیں چل سکتا۔ ان کے کسی ڈی سی کا حکم نہیں چل سکتا۔ ان کی کوئی وقعت نہیں ہے یہ تو اللہ کا گھر ہے۔

یہاں خطبہ دینے لاؤڈ سپیکر استعمال کرنے حق بات کہنے اور کملی والے آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فضائل بیان کرنے کا حق ہر عالم دین کو ہے اس سے کوئی نہیں روک سکتا۔

لاہور میں اور دیگر کئی مقامات پر پریس اور سکیورٹی فورس کے چوروں اور ڈاکوؤں نے مسجدوں کا تقدس مجروح کیا مداخلت کرنے کی کوشش کی لیکن تحریک کے کارکنوں نے ان سرکاری چوروں کا ڈٹ کر مقابلہ کیا جب مزاحمت ہوئی تو بھاگ گئے۔

مسلمانو! میں تمھیں کہتا ہوں تم مسجدوں کے تقدس اور ان کی حرمت کو برقرار رکھو۔

مسجدوں میں کسی ڈی سی کا حکم مت چلنے دو۔

اگر آج تم نے مسجد میں مداخلت برداشت کر لی تو پھر یہ مداخلت ہمیشہ ہوتی رہے گی تم کو مسجد کا دفاع کرنا ہے ورنہ اسلام کا اللہ حافظ ہوگا۔

سنو! سراج الامہ حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ تعالیٰ علیہ کے زمانے میں خلیفہ عباسی (غالباً منصور) نے اپنی بیوی کو طلاق دے دی عباسی خلیفہ نے اپنی بیوی کو طلاق معلق دی اور کہا اگر غروب آفتاب سے پہلے اگر تم میری حدود سلطنت سے نکل گئی تو طلاق نہیں ہوگی ورنہ طلاق ہو جائے گی۔

اب سوال پیدا ہو گیا کہ وہ حدود سلطنت سے کیسے نکلے خلیفہ عباسی کی سلطنت ایک طرف بغداد سے کابل تک پھیلی ہوئی ہے۔

دوسری طرف بغداد سے لے کر سنٹرل ایشیا (Central Asia) تک پھیلی ہوئی ہے یعنی بخارا وثمر قند تک پھیلی ہوئی ہے۔

تیسری طرف بغداد سے لے کر میڈیٹرین سی (Meditarian Sea) تک پھیلی ہوئی ہے۔

چوتھی طرف بغداد سے لے کر صحرائے افریقہ یعنی مصر اور لیبیا تک عباسی خلیفہ کی حکومت تھی۔

اب عباسی خلیفہ کی سلطنت سے نکلنے کے لیے جیٹ پلین (Jet Plane) چاہیے تھا۔ مگر آج سے تیرہ 1300 سو برس پہلے (Jet Plane) نہیں تھا۔ جیٹ سروس کا کوئی تصور نہیں تھا ایک گھنٹہ کے اندر ایک ہزار میل کراس (Cross) کر جائے اس وقت تو ریل بھی نہیں تھی تب تو اونٹ اور گھوڑوں کی سواریاں تھیں۔ وہ سلطنت سے کیسے نکلتیں اس مسئلے کا اس کے علاوہ بظاہر تو کوئی جواب نہیں تھا۔ علاوہ ازیں اس کے کہ طلاق ہو گئی اس لیے کہ آپ غروب آفتاب سے پہلے بادشاہ عباسی کی حدود سلطنت سے باہر نہیں جا سکتی طلاق تو ہو جائے گی۔

آخر میں خلیفہ کی بیوی امام اعظم سید الائمہ سراج الامت الاحمدیہ سیدی امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں بعد نماز ظہر پہنچی۔ مسجد میں گئیں مسجد کے صحن میں انھیں بٹھایا گیا حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا تشریف رکھیے ہم درس دے رہے ہیں۔ آپ کے مسئلے پر فارغ ہو کر غور ہو گا۔ اطمینان سے جوابدیں گے عصر ہو گئی بیگم صاحبہ نے باندی بھیجی باندی آئی اور کہا حضور بیگم صاحبہ بڑی بے چینی سے انتظار کر رہی ہیں۔ آفتاب غروب ہونے کو ہے جواب دیجیے۔

فرمایا آرام سے بیٹھے اطمینان رکھیے نماز ادا کیجیے مسئلے کا جواب دیتے

ہیں اس دوران سورج ڈوب رہا تھا بیگم صاحبہ خود آ گئیں۔

عرض کیا حضرت آفتاب غروب ہو رہا ہے میرے دل کی دنیا ڈوب رہی ہے۔ جواب دیجئے فرمایا آرام سے بیٹھئے سورج غروب ہونے دیں جب آفتاب غروب ہو گیا تو امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا طلاق نہیں ہوئی خلیفہ کی بیوی نے پوچھا میں خلیفہ کی حدود سلطنت میں بیٹھی ہوئی تھی باہر نہیں گئی امام اعظم ابوحنیفہ رحمہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا۔

آپ خلیفہ کی حدود سلطنت سے باہر اللہ کے گھر میں موجود تھیں لہٰذا طلاق نہیں ہوئی۔

مسلمانو! یہ مسجدیں اللہ کے گھر ہیں یہاں کسی کا حکم نہیں چلتا بس اللہ کا حکم چلتا ہے۔

معزز سامعین! میں یہ عرض کر رہا تھا کہ آج بھٹو صاحب کہتے ہیں کہ مرزائیوں کو غیر مسلم اقلیت کیسے قرار دوں بیرونی دباؤ بڑھ رہا ہے۔

ایک طرف وہ کہتے ہیں کہ ہم کسی کا دباؤ قبول نہیں کرتے اور دوسری جانب کہتے ہیں کہ دباؤ بڑھ رہا ہے ماشاء اللہ بھٹو صاحب کی نازک کمر پر بیرونی دباؤ بڑھ رہا ہے۔ اس کے تو ٹکڑے ہو جائیں گے۔

آپ تو جانتے ہوں گے کہ ہمارے ملک کا وزیر اعظم کس قسم کا آدمی ہے وہ کس خمیر سے بنا ہوا ہے اور اس کو کیا کیا کمالات حاصل ہیں۔

وہ کبھی تو روٹی کی ڈگڈگی بجاتے ہیں۔

کبھی وہ کپڑے کی ڈگڈگی بجاتے ہیں۔

کبھی وہ مکان کی ڈگڈگی بجاتے ہیں۔

اور کبھی وہ بارہ بارہ کیلے کی ڈگڈگی بجاتے ہیں۔ اب پتہ نہیں وہ کیلے کس کس کے لگ رہے ہیں اور کس کس کو مل رہے ہیں۔ یہ تو آپ لوگ ہی بہتر جانتے ہیں۔

ہم نے بالکل صفائی کے ساتھ حکمرانوں کو کہہ دیا ہے کہ تم جتنا زور بازو آزما سکتے ہو آزماؤ ہم آزمائش کی منزل سے گزر گئے ہیں۔

دیکھو! ہمارے طالب علم نوجوان کیسے عظمت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے تحفظ کے لیے قربانی دے رہے ہیں۔ وہ اپنی زندگیاں ناموس رسالت پر نثار کر رہے ہیں۔ اللہ ان انجمن طلباء اسلام کے مجاہدین کی عمروں میں برکت عطا فرمائے۔

اللہ ان کو فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شجاعت عطاء فرمائے۔ علی المرتضٰی کی بہادری نصیب فرمائے آج ان نوجوان طلباء کا خون رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آواز پر لبیک کہنے کے لیے گرم ہو رہا ہے۔ میں ان نوجوانوں کو مبارکباد دیتا ہوں۔

ارباب اقتدار اگر مرزائیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیتے ہیں تو یہ ان کے لیے بہت بہتر ہے ان کی عزت جان و مال اور ان کی حوریں سب محفوظ ہو جائیں گی۔

ہر چیز محفوظ ہو جائے گی۔

ربوہ بھی محفوظ ہو جائے گا۔

اور یہ یہودی نما قادیانی یہودیوں کی طرح محفوظ ہو جائیں گے۔

بیت المقدس میں وہ مقام جہاں سے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم معراج

پر تشریف لے گئے تھے۔ 67ء میں جب یہودی اس مقام کو تاراج کر رہے تھے تو اس کے ردعمل میں پاکستان میں یہودیوں سے کوئی بدلہ نہیں لیا گیا حالانکہ کراچی کے اندر لارنس روڈ پر بہت بڑی عمارت میں یہودیوں کا معبد خانہ جسے مسجد اسرائیل کہتے ہیں۔ موجود تھا لیکن مسلمانوں نے اس پر تھوکا تک نہیں ہے۔

کیوں؟ اس لیے کہ جب یہودی اپنے آپ کو غیر مسلم اقلیت کی حیثیت میں خود کو ذمی کے طور پر اللہ و رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حفاظت میں دیتے ہیں تو مسلمان حکومت کو چاہیے کہ ان کی حفاظت کرے۔

اگر حکومت نے قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار نہیں دیا تو پھر حالات بہت مختلف ہوں گے پھر اس سرزمین پر بھی خلیفہ اوّل حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی تاریخ دوہرائی جائے گی۔

جس طرح اس وقت اسلامی لشکر نے منکرین ختم نبوت کو نیست و نابود کر دیا تھا۔ اسی طرح ہم بھی اس سرزمین پر مرزائیوں کو نیست و نابود کر ڈالیں گے۔ ہم نے حکومت کو بار بار وارننگ دی لیکن اس کے کان پر جوں تک نہیں رینگی اب یہ تحریک نہیں رکے گی چاہے کتنی ہی قربانی دینی پڑے یہ تحریک اپنے منطقی انجام تک پہنچ کر دم لے گی ہم آرام سے نہیں بیٹھیں گے۔

دم میں جب تک دم ہے ذکر ان کا سناتے جائیں گے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو آخری لمحات میں فرمایا تھا کہ اے ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ تاج و تخت نبوت کی حفاظت کرو۔

مسلمانو! آج یوں سمجھو کہ جیسے میرے مصطفیٰ کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

تم سے یہی کہہ رہے ہیں اگر اللہ نے سمع و بصر کی آنکھیں عطاء فرمائی ہیں تو کمر بستہ ہو جاؤ تاج و تخت ختم نبوت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حفاظت کے لیے جیسے صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین نثار ہو گئے۔ اب تم بھی صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نقشِ قدم پر چلو تا کہ حشر کے میدان میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شفاعت کے امیدوار بن سکو۔

اب وہ وقت جلد آئے گا جب مجلس عمل ختم نبوت اپنے فیصلے کا اعلان کرے گی تو پھر ہم دیکھیں گے کہ

ہماری اپیل پر کون کون میدان عمل میں اترتا ہے۔

پریشان ہونے کی ضرورت نہیں ہے۔ وہاڑی کے مسلمان، صوبہ پنجاب، سرحد، سندھ اور بلوچستان کے مسلمان اگر نہیں آئیں گے تو ہم انشاء اللہ اپنے خون کا آخری قطرہ تک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ختم نبوت کی حفاظت کے لیے قربان کر دیں گے۔

بڑی عجیب بات ہے کہ مسلمان مرزائیوں کا بائیکاٹ کرتے ہیں تو بھٹو صاحب کے پیٹ میں درد اٹھتا ہے وہ اپنے محل میں بیٹھے بیٹھے پریشان ہو جاتے ہیں۔ وہ عوام سے کہتے ہیں میں تو سب کا نمائندہ ہوں میں تو قوم کا خدمت گار ہوں۔ تنخواہ بھی نہیں لیتا ہوں یہ بالکل جھوٹ ہے اس غریب ملک کے امیر وزیراعظم کا سالانہ خرچہ بانوے لاکھ روپے ہے یہ وہ بانوے لاکھ ہیں جو بجٹ میں منظور کرائے گئے میرے پاس آؤ میں ثبوت دیتا ہوں اوپر سرکاری مہر لگی ہوئی ہوگی۔

جب وزیراعظم کا بجٹ اسمبلی میں پیش ہوا ہم بھی وہاں بیٹھے یہ تماشا

دیکھ رہے تھے ہم تو اسمبلی میں ان لوگوں کا تماشہ دیکھنے کے لیے ہی بیٹھتے ہیں اس لیے کہ یہ اسمبلی کے اندر بغیر پیسے کے تماشہ دکھاتے رہتے ہیں اور ان میں سے ایک سے ایک اونچا مداری ہے۔ یہ جو ڈرامے کرتے ہیں انھیں دیکھنا پڑتا ہے پچھلے سال بھٹو صاحب کی تنخواہ 57 لاکھ کم رہ گیا ہے وہ بھی پورا ہو جائے گا۔ یہ غریب ملک کا غریب، عوامی اور سوشلسٹ وزیراعظم ہے بہرحال زیادہ تفصیل میں جانے کا وقت نہیں ہے بات تو یہاں سے چلی تھی کہ بائیکاٹ قادیانیوں کا ہوتا ہے اور درد حکومت کو ہوتا ہے اب معلوم نہیں کہ درد کہاں کہاں اٹھتا ہے دل میں دماغ میں یا پیٹ میں اٹھتا ہے۔ یہ تو بھٹو صاحب جانتے ہیں یا پھر پیرزادہ جانتا ہوگا میں تو صرف یہ پوچھتا ہوں کہ بائیکاٹ قادیانیوں کا ہوتا ہے تو ان کو تکلیف کیوں ہوتی ہے؟

اور پھر کمال یہ ہے کہ حکومت کے اکلوتے مولانا (کوثر نیازی) ریڈیو پر فرماتے ہیں کہ بائیکاٹ رواداری اور اسلام کے خلاف ہے ماشاءاللہ۔

ان سے پوچھو کیا شراب اسلام کے خلاف نہیں ہے کیا رنڈیوں کا ناچ کنجریوں کا ڈانس اور طوائفیں جو روز ریڈیو اور ٹی وی پر نظر آتی ہیں اور جن کا انتظام یہ خود کرواتے ہیں کیا یہ سب کچھ اسلام کے خلاف نہیں ہے؟ یہ جو شہر شہر طوائفوں کے محلے آباد ہیں۔ یہ نائٹ کلب یہ قومی دولت میں خیانت یہ سود کا کاروبار جو حکومت کر رہی ہے یہ جواء اور ریس اسلام کے خلاف نہیں ہے؟

کیا اسلام کے خلاف صرف مرزائیوں کا بائیکاٹ ہے؟

تمھیں کیوں درد اٹھتا ہے کیا یہ تمھارے مامے لگتے ہیں؟

ان سے تمہاری کیا رشتہ داری ہے؟

ہاں! بھٹو صاحب کی رشتہ داری ہوگی اس لیے تو 1970ء کے الیکشن میں ربوے جا کر مرزا ناصر سے 37 لاکھ روپے کی تھیلی وصول کی تھی۔ یہ بھٹو پر الزام اسمبلی کے اندر ان کی موجودگی میں لگایا گیا لیکن بیٹھے ہوئے سنتے رہے کوئی جواب نہیں دیا یہ 37 لاکھ کی پہلی قسط تو الیکشن میں لی ہوگی اس کے بعد پتہ نہیں کتنی قسطیں لے چکے ہوں گے۔ ہمیں کیا پتہ وہ تو مرزائی اور مرزائینیں ہی بتا سکتی ہیں ہمیں تو صرف یہ پتہ ہے کہ بھٹو صاحب نے روپیہ لیا تھا اس لیے تو درد اٹھ رہا ہے۔

وہ اکلوتے مولانا کہتے ہیں بائیکاٹ جائز نہیں ہے تو کیا قتل جائز ہے؟ کیا لوگوں کے حقوق پر ڈاکہ ڈالنا جائز ہے؟

جہاں تک بائیکاٹ کا تعلق ہے وہ تو عین اسلام ہے جائز ہے لہٰذا جاری رہے گا اس لیے کہ یہ قرآن کے حکم کے مطابق ہے میرے آقا حضور پرنور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا رب العالمین جل جلالہ وعم نوالہ قرآن میں ارشاد فرماتا ہے۔

وعلى الثلثة الذين خلفوا ط حتى اذا ضاقت عليهم الارض بما رحبت و ضاقت عليهم انفسهم و ظنوا ان لا ملجا من الله الا اليه ط ثم تاب عليهم ليتوبو ط ان الله هو التواب الرحيم. (سورة التوبه 118)

ترجمہ: اور ان تین پر جو موقوف رکھے گئے تھے۔ یہاں تک کہ جب زمین اتنی وسیع ہو کر ان پر تنگ ہوگی اور وہ اپنی جان سے تنگ آئے اور انھیں یقین ہوا کہ اللہ سے پناہ نہیں مگر اسی کے پاس پھر ان کی توبہ قبول کی کہ تائب رہیں بے شک اللہ ہی توبہ قبول کرنے والا مہربان ہے۔ (از اعلیٰ حضرت رحمہ

اللہ تعالیٰ)

اب یہ جاہل جو ریڈیو پر چلاتے ہیں انھیں اگر اپنی عیاشیوں سے فرصت ملے تو علمائے حق سے راہنمائی حاصل کریں یا کم از کم خود ہی قرآن پڑھ لیا کریں۔

قرآن بتا رہا ہے کہ جب غزوہ تبوک میں جانے سے حضرت کعب بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور دیگر صحابی یہ سوچ کر رہ گئے کہ ابھی یہ کام کر لیں یہ کام نپٹالیں ہمارے پاس تیز رفتار سواری ہے پہنچ جائیں گے لیکن غفلت اور سستی ہو گئی کہ نہیں جا سکے۔ جب حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کچھ روز بعد غزوہ تبوک سے واپس آئے تو یہ صحابی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے اور عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہم سے سستی ہو گئی یہ صحابہ وہ جلیل القدر صحابہ تھے جو جنگ بدر میں شریک تھے فرمایا تمہارا معاملہ اللہ کے سپرد کرتا ہوں لیکن آج کی تاریخ سے تم تینوں کا بائیکاٹ ہوگا آج سے تمھارے ساتھ سلام وکلام بند کاروبار بند یہ بائیکاٹ چالیس دن تک رہا تو تینوں کو بلا کر فرمایا آج سے تمہاری بیویاں بھی تم سے بائیکاٹ کریں گی بیویوں نے اس فیصلہ پر لبیک کہا اور عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آپ کے حکم پر شوہر بھی قربان ہماری جانب سے بھی بائیکاٹ جاری رہے گا۔ پچاس دن اور راتیں گزر گئیں سپیدی سحر صبح نمودار ہوئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف لائے اور فرمایا ''ابشر''

ترجمہ: بشارت ہو۔

آج سے تمہارا بائیکاٹ ختم کیا جاتا ہے۔ یہ بائیکاٹ اتنے زبردست پیمانے پر تھا حضرت کعب بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں ہم مسجد میں

جاتے تو کوئی مسلمان ہم سے بات نہ کرتا تھا۔ میں ایک دن اپنے بھائی کے باغ میں گیا بھائی کے پاس جا کر السلام علیکم کہا تو اس نے منہ دوسری جانب پھیر لیا۔ دوسری طرف ہو کر سلام کیا تو منہ پھر پھیر لیا۔ تیسری اور چوتھی جانب سے بھی سلام کیا تو کوئی جواب نہ ملا میں نے اپنے بھائی سے کہا کیا میں مسلمان نہیں ہوں تو انھوں نے جواب دیا۔

''اللہ و رسولہ اعلم''

ترجمہ: اللہ جانے یا اس کا رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔

آپ نے جانا کہ کیسا بائیکاٹ تھا یہ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صحابہ کا بائیکاٹ تھا صرف اس جرم پر کہ جہاد میں شرکت سے غفلت ہو گئی سستی ہو گئی تھی۔

مرزائیوں کا کیوں بائیکاٹ نہیں ہو سکتا یہ تو بنیادی طور پر جہاد کے فلسفہ سے انکار کرتے ہیں ان کا بائیکاٹ تو بدرجہ اولیٰ ہونا چاہیے۔ مرزائیوں کا صرف ایک جرم نہیں یہ تو ختم نبوت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بھی انکار کرتے ہیں اور کھلم کھلا انکار کرتے ہیں۔

میں تو کہتا ہوں ان میں غیرت ہی نہیں جو یہ کہتے ہیں کہ ان کا بائیکاٹ نہ کرو بتاؤ! اگر کوئی آدمی بازار میں کسی چلتے پھرتے آدمی کو کہے کہ تو کنجری کی اولاد ہے تو بتاؤ کہ اس کی غیرت گوارہ کرے گی کہ وہ اس سے بات بھی کرنا گوارہ کرے۔

قادیانی دھرم کا بانی مرزا غلام احمد قادیانی اپنی کتاب میں لکھتا ہے کہ جو مجھ کو نبی نہ مانے وہ کنجریوں کی اولاد ہے جو مسلمان عورتیں مجھے نبی نہ مانیں وہ

کتیوں کی اولاد ہیں جو مرد مجھے نبی نہیں مانتے وہ جنگلوں کے سور ہیں۔

دیکھو! یہ مرزا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے غلاموں کو باندھیوں کو مصطفیٰ کریم کے شیدائیوں کو یہ کہتا ہے اس کے بعد بھی اگر کسی مسلمان کی غیرت گوارہ کر سکتی ہے کہ وہ ان سے لین دین کرے تو پھر کرتا رہے لیکن اسلام اس کی اجازت نہیں دیتا۔

اللہ سے دعا ہے کہ ہم سب کو سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی غیرت عطاء فرمائے حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ مسجد نبوی میں بیٹھے ہوئے تھے۔ ان کے بیٹے عبدالرحمٰن ان سے ہم کلام تھے حضرت عبدالرحمان بن ابی بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے باپ سے کہا بدر کے میدان میں میں جب ابوجہل کی جانب سے اسلامی فوج کے خلاف لڑ رہا تھا کہا کہ لڑتے لڑتے ابا جان میں نے دیکھا کہ آپ میری تلوار کی زد میں آ گئے ہیں تو میں نے اپنی تلوار کا رخ موڑ لیا اور فوراً پلٹ گیا حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ یہ سن رہے تھے سننے کے بعد فرمایا بیٹے یہ تو تیرا معاملہ ہے اس دوران اگر تم میری تلوار کی زد میں آ جاتے تو میں رب محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی قسم تمہاری گردن اڑا دیتا اس لیے کہ جو مصطفیٰ کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نہیں ہے وہ میرا نہیں ہے جو مدنی سرکار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نہیں وہ میرا نہیں ہے۔

سنو! حضرت ام حبیبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس ان کے والد ابوسفیان ملنے کے لیے آئے اور بستر پر بیٹھنے لگے تو حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا ابا جان اگرچہ آپ میرے ابا جان ہیں لیکن آپ اس بستر پر نہیں بیٹھ سکتے کیونکہ اس بستر پر کون ومکان کے تاجدار کائنات کے سردار عرشیوں کے آقا فرشیوں کے

داتا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بیٹھتے ہیں۔

یہ مسلمانوں کی ماں کی غیرت تھی ام المؤمنین حضرت ام حبیبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی غیرت تھی اے اللہ! آج عورتوں اور مردوں کو یہ غیرت عطا فرما دے۔ نوجوانوں اور بوڑھوں کو یہ غیرت عطاء فرما دے۔

یہ واقعات اس لیے بیان کیے جا رہے ہیں تاکہ مسلمانوں کو غیرت دلائی جائے اور وہ ناموس رسالت پر کٹ مریں مرزائیوں سے کوئی رشتہ داری نہیں اگر پہلے کوئی تھی تو وہ اب ختم ہوگئی ہے کیونکہ سب سے اعلیٰ اگر کوئی رشتہ ہے جس پر خون کے رشتے بھی قربان کیے جا سکتے ہیں تو وہ رشتہ غلامی محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا رشتہ ہے۔

بڑی عجیب بات ہے کہ مرزائی کراچی میں، لاہور میں، پشاور میں، کوئٹہ اور اسلام آباد بلکہ پاکستان کے ہر شہر میں رہتے ہیں۔ لیکن پاکستان کے مسلمان ربوے میں نہیں رہ سکتے اگر مرزائیوں کو یہ حق حاصل ہے کہ وہ پورے ملک کے جس حصہ میں چاہیں رہ سکتے ہیں تو سوال یہ ہے کہ پھر مسلمان ربوے میں کیوں نہیں رہ سکتے؟

آپ میری بات سمجھے یا نہیں آپ غور کریں کہ ربوے میں مسلمانوں کو رہنے کا حق کیوں حاصل نہیں ہے؟

ہم مطالبہ کرتے ہیں کہ مسلمانوں کو یہ حق دیا جائے یہ حق مسلمانوں کو مل کر رہے گا ہوسکتا ہے مجلس عمل کسی وقت اس فیصلے کا اعلان کر دے اور ربوے کو کھلا شہر قرار دے دیا جائے اگر حکومت ایسا نہیں کرے گی تو ظاہر ہے ہمیں ہی کرنا پڑے گا۔ ہم اور آپ مل کر ربوے کو کھلا شہر قرار دیں گے۔

ختم نبوت کے شیدائیوں مصطفےٰ کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے غلاموں کے قافلے جائیں گے اور ربوے میں داخل ہوتے ہوئے یہ نعرے بلند کریں گے۔

خاتم الانبیاء مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مصطفیصلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اور یوں ربوے کو کھلا شہر قرار دے دیا جائے گا ہم حکومت کو وارننگ دیتے ہیں کہ وہ فوج میں سول سروس اور دیگر کلیدی اسامیوں پر سے قادیانی افسروں کو فوراً نکال دے مرزا غلام احمد قادیانی جہاد کو حرام قرار دیتا ہے تو بتاؤ! جو جہاد پر یقین نہیں رکھتے ان کا فوج سے کیا تعلق ہے ان کو نکالو یہ جاسوس ہیں جو کلیدی عہدوں پر بیٹھے ہوئے ہیں۔

ہم جب یہ مطالبہ کرتے ہیں تو مسٹر بھٹو یہ کہتے ہیں کہ کوئی قانون نہیں ان کو کیسے نکالوں؟ کیونکر نکالوں؟ مسٹر بھٹو بہانے تلاش کر رہے ہیں لیکن اگر وہ نکالنا چاہیں تو دومنٹ میں نکال سکتے ہیں۔

آپ کو یاد ہوگا کہ جب بھٹو صاحب 20 دسمبر 1971ء کو برسراقتدار آئے تھے برسراقتدار آنے کے تین گھنٹے بعد انھوں نے تقریر کی تھی جن کو یاد ہے وہ جانتے ہیں کہ انھوں نے کیا کہا تھا ہوسکتا ہے بعض لوگوں کو یاد نہ رہا ہو کیونکہ بھٹو صاحب نے تقریریں اتنی فرمائی ہیں کہ کوئی کس کس کو یاد رکھے ان کا بغیر فرمائش کے پروگرام چلتا ہے ایک ہوتا ہے فرمائشی پروگرام اور ایک بغیر فرمائش کے ہوتا ہے تو ماشاء اللہ بھٹو صاحب تو بغیر فرمائش کے بھی تقریر کرتے چلے جاتے ہیں۔

لیکن پہلی تقریر کو تو آپ نے یاد رکھا ہوگا اس میں بھٹو صاحب نے فرمایا تھا کہ میری کوئی کسی سے رشتہ داری نہیں ہے نہ کوئی میرا بھائی ہے یاد کرو اس تقریر میں بھٹو صاحب نے فرمایا تھا کہ فلاں جنرل کو نکال دو فلاں لیفٹیننٹ

جنرل کو نکال دو فلاں بریگیڈیئر کو نکال دو برطرف کر دو بھٹو صاحب نے اس وقت 17 جنرل تین گھنٹے کے اندر اندر برطرف کیے تھے اور پھر چار مہینے کے اندر سول سروس کے 21 سو ملازمین نکال دیے تھے۔

بھٹو صاحب! اپنی کرسی کی حفاظت کے لیے تو فلاں کو نکال دو فلاں کو نکال دو کی گردان پڑھی جا سکتی ہے تو بتاؤ! مرزائیوں کو کیوں نہیں نکال سکتے لیکن

تو اگر نہ چاہے تو بہانے ہزار ہیں

بھٹو صاحب! قادیانیوں سے اب اپنی پرانی محبت چھوڑیے آیئے اب مسلمانوں کا ساتھ دیجیے۔

مسلمانو! اگر بھٹو صاحب نے قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار نہیں دیا تو پھر تم بھٹو کو کیا سمجھو گے؟ یہی ناں کہ یہ بھی ان کے ساتھی ہیں۔

بھٹو صاحب سن لو اگر آپ نے مسلمانوں کا ساتھ نہ دیا تو تمہارا بھی وہی حشر ہو گا جو حشر مرزائیوں کا ہو گا۔

دعا ہے کہ اللہ تبارک و تعالیٰ ہم سب کو عقیدۂ ختم نبوت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حفاظت کی توفیق عطاء فرمائے اور اس ملک میں اس عظیم جدوجہد کو کامیابی سے ہمکنار فرمائے۔

و آخر دعوانا ان الحمد للّٰہ رب العلمین

فضائے بدر پیدا کر......

اعوذ باللّٰہ من الشیطن الرجیم

بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ. اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ نَحْمَدُہٗ وَنَسْتَعِیْنُہٗ وَنَسْتَغْفِرُہٗ وَنُؤْمِنُ بِہٖ وَنَتَوَکَّلُ عَلَیْہِ وَنَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَیِّاٰتِ اَعْمَالِنَا مَنْ یَّھْدِہِ اللّٰہُ فَلَا مُضِلَّ لَہٗ وَمَنْ یُّضْلِلْہُ فَلَا ھَادِیَ لَہٗ وَنَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ ط وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ ط وَنَشْھَدُ اَنَّ سَیِّدَنَا وَنَبِیَّنَا وَحَبِیْبَنَا وَمَوْلٰنَا مُحَمَّدًا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ. اَلَّذِیْ اُرْسِلَ اِلَی الْخَلْقِ کَافَّۃً بَشِیْرًا وَّ نَذِیْرًا وَّ دَاعِیًا اِلَی اللّٰہِ بِاِذْنِہٖ وَسِرَاجًا مُّنِیْرًا وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِیْنَ بِاَنَّ لَھُمْ مِنَ اللّٰہِ فَضْلًا کَرِیْمًا ھُوَ الْحَبِیْبُ الَّذِیْ تُرْجٰی شَفَاعَتُہٗ لِکُلِّ ھَوْلٍ مِّنَ الْاَھْوَالِ مُقْتَحِمٍ.

یَارَبِّ یَا رَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا عَلٰی حَبِیْبِکَ خَیْرِ الْخَلْقِ کُلِّھِمْ قَالَ اللّٰہُ عَزَّ وَجَلَّ فِیْ شَانِ حَبِیْبِہٖ اِنَّ اللّٰہَ وَمَلٰئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًاo اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی

حَبِیْبِکَ سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وآلہٖ وَسَلَّمَ صَاحِبِ الْوَجْہِ الْاَنْوَرِ.

قرآن مجید میں اللہ تبارک و تعالیٰ نے جہاں حضور پرُنور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی امت پر بے شمار احسانات کا ذکر فرمایا اور جس انداز سے حضور پرُنور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی اس امت مرحومہ کو ''خیر امت'' یعنی بہترین امت کے لقب سے سرفراز فرمایا، وہاں اسی کے ساتھ ساتھ رمضان المبارک جیسا مہینہ بھی عطا فرمایا۔ اس سے پہلے کسی امت کو یہ مہینہ عطا نہیں ہوا تھا۔ اللہ رب العالمین نے اس مہینہ کو نزول قرآن کا مہینہ قرار دیا ہے۔ اسی ماہ میں روزوں کی فرضیت کا حکم فرمایا اور یہ ارشاد فرمایا۔

یایھا الذین امنوا کتب علیکم الصیامo

(اے ایمان والو تم پر روزے فرض کیے گئے)

اور فرمایا۔ شھر رمضان الذی انزل فیه القرآن (رمضان کا مہینہ جس میں قرآن اترا) اور اسی کے ساتھ ساتھ ایک اور بزرگی بیان ہو رہی ہے کہ اس ماہ میں شب قدر بھی ہے، جس میں قرآن مجید کو اتارا گیا۔ انا انزلناہ فی لیلة القدر اور شب قدر ہزار راتوں سے بہتر ہے۔ شب قدر کی فضیلت بیان ہو رہی ہے۔

اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب کی امت کو وہ مہینہ عطا فرمایا جو روزوں کا مہینہ ہے، نزول قرآن اور شب قدر کا مہینہ ہے جس میں ہزار راتوں کی عبادت سے زیادہ ثواب ہوتا ہے۔ جہاں اس امت پر اس ماہ مبارک میں اتنے احسانات ہیں وہیں اسلام اور کفر کا سب سے بڑا اور فیصلہ کن معرکہ ''غزوۂ بدر'' بھی اسی ماہ

مبارک میں ہوا۔ اگرچہ اس زمانہ میں روزے فرض نہیں ہوئے تھے جیسا کہ روایت میں آتا ہے لیکن بہرحال رمضان کا مقدس مہینہ تھا اور صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھی، حضور پرُنور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے محبّ اور جان نثار صحابہ کرام علیہم الرضوان، جو مکہ مکرمہ سے ہجرت کر کے مدینہ منورہ تشریف لے آئے تھے اور انصار صحابہ کرام، یہ تمام کے تمام صحابہ اسلام کے اس ابتدائی زمانے میں کہ جب ان کے پاس کھانے پینے کے سامان کی بڑی قلت تھی، مسلمان تہی دست تھے، مسلمانوں کی مفلسی کا عالم یہ تھا کہ 80 فیصد مسلمان ایسے تھے جن کو دو وقت کا کھانا بھی میسر نہیں تھا اور وہ غریب مسلمان جن کے پاس ہتھیاروں کا ذخیرہ نہیں تھا۔ تلواریں نہیں تھیں، نیزے بھی نہیں تھے، اور اس زمانے کے روائتی ہتھیار بھی نہیں تھے، ہتھیار نہ ہونے کے باوجود، فقر و فاقہ ہونے کے باوجود (فقر و فاقہ کا اندازہ آپ اس سے لگائیے کہ بہت سے صحابہ رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کا یہ بیان ہے کہ جنگ بدر میں جب ہم نے شرکت کی تو کھجوروں کی گھٹلیاں چبا چبا کر چوس چوس کر گزارہ کرتے تھے) اور غربت کے باوجود سبحان اللہ! مسلمان حضور پرُنور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دامن سے وابستہ تھے اور ان کی سب سے بڑی مسرت یہی تھی کہ دین و دنیا کی سب سے بڑی نعمت، ذات پاک محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان کے درمیان موجود ہیں۔ وہ اپنی غربت کی کوئی پرواہ نہیں کرتے تھے، وہ فاقہ مستی میں بھی ایمان کی نعمت و دولت سے سرفراز تھے اور اس میں مگن تھے کہ ہمیں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت کا، محبت کا، زیارت کا شرف حاصل ہے۔ ایمان ان کے در سے مل رہا ہے، اس سے بڑھ کر اور نعمت کیا ہوگی وہ دنیا کی کسی نعمت،

کھانے پینے کے سامان یا دنیا کی کسی تعیش کی پرواہ نہیں کرتے تھے۔

غزوۂ بدر تاریخ اسلام کی پہلی عظیم اور فیصلہ کن جنگ ہے۔ اسی جنگ میں مسلمانوں کے حق میں فیصلہ ہو گیا، اگر جنگ میں فیصلہ مسلمانوں کے حق میں نہ ہوتا تو مسلمان ہمیشہ کے لیے ختم ہو جاتے۔ اس لیے کہ مکہ معظّمہ سے جو مسلمان ہجرت کر کے آ گئے تھے (حضور پرُنور کے ساتھ یا حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی تشریف آوری سے پہلے) یا جو چند گھرانے مدینہ شریف کے، مسلمان ہوئے تھے بس یہی تھوڑے سے مسلمان تھے۔ مکہ معظّمہ سے آنے کے بعد مدینہ منورہ میں ایک سال ابھی پورا نہیں کر پائے تھے، ابھی منظّم نہیں ہوئے تھے، مکمل طور پر ان کی جڑیں مدینہ منورہ میں مضبوط نہیں ہوئی تھیں۔ غربت کا عالم تھا، کاروبار سارے ختم ہو گئے تھے، مکہ معظّمہ میں بڑے بڑے کاروبار تھے وہ بھی ختم ہو گئے تھے۔ ظاہر بڑا برا حال تھا۔ تو ایسے میں حضور پرُنور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے حکم پر ان میں سے 313 آدمیوں کا نکلنا یہ ایثار اور قربانی کی، اسلام کے لیے خون کی قربانی کی اس سے بڑھ کر اور مثال نہیں ہو سکتی۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے مسجد نبوی میں جب یہ فرمایا کہ ابوجہل، عتبہ اور شیبہ، مکہ کے بڑے بڑے سردار و زمیندار، بڑے بڑے قبائلی سردار ان سب نے جمع ہو کر یہ فیصلہ کیا ہے کہ مدینہ منورہ میں بھی مسلمانوں کو پنپنے نہیں دیں گے کیونکہ ان کا خیال ہے کہ ہجرت کر کے مسلمان مدینہ منورہ میں آ گئے ہیں اگر تھوڑا عرصہ یہ مدینہ شریف میں رہ گئے اور اسی طرح اسلام مدینہ منورہ میں پھیلتا رہا اور اسلامی حکومت اور ریاست مدینہ منورہ میں اگر قائم ہو گئی تو ایک دن مکہ معظّمہ بھی فتح ہو جائے گا تو مسلمانوں کے جڑ پکڑنے سے پہلے ان کو ختم کر دو، ان کا صفایا کر دو تو

ارشاد فرمایا کہ بدر کے مقام پر وہ جمع ہوں گے (بدر ایک مقام ہے، وادی بدر کے چاروں طرف پہاڑیاں ہیں مکہ معظّمہ سے جب مدینہ منورہ کو جاتے ہیں تو درمیان میں آتا ہے مدینہ منورہ سے تقریباً 120 کلومیٹر کے فاصلہ پر ہے) ملک شام اور مدینہ منورہ کے درمیان چلنے والے قافلوں کا گزر بدر سے ہوتا تھا بڑا اہم مقام تھا، تو فرمایا وہ وہاں آنے والے ہیں اور لڑیں گے۔ اب تم بتاؤ کہ کیا کریں۔ صحابہ رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین میں سے کسی نے بھی یہ نہیں کہا کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ابھی تو ایک سال بھی پورا نہیں ہوا، ہجرت بھی ختم نہیں ہوئی، بہت سے لوگوں کا کاروبار بھی ابھی جما نہیں ہے، بیروزگاری ہے، جنگ کے اخراجات کے لیے پیسہ نہیں ہے، تلواریں نہیں ہیں، نیزے نہیں ہیں، بھالے بھی نہیں ہیں، روائتی ہتھیار بھی نہیں ہیں، جب کہ خبر یہ ہے کہ کفار کا ایک ہزار کا ہتھیار بند لشکر آ رہا ہے تو کافروں سے مقابلہ کرنا بڑا مشکل ہے اور کسی صحابی نے یہ بھی نہیں کہا کہ یہ تو بڑا مشکل ہو جائے گا کہ مکہ سے ہم تو آ گئے ہیں لیکن ہمارے بہن اور بھائی تو سب مکہ والے ہیں۔ ادھر ہمارے بھائی بھی ہوں گے ہمارے چچا بھی ہوں گے، ادھر ہمارے اعزہ و اقارب بھی ہوں گے تو ہم اپنے اعزہ و اقارب سے کیسے لڑیں گے؟ ان پر تلوار کیسے اُٹھے گی؟

جب حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا بولو کیا مشورہ ہے؟ قربان جایئے ان صحابہ پر کہ انھوں نے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حکم فرمایئے ہم آپ کے دائیں، آپ کے بائیں، آپ کے آگے، آپ کے پیچھے اپنی جانوں کا نذرانہ پیش کرتے ہوئے چلے جائیں گے۔ آپ حکم فرمائیں گے ہم سمندر میں کود جائیں گے، آپ حکم فرمائیں گے ہم اپنے بیوی اور بچوں کو

قربان کر دیں گے۔

رشتہ داری، قرابت داری و خون کا رشتہ آڑے نہیں آیا۔ ظاہر ہے مکہ میں سب کے رشتہ دار تھے بلکہ خود حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے رشتہ دار تھے اور ابوبکر صدیق، عمر فاروق، عثمان غنی رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین ہوں یا حضرت علی رضی اللہ عنہ ہوں سب کے رشتہ دار وہاں موجود تھے جو مسلمان تھے وہ مدینہ شریف آ گئے تھے لیکن رشتہ داری پر ان کے خون نے جوش نہیں مارا۔

حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا تیاری کرو، اب اللہ رب العالمین ارشاد فرماتا ہے۔

ولقد نصرکم اللّٰہ ببدر و انتم اذلۃ.

(اور بے شک اللہ نے بدر میں تمہاری مدد کی جب تم بالکل بے سروسامان تھے)

لیکن جان قربان کرنے کا جذبہ تھا، کہ جب بھی اللہ کے محبوب حکم کریں جان قربان کر دیں گے، دین کو بچائیں گے، حضور پرنور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے صحابہ میں جان قربان کرنے کا کیا جذبہ تھا اس کی ایک مختصر سی روایت ملاحظہ فرمائیے۔

حضور پرنور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی خدمت میں ایک صحابیہ تشریف لائیں اور فرمایا میرے بیٹے کی شادی طے ہو چکی ہے، اجازت ہو تو شادی کر دوں، حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا ہاں کر دو اجازت ہے، تو عرض کی، حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم خطرات بڑھ رہے ہیں سنا ہے مدینہ منورہ پر کافر حملہ کرنے والے ہیں، فرمایا تم شادی کر دو، ان کا اکلوتا بیٹا (حنظلہ رضی اللہ تعالیٰ

عنہ) تھا۔ نوجوان صحابی کی شادی ہو گئی، ظاہر ہے نوجوانوں کے لیے انسانی زندگی میں انتہائی اہم اور پُرمسرت موقع شادی کا ہوتا ہے۔

حضرت حنظلہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شادی ہو گئی، پہلی رات تھی، گھر میں تھے آرام کر رہے تھے، کہ کمرے میں مدینہ کی گلیوں سے آواز آئی، کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو شہید کر دیا گیا، شہید کر دیا گیا، اب یہ جو آواز آئی ابھی اپنے کمرے میں ہیں مکان میں اپنی بیوی کے پاس ہیں آپ فوراً باہر آئے کہ کیسی آواز آئی، یہ کیسی خبر آئی، جلدی سے نیچے اتر کر آئے اور لوگوں سے معلوم کیا اور اسی حال میں اُحد پہاڑ کی طرف روانہ ہو گئے۔ جذبہ دیکھئے آپ جب وہاں پہنچے رات کا وقت تھا معرکہ کارزار گرم تھا مکہ کے کافروں نے میدان احد میں مسلمانوں پر شب خون مارا ہوا تھا۔ یہ نوجوان صحابی حضرت حنظلہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنی بیوی کی، ماں کی، گھر کی، شب زفاف کی، شب عروسی کی پرواہ کیے بغیر میدانِ کارزار میں کود پڑے، آنے کے ساتھ ہی لڑائی شروع کر دی۔ بعض صحابہ کرام نے دیکھا کہ ایک نوجوان اچانک میدان میں داخل ہوا اور ایک دم لڑائی شروع کر دی، صحابہ کرام پہچان گئے۔ صبح ہوئی لڑائی ختم ہوئی دشمن بھی بھاگ گئے اور مسلمان لاشوں کو شمار کرنے لگے، اللہ کے محبوب صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم تشریف لائے تو صحابہ نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم رات اندھیرے میں حنظلہ آ گئے تھے۔ مصروف جہاد تھے اب ان کی لاش نہیں مل رہی ہے، اللہ اللہ بخاری شریف میں آتا ہے کہ حضور پُرنور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے آسمان کی طرف دیکھا اور پھر ارشاد فرمایا حنظلہ کو غسل دیا جا رہا ہے۔ آپ کا لقب غسیل الملائکہ ہے۔

حنظلہ وہ صحابی تھے جن کو فرشتے غسل دے رہے تھے، اس لیے کہ گھر سے نکل کر جب وہ میدان جنگ کی طرف آئے تھے تو غسل کیے بغیر چلے آئے تھے، اب شہادت کے مرتبہ پر فائز ہو گئے تو فرشتے غسل دے رہے تھے۔ سبحان اللہ! کیسے بابرکت لوگ ہیں بیوی کی پرواہ نہیں، گھر کی کوئی پرواہ نہیں، شب عروسی کی کوئی پرواہ نہیں، اپنی جوانی کی کوئی پرواہ نہیں، ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اپنی زندگی ہتھیلی پر لیے پھرتے تھے کہ جب موقع ملے، اللہ کے محبوب کا حکم ہو تو جان کا نذرانہ پیش کر دیں، صحابہ کی اس سے بڑھ کر دین کے لیے خدمت اور کیا ہو گی۔ یہی جذبہ تھا نوجوانوں میں یہی جذبہ تھا بوڑھوں میں یہی جذبہ تھا ہر اس شخص میں جس نے اپنے آپ کو دامن مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے وابستہ کر دیا تھا۔

جنگ بدر کی سب سے بڑی خصوصیت یہ ہے کہ یہ کفر اور اسلام کا پہلا معرکہ ہے پہلی جنگ ہے۔ کافر یہ طے کر کے آئے تھے کہ مسلمانوں پر اس طرح حملہ کرنا ہے کہ تہس نہس ہو جائیں، مسلمان مکہ سے نکل کر تو چلے گئے اب اگر مدینے میں یہ پنپ گئے اور چند سال کا عرصہ اگر ان کو مل گیا اور اگر ان کو چیلنج نہیں کیا تو یہ ہم کو چیلنج کریں گے۔ اس لیے ابھی سے ان کا سر کچل دو۔ معاذ اللہ۔

لیکن سبحان اللہ! اللہ کے محبوب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی معیت میں جب صحابہ کرام کا لشکر وہاں پہنچا تو سامنے مکہ کے کافر بدر کے میدان میں جمع تھے۔ ادھر مسلمان تھے، مسلمانوں میں اور مکہ والوں کے لشکر میں ایک دوسرے کے رشتہ دار تھے، خون کا رشتہ تھا، ایک بھائی ادھر تھا، دوسرا بھائی ادھر ہے، ایک ابوجہل کے ساتھ ہے تو ایک حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فدائی ہے، ابوبکر

صدیق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ تھے تو ابوبکر کے بڑے بیٹے عبدالرحمٰن ابوجہل کے ساتھ تھے۔ جنگ بدر کفر اور اسلام کا معرکہ تھا، باپ اگر کافر تھا مقابلہ پر آیا مار دیا کوئی پرواہ نہیں کی، اس لیے کہ خون کے رشتہ کی کوئی حیثیت نہیں۔ اصل رشتہ جس کی اہمیت ہے وہ ہے غلامی مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا۔ اب معلوم یہ ہوا کہ قوم خون سے نہیں بنتی کوئی آدمی یہ کہے ہم مہاجر ایک قوم ہیں ایک نسل ہیں بالکل غلط ہے، اسلام میں اس کا کوئی مرتبہ نہیں، کوئی حیثیت نہیں۔ کوئی آدمی یہ کہے کہ چونکہ ہم پنجابی بولتے ہیں لہٰذا پنجابی ایک قوم ہے اس کا بھی اسلام میں کوئی تصور نہیں ہے۔ سندھی، پٹھان کوئی قوم نہیں ہے، اسلام میں اس کی کوئی اہمیت نہیں۔ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے آخری خطبہ میں ارشاد فرمایا تھا کہ ''آج میں ان تمام جھوٹوں دعووں کو جن کی بنیاد رنگ ونسل اور خون پر رکھی گئی تھی، اپنے پاؤں تلے روندتا ہوں۔'' یہ جاہلیت کی نشانی تھی کہ لوگ اپنے قبیلے پر فخر کرتے تھے، لوگ اپنے مکہ والا ہونے پر فخر کرتے تھے۔ وہ اپنی شرافتِ نسبی پر فخر کر رہے ہیں اور اپنی زبان پر فخر کر رہے ہیں کہ ہم عربی ہیں باقی لوگ عجمی یعنی گونگے ہیں۔

تو کسی کو قوم پر فخر تھا، کسی کو اپنی زبان پر فخر تھا، کسی کو اپنی نسل پر فخر تھا اور مسلمانوں کو غلامی مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے رشتہ پر فخر تھا۔ جو مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ہے وہ ہمارا ہے، جو مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا غلام ہے وہ ہمارا امام ہے، جو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دامن سے وابستہ ہے ہم اس کے ہیں، سب رشتوں کو توڑ کر رکھ دیا صرف رشتہ غلامی مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم استوار کر دیا۔ ''خاص ہے ترکیب میں قوم رسول ہاشمی'' رسول اللہ صلی

اللہ علیہ وآلہ وسلم کے غلاموں کی امت امتِ واحدہ ہے۔ جو بھی مسلمان حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا غلام ہے وہ امت ہے۔

بدر کے میدان میں جب حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف فرما ہوئے رات ہوئی تو عریش (جھونپڑی) بنا دی گئی اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا آرام کرو، تیاری کرو صبح انشاء اللہ معرکہ ہو گا اور صحابہ کے سامنے ارشاد فرمایا کل یہاں معرکہ گرم ہو گا، دیکھو اس سرزمین پر کفر اور اسلام کا پہلا معرکہ گرم ہو گا، بخاری شریف میں آتا ہے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم صحابہ کے ساتھ تھے اور نقشہ بتا رہے تھے اور بتا رہے ہیں کہ ابوجہل کی لاش یہاں گرے گی، اپنے دست مبارک سے، انگلی مبارک سے اشارہ فرما رہے تھے کہ ابوجہل کی لاش یہاں گرے گی فلاں سردار کی لاش یہاں گرے گی۔

وہ سردار جن کو اپنی سرداری ختم ہوتی ہوئی نظر آ رہی تھی وہ سب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خلاف متحد تھے، اسلام میں سرداری نظام نہیں ہے، اسلام تو دینِ مساوات ہے۔ چنانچہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا وہ مکہ کا بڑا سردار یہاں مارا جائے گا اور فلاں وہ یہاں مارا جائے گا۔

رات ہوئی تو حضور پرنور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عریش میں جو جھونپڑی نما بنائی گئی تھی اس میں قیام فرمایا، ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ رات بھر وہیں دروازے پر بیٹھے رہے۔ فرماتے ہیں کبھی بیٹھ جاتا تھا کبھی کھڑا ہو جاتا تھا، رات بھر میں جاگتا رہا اور اندر سے رونے کی آواز آ رہی تھی بدر کی رات میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رات بھر اللہ کے حضور سربسجود رہے اور دعا فرماتے رہے۔

اللّٰھم ان تھلک ھذہ العصابۃ من اھل الاسلام لا تعبد فی الارض

(اے اللہ اہل اسلام کی یہ جماعت اگر ہلاک ہوگئی تو پھر روئے زمین پر تیری عبادت نہیں کی جائے گی) کہا حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دعا فرماتے تھے اے اللہ فتح و نصرت عطا فرما اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس طرح رو رہے تھے جیسے بچہ بلک کر روتا ہے۔ رات بھر میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سسکیوں کی اور دعاؤں کی آواز سنتا رہا۔

صبح ہوئی تو اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا نماز پڑھو اور نماز پڑھتے ہی حکم فرمایا صف بستہ ہو جاؤ، کفر کے مقابلے پر سیسہ پلائی ہوئی دیوار بن جاؤ۔ میدانِ جنگ میں صحابہ کود پڑے جب میدان میں صحابہ کود پڑے تو ایک صحابی نے کہا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بڑا عجیب وغریب منظر میں دیکھ رہا ہوں، میں دشمن کو مارنے کے لیے آگے بڑھا میرے تلوار مارنے سے پہلے اس کا سر کٹ گیا، عرض کیا یہ کیسے ہوا تو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جبرئیل کی قیادت میں تین ہزار فرشتے اتر رہے ہیں۔ یہ معرکہ بدر ہے، مسلمان اللہ کے دین کی سربلندی کے لیے میدان میں اترے تو فرشتے بھی اتر آئے ہیں۔

(تم بہت تھوڑے تھے اور کافر تم کو بڑا حقیر اور ذلیل سمجھتے تھے تم کو فتح عطا فرمائی)

313 کو 1000 کے مقابلے پر فتح ہوگئی۔

اذ تقول للمؤمنين الن يكفيكم ان يمدكم ربكم بثلثة الف من الملئكة منزلين.

(جب اے محبوب تم مسلمانوں سے فرماتے تھے کیا تمھیں یہ کافی نہیں کہ تمہارا رب تمہاری مدد کرے تین ہزار فرشتہ

اتار کر) (سورۃ ال عمران آیت نمبر 124)

اس زمانے کے مسلمانوں نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے یہ نہیں کہا کہ لڑنا بھڑنا ہمارا کام نہیں، حکومت چلانا، حکومت لینا، کافروں کو مارنا یہ ہم سے نہیں ہوتا، بس دعا کریں گے اور یہ ختم ہو جائیں گے۔

لیکن نہیں! کافروں کے خلاف دعا بھی کرو کافروں کے ختم کرنے کے لیے ختم شریف بھی پڑھو، لیکن ساتھ ساتھ میدان جہاد کی عملی زندگی میں بھی قدم رکھو، ہاتھ میں تلوار بھی اٹھاؤ، ہر برائی کے خلاف مسلمان کو سینہ سپر ہونا چاہیے۔ ڈرنا نہیں چاہیے، مسلمان تو صرف اللہ سے ڈرتا ہے جو سال دو سال کے لیے حکمران بن کر آ جاتے ہیں ان سے ڈرنے کی کیا ضرورت ہے، یہ تو خود اپنے اقتدار بچانے کے لیے اس کے غم میں گھلے رہتے ہیں۔

اللہ رب العالمین نے بڑی عظیم الشان فتح عطا فرمائی۔ ابوبکر صدیق اور صحابہ علیہم الرضوان جنگ بدر کے کیسے کیسے حیرت انگیز واقعات بیان کرتے ہیں۔ آج بھی بدر کے میدان میں رات کے وقت وہ قبرستان جہاں جنگ بدر کے شہداء دفن ہیں اہل مدینہ میں سے کسی سے آپ پوچھ لیں کتابوں میں لکھا ہوا ہے اور اہل مدینہ اس کی تصدیق کرتے ہیں آج بھی رات کے وقت بدر کے اس میدان میں جہاں شہداء کا قبرستان بنا ہے، رات کا وقت ہوتا ہے اور جب نصف شب گزر رتی ہے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ طبل جنگ بج رہا ہے اور دیکھنے والی آنکھیں کہتی ہیں آج بھی شہداء بدر، اسلام کے پہلے شہداء جنھوں نے اسلام کے لیے اپنی جانوں کا نذرانہ پیش کیا ان کی قبروں پر رحمتوں کا نزول ہوتا ہے، رحمت کی بارشیں ہوتی ہیں، یہ وہ بدر کے مجاہدین تھے جنھوں نے اپنی زندگیاں

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اشارے پر اسلام کی سربلندی کے لیے قربان کر دیں۔

واقعہ بدر سے یہ بھی ظاہر ہوا کہ کافر اور مسلم دو قومیں ہیں، تیسری کوئی قوم نہیں قرآن نے یہی فرمایا ہے۔ هو الذی خلقکم فمنکم کافر و منکم مؤمن.

(وہی اللہ ہے جس نے تمھیں پیدا کیا تو تم میں کوئی کافر اور کوئی مسلمان

اب تم میں دو گروہ ہیں، ایک تو کافروں کا ہے اور دوسرا ایمان والوں کا ہے یعنی ایمان والے ایک قوم ہے اور کافر ایک قوم ہے، اللہ نے فیصلہ کن معرکہ میں مسلمانوں کو فتح ونصرت عطا فرمائی۔ آج اسلام کو خطرات درپیش ہیں کفر اور اسلام کا معرکہ کشمیر میں بھی ہے، کفر اور اسلام کا معرکہ چیچنیا میں بھی ہے، کفر اور اسلام کا معرکہ فلسطین میں بھی ہے اور مسلمانوں کو اپنا دفاع کرنا چاہیے۔ موجودہ صدی اسلام کے لیے بڑی صبر آزما صدی ہے۔ لیکن مایوس ہونے کی بات نہیں ہے۔ اسی جذبہ کے ساتھ، مسلمان قوم کے تصور پر جدوجہد کرنے کا وقت ہے۔

اے اللہ! ہمیں بھی اس ملک میں اور دنیا کے ہر حصے میں صحابہ کے صدقے میں وہی جرأت و ہمت عطا فرما کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دین کو ہم چلا سکیں۔ دین کو غالب کر سکیں۔ آمین بجاہ سید المرسلین۔

مقام تقریر: (17 رمضان المبارک 1996ء "یومِ بدر" کے موقع پر
کچھی میمن مسجد صدر کراچی)

❁ ❁ ❁

عظمت سیّدنا امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ

اعوذ باللّٰہ من الشیطن الرجیم

بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ. اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ نَحْمَدُہٗ وَنَسْتَعِیْنُہٗ وَنَسْتَغْفِرُہٗ وَنُؤْمِنُ بِہٖ وَنَتَوَکَّلُ عَلَیْہِ وَنَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَیِّاٰتِ اَعْمَالِنَا مَنْ یَّھْدِہِ اللّٰہُ فَلاَ مُضِلَّ لَہٗ وَمَنْ یُّضْلِلْہُ فَلاَ ھَادِیَ لَہٗ وَنَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ ط وَحْدَہٗ لاَ شَرِیْکَ لَہٗ ط وَنَشْھَدُ اَنَّ سَیِّدَنَا وَنَبِیَّنَا وَحَبِیْبَنَا وَمَوْلٰنَا مُحَمَّدًا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمْ عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ. اَلَّذِیْ اَرْسَلَ اِلَی الْخَلْقِ کَافَّۃً بَشِیْرًا وَّ نَذِیْرًا وَّ دَاعِیًا اِلَی اللّٰہِ بِاِذْنِہٖ وَسِرَاجًا مُّنِیْرًا وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِیْنَ بِاَنَّ لَھُمْ مِنَ اللّٰہِ فَضْلاً کَرِیْمًا ھُوَ الْحَبِیْبُ الَّذِیْ تُرْجٰی شَفَاعَتُہٗ لِکُلِّ ھَوْلٍ مِّنَ الْاَھْوَالِ مُقْتَحِمٖ.

یَارَبِّ یَا رَبِّ صَلِّ وَسَلِّم دَائِمًا اَبَدًا عَلٰی حَبِیْبِکَ خَیْرِ الْخَلْقِ کُلِّھِمِ قَالَ اللّٰہُ عَزَّ وَجَلَّ فِیْ شَانِ حَبِیْبِہٖ اِنَّ اللّٰہَ وَمَلاَئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًاo اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی

حَبِیْبِکَ سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وآلہٖ وَسَلَّمَ صَاحِبِ الْوَجْہِ الْاَنْوَرِ.

محترم مقتدر علمائے کرام میرے محترم بزرگو! محترم بھائیو عزیز نوجوانو اور پیارے بچو السلام علیکم رحمتہ اللہ برکاتہ مجھے انتہائی خوشی اور مسرت ہے کہ آج جوہر آباد میں آپ کے اس بابرکت اجتماع میں سیدنا امام عالی مقام سید الشہدا امام حسین رضی اللہ عنہ جگر گوشہ فاطمتہ الزہرہ نواسۂ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی یاد میں یہ عظیم الشان اجتماع منعقد ہو رہا ہے میں منتظمین کو معاونین کو سرپرستوں کو مبارکباد پیش کرتا ہوں۔ اللہ تبارک و تعالیٰ آپ کی اور میری ہم سب کی حاضری کو قبول فرمائے اور امام عالی مقام امام حسین شہید کربلا رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حضور جو نذرانہ عقیدت پیش کرنے کے لیے ہم حاضر ہوئے ہیں۔ اللہ تبارک وتعالیٰ اس کو قبول فرمائے شہادت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بہت عرصہ ہو گیا بہت پرانا واقعہ ہے اور اس میں کوئی شک نہیں صدیاں گزر گئی ہیں امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اس واقع کو لیکن آج تک شہادت امام حسین کا یہ واقع تاریخ سے مٹ نہیں سکا اور لوگوں کے دلوں سے بھی نہیں مٹ سکا۔ تاریخ کے صفحات پر بھی موجود ہے اور لوگوں کے دل کی لوح پر بھی لکھا ہوا ہے۔ محفوظ ہے امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضور پرنور سید العالمین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بڑے پیارے نور نظر لخت جگر آپ کی چہیتی بیٹی جنت کی عورتوں کی سردار سیدہ خاتون جنت فاطمتہ الزہرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے صاحبزادے تھے اب ظاہر ہے نسبت بہت بڑی ہے۔ سیدنا علی المرتضیٰ شیر خدا حیدر کرار رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے صاحبزادے تھے۔ سیدنا امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بھائی تھے خاندان نبوت

کا ایک روشن چراغ تھے۔ خاندانِ نبوت کا ایک روشن مینار تھے۔ خاندان نبوت کے مہکتے ہوئے پھول تھے جن کو حضور پرنور سیدالعالمین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ یہ میری خوشبو ہیں امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ جنت کی خوشبو ہیں اور سب سے بڑی بات یہ ہے کہ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ حسن اور حسین جنت کے نوجوانوں کے سردار ہیں۔ ابھی سے آپ امام حسین شہید کربلا رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مرتبہ سے بھی جہاں ایک طرف ہمیں ان کے مرتبے سے واقفیت ہوتی ہے۔ وہاں اس کے ساتھ ساتھ یہ بات بھی معلوم ہوئی کہ بخاری شریف کی جو حدیث ہے۔

(الحَسَنُ و الحسین سیّد شباب اھل الجنۃ)

کہ حسن اور حسین جنت کے نوجوانوں کے سردار ہیں۔

آپ نے اس حدیث پر غور فرمایا ہو گا بخاری شریف کی یہ حدیث ہے اور ساڑھے چودہ سو سال گزرنے کے باوجود کسی نے اس حدیث پر اعتراض نہیں کیا کسی نے یہ نہیں کہا کہ میں نہیں مانتا اپنی جگہ پر صحیح ہے اہل سنت و جماعت کے نزدیک یہ حدیث بلکہ سب کے نزدیک متفق ہے یہ بالکل صحیح حدیث ہے حسن اور حسین جنت کے نوجوانوں کے سردار ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مسجد نبوی میں ساڑھے چودہ سو سال قبل فرما رہے ہیں ایسا معلوم ہوتا ہے جیسے حضور جنت کو دیکھ رہے ہیں اور جنت کے نوجوانوں کو بھی دیکھ رہے ہیں اور ان کے درمیان نوجوانوں کے درمیان دولہا بن کر جب امام حسن اور امام حسین نکل رہے ہیں۔ اس کو بھی دیکھ رہے ہیں۔ کیا علم مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے کہ قیامت کب آئے گی۔ جنت کب سجے گی۔ جنت تو سج چکی ہے جنت تو

بن چکی ہے وہ جنت اس کی وسعتیں اور اس کا ذکر قرآن مجید فرقان حمید میں موجود ہے۔

لیکن حضور پرنور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جنت اور جتنے بھی جنت میں جانے والے لوگ ہیں جنت میں کون جائے گا کون رہے گا کس کا کیا مقام ہو گا کس کا کیا مرتبہ ہو گا مدینہ منورہ میں بیٹھ کر مسجد نبوی میں بیٹھ کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دیکھ رہے ہیں۔ امام حسین شہید تھے اس میں کوئی شک کی گنجائش نہیں ترمذی شریف کی حدیث مبارکہ اور بہت سی احادیث مبارکہ علمائے کرام سے آپ سنتے رہتے ہیں۔ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے آپ کی شہادت کی خبر بھی پہلے سے دے دی تھی جہاں جنت کے نوجوان ہونے کی خبر دی تھی وہاں آپ کے شہید ہونے کی خبر بھی دی تھی۔ بہرحال یہ اپنی جگہ پر مسلم ہے ترمذی شریف کی حدیث ہے اور اس طرح کی مختلف احادیث مبارکہ ہیں میں اس کی تفصیل میں نہیں جاتا لیکن ایک بات ہے کہ میدان کربلا میں شہید ہوئے اس میں کسی قسم کے شک اور شبے کی گنجائش نہیں ہے کہ امام حسین کے ساتھ بہت تھوڑے آدمی تھے اور اس میں بھی کسی قسم کے شک و شبہ کی بات نہیں ہے کہ یزید کی فوج وہاں موجود تھی اور اسی نے وہاں گھیرا ڈالا ہوا تھا اور اس میں بھی کسی قسم کے شک و شبہ کی گنجائش نہیں کہ یزید ایک بادشاہ تھا اور اس بات کا اعتراف سبھی لوگ کرتے ہیں کہ واقعی یزید شرابی تھا۔ واقعی یزید زانی تھا واقعی یزید بدکار تھا واقعی اس نے دو بہنوں کو اکٹھا ایک ساتھ اپنے نکاح میں رکھا ہوا تھا کھلم کھلا حرام جانتے یہ لوگ تمام کتابوں سے یہ بات ثابت ہے کہ اب اس کے بعد اگر نہ مانے تو یہ اس کی اپنی بات ہے ماننے کو تو لوگ خدا کو بھی نہیں مانتے پوری

کائنات میں شواہد دیکھنے کے بعد پھر بھی خدا کو نہیں مانتے۔ ماننے کو تو لوگ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بھی نہیں مانتے قرآن مجید فرقان حمید تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا معجزہ ہے۔ اس کو دیکھ کر بھی نہیں مانتے نہ ماننے کو اگر نہ مانے کوئی تو اب اس کا کیا علاج ہے لیکن دلائل اور شواہد کا جہاں تک تعلق ہے امت مسلمہ ساڑھے چودہ سو سال سے جن مسائل پر اتفاق کرتی آ رہی ہے وہ امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شہادت بھی ہے۔ شہادت ایک مرتبہ ہے اور یہ وہ مرتبہ ہے کہ جس کی آرزو ہر مسلمان کرتا ہے یہ ایک مرتبہ ہے اس کی آرزو اور حسرت ہوتی ہے۔ کاش میں بھی شہید ہو جاؤں کیوں اس کی وجہ کیا ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ اللہ تبارک و تعالیٰ نے قرآن مجید فرقان حمید میں پوری وضاحت سے شہید کے مرتبے کو بیان کیا اور یہ بیان فرمایا کہ جو شخص بھی اللہ کی راہ میں اپنی جان کی قربانی پیش کرتا ہے تم سمجھتے ہو کہ وہ مر گیا اس کی رگیں کٹ گئیں جسم اور جان کا رشتہ ختم ہو گیا لیکن حق بات یہ ہے کہ وہ ہمیشہ کے لیے زندہ ہو گئے تو کیونکہ قرآن نے یہ فرمایا اب مسلمان کی یہ آرزو ہوتی ہے کہ میں شہید ہو جاؤں چنانچہ دیکھیے کیا مرتبہ ہے اب یہ شہید کا مرتبہ ہے۔ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی امت کے لیے مرتبہ شہادت اس کی فضیلت اس کی بلندی بیان کرنے کے بعد اللہ تبارک و تعالیٰ جل جلالہ نے اس مضمون کو اتنا قابل شرف اور قابل عزت بنا دیا ہے کہ ہر مسلمان حضور کا امتی اس کی آرزو کرتا ہے۔ چنانچہ دیکھیے مقام کیا ہے۔ رب العالمین جل جلالہ ارشاد فرماتا ہے۔ ولا تقولوا لمن یقتل فی سبیل اللّٰہ (البقرہ) ولا تقولوا مت کہنا بڑے ادب سے بات کرنا ادب سکھا رہے ہیں رب العالمین یہ ادب سکھایا جا رہا ہے۔ مت کہنا کیا مت کہنا اس

آدمی کے لیے جو اللہ کی راہ میں شہید ہو جائے مت کہنا کیا مت کہنا اللہ کی بارگاہ میں شہید ہونا بہت بڑا مرتبہ ہے۔ اب ایسی زبان مت کھول لینا ذرا زبان کو سنبھال کے رکھنا بے ادبی نہ ہو جائے۔ گستاخی نہ ہو جائے بدتمیزی نہ ہو جائے بے ادبی نہ ہو جائے، اللہ شہید کے مرتبے کو بیان فرماتا ہے کہ جو اللہ کی راہ میں شہید ہو جائے اس کو مردہ مت کہنا مر گیا مر گیا یہ مر گیا تو سب عام آدمیوں کے لیے ہوتا ہے۔ فلاں مر گیا فلاں مر گیا یہ تو عام آدمیوں کے لیے ہوتا ہے۔ شہادت ایک خاص مرتبہ ہے شہادت ایک بہت بڑا عزت کا مقام ہے۔ شہید اس کا قطرۂ خون زمین پر گرتا ہے اور عرش الٰہی سے اس کی نجات اور بخشش کا سامان ہو جاتا ہے۔ قطرہ زمین پر گرا اور قبولیت کے درجہ پر پہنچا اور ابدی حیات اللہ اس کو عطا فرما دیتا ہے۔ یہ مقام ہے اللہ رب العالمین فرماتا ہے۔ خبردار ادب سے رہنا جو اللہ کی راہ میں شہید ہو جائے یہ مت کہنا کہ یہ مر گیا شہید کا بڑا مرتبہ ہے۔ یہ مرا نہیں کیا ہے پھر تو خود ہی جواب دیا۔ اللہ رب العالمین جل جلالہ ارشاد فرماتا ہے اب غور فرمایئے۔ یہ قرآن شریف کی آیت ہے۔ اس پر ایمان لانا اور ترجمہ بالکل واضح ہے کوئی ڈھکا چھپا نہیں ہے بالکل صاف ترجمہ ہے۔ رب العالمین جل جلالہ ارشاد فرماتا ہے (ولا تقولو المن یقتل فی سبیل اللّٰہ اموات بل احیاء ولکن لاتشعرون) البقرہ وہ تو زندہ ہیں مردہ نہیں ہیں یہ مت کہہ دینا کہ مٹی میں مل گئے خاک ہو گئے مارے گئے نہیں شہید زندہ ہے۔ اللہ کی راہ میں خون دینے والا زندہ ہے۔ شہید یہ سمجھ کر جان دیتا ہے کہ جان دی ہوئی اسی کی ہے اور حق تو یہ ہے کہ حق ادا نہ ہوا ایسا آدمی اللہ کی راہ میں شہید ہو تو تم اس کو مردہ کہتے ہو۔ وہ مرتا نہیں وہ زندہ ہے لیکن تم کو اس کی زندگی کا

احساس شعور پتہ نہیں ہے۔ مگر وہ زندہ ہے۔ وہ زندہ ہے کون کہہ رہا ہے وہ زندہ ہے اللہ فرما رہا ہے وہ زندہ ہے میں اگر چہ دیکھ رہا ہوں کہ اس کا خون بہہ گیا جسم اور جان کا رشتہ کٹ گیا لیکن اللہ فرماتا ہے نہیں یہ زندہ ہے یہ میرے لیے مر کر زندہ ہو گیا ہے۔ جو میرے لیے مرتا ہے وہ زندہ ہو جاتا ہے حیات جاودانی مل جاتی ہے یہ مرا ہے میرے لیے اور جو میرے لیے مرتا ہے وہ ہمیشہ کے لیے زندہ ہو جاتا ہے۔ اب اگر یہ شبہ ہے کسی کو کہ بھئی کیسے زندہ ہے۔ کیسے زندہ ہیں اس کا بھی جواب ملا سبحان اللہ رب العالمین جل جلالہ دوسرے مقام پر ارشاد فرماتا ہے (بل احیاء عند ربھم یرزقون) وہ زندہ ہیں اور اللہ تبارک و تعالیٰ کے ہاں ان کو رزق عطا ہو رہا ہے۔ سبحان اللہ شہید کی موت دیکھی آپ نے کہ وہ زندہ ہے اور اس کو رزق بھی مل رہا ہے رزق جو ہے وہ نور ہے مرنے کے بعد جو رزق ملتا ہے وہ نور ہے درجات بلند ہوتے ہیں چنانچہ قرآن مجید فرقان حمید میں اس کی تشریح مزید ہوئی ہے رب العالمین جل جلالہ ارشاد فرماتا ہے کہ (والشھداء عندربھم لَھُمْ اَجْرُھم و نورھم) القرآن) اللہ تبارک و تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے کہ شہید اللہ کے ہاں ہے وہ لَھُمْ اَجْرُھُمْ (الحدید) ان کے لیے اجر ہے اور ان کے لیے نور ہے نور کا طبق ہے نور کی خیرات ہے نور کا تسلسل ہے نور کا نزول ہے۔ شہید کے لیے نور ہے سبحان اللّٰہ ولشھدآء عند ربِھِمْ لَھُمْ اَجْرُھُمْ وَنُوْرُھُمْ ان کا نور ان کا اجر یعنی شہید مرنے کے بعد سراپا نور اللہ شہید نور ہے شہید مرنے کے بعد نور ہے۔ رزق جو دیا جاتا ہے وہ نور ہے شہداء کا جسم جو ہے وہ نور ہے فرشتوں کا جسم جو ہے وہ نور ہے فرشتوں کا جسم بھی اللہ تبارک و تعالیٰ نے نور سے پیدا فرمایا شہید بھی نور ہے۔ نورھم ان کے لیے نور ہے شہادت

کے مرتبے پہ فائز ہونے کے بعد زندگی مل گئی اب ذرا غور کیجیے کہ شہید کا یہ مرتبہ ہے کہ وہ زندہ ہے وہ نور والا ہے اور اس کو رزق دیا جاتا ہے نور کی شکل میں تو پھر ذرا غور فرمایئے جب شہید کا یہ مرتبہ ہے تو جس کے صدقے میں شہید کو شہادت ملی ہے جن کے صدقے میں شہید کو مرتبہ شہادت عطا ہوا ان کا عالم کیا ہو گا۔ ان کا مرتبہ کیا ہوگا ویسے شہید کا درجہ کونسا ہے جیسے درجے ہوتے ہیں اب دیکھو ریل گاڑی میں درجے ہوتے ہیں۔ ڈبے ایک ڈبے پہ لکھا ہوا ہوتا ہے ائرکنڈیشنر ایک ڈبے پر لکھا ہوتا ہے فرسٹ کلاس اور ایک ڈبے پہ لکھا ہوتا ہے۔ سیکنڈ کلاس یا تھرڈ کلاس یا جو بھی درجے ہوں تو ڈبوں کے درجے لکھے ہوئے ہوتے ہیں۔ ہوائی جہاز میں بھی تین درجے ہوتے ہیں ایک درجے کو کہتے ہیں فسٹ کلاس دوسرے کو کہتے ہیں کلب کلاس بزنس کلاس اور ایک کو کہتے ہیں اکانومی کلاس تین درجے جہاز میں بھی ہوتے ہیں بحری جہاز میں بھی تین درجے ہوتے ہیں اور ریل کے اندر بھی عام طور پر تین درجے ہوتے ہیں۔ نمبر 1 نمبر 2 نمبر 3 دیکھنا ہے شہید کونسے درجے پر آتا ہے۔ نمبر ایک ہے نمبر دو ہے نمبر تین ہے نمبر چار ہے تو قرآن مجید فرقان حمید ہی سے درجہ پوچھنا ہوگا۔

کیونکہ درج بندی تو ہر جگہ ہے جنت میں بھی درجہ بندی ہے جنت میں بھی یہ نہیں ہے کہ سب برابر بیٹھے ہوئے ہیں۔ امتی بھی نبی بھی شہید بھی صالحین بھی صدیقین بھی غازی بھی ساتھ ساتھ بیٹھے ہوئے ہیں ساتھ کمرے ہیں۔ بالکل نہیں الگ الگ نیچے اوپر اس سے اوپر اس سے اوپر جنت میں بھی درجے ہیں۔ اور سب سے اونچا مرتبہ جنت میں سب سے اونچا مکان جس کے بعد اور اونچا کوئی مقام نہیں ہے وہ مقام محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہے اور اس کے بعد یہ فردوس ہے چنیں ہے اور چناں ہے وغیرہ وغیرہ مرتبے ہی مرتبے ہیں پھر تو تقسیم ہوگئی جنت کی جنت میں بھی سب برابر نہیں ہوں گے اب دیکھیے رب العالمین اللہ جل جلالہ ارشاد فرماتا ہے (عسیٰ ان یبعثک ربکَ مقامًا محمودًا) القرآن

اللہ تبارک وتعالیٰ آپ کو قیامت کے دن مقام محمود عطا فرمائے گا آپ نے دیکھا یہ مقام محمود کیا ہے۔ مقام محمود وہ درجہ ہے مقام محمود جس کا ذکر قرآن مجید فرقان حمید میں اللہ رب العالمین بڑے شان وشوکت سے فرما رہا ہے۔ کہ اے محبوب مقام محمود آپ کا ہے۔ وہ مقام کہ جس کو دیکھ کر سب تعریف ہی تعریف کریں مقام محمود تو حضور پر نور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس مقام پر فائز ہیں کہ جہاں سب نبیوں کے مقام کی حد ختم ہوگی وہیں سے مقام مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ابتداء ہوگی۔ مقام محمود سید العالمین مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا مقام محمود جنت میں حضور کے اعلیٰ سے اعلیٰ مقام وہاں کی برابری کا کوئی تصور نہیں ہر شخص کو اپنے درجے کے مطابق جگہ ملے گی ہاں یہ ضرور ہوگا کہ ایک دوسرے سے ملاقات ہوتی رہے گی اب جیسے یہاں ایک شہر میں رہتے ہیں شہر میں آپ کے درجے ہیں یا نہیں ہیں برابر ہیں ایک شہر کا وہ حصہ ہے جہاں کوٹھیاں بنی ہوئی ہیں اور ایک شہر کا وہ حصہ ہے جہاں ایک مرلے کے مکان بنے ہوئے ہیں ایک شہر کا وہ حصہ ہے جہاں بیس مرلے کی کوٹھی بنی ہوئی ہے۔

کوٹھی کی درجہ بندی ہے جنت میں بھی یہی درجہ بندی ہے تو جیسے ہی عمل یہاں کیے ویسا وہاں مکان مل جائے گا اگر اچھے عمل کیے ہوئے تو بہت بڑی کوٹھی مل جائے گی جنت میں اور اگر خدانخواستہ خراب عمل کیے ہوئے تو ایک چھوٹا

سا مکان مل جائے گا اور سبحان اللہ اگر اچھے عمل کیے ہوئے تو بیس کنال کی کوٹھی مل جائے گی جنت میں لیکن سب اپنی اپنی جگہ پر ہوں گی اپنے اپنے درجے پر ہوں گی تو انبیاء کا درجہ ہے انبیاء اپنے اپنے درجہ میں ہوں گے انبیاء اس درجہ میں نہیں ہوں گے جو درجہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ہو گا۔ چنانچہ قرآن میں درجہ بندی تھی اللہ رب العالمین نے فرمایا (انعم اللّٰہ علیھم من النبیّن والصدیقین والشھدآءِ والصالحین وحَسُنَ اولٰئک رفیقا) القرآن

جن پر اللہ کا انعام ہوا انبیاء کی مقدس جماعت ہے۔ صدیقین کی جماعت ہے اور شہدا کی اور صالحین کی تو شہید نمبر 3 پر آ گیا تیسرے درجے میں آ گیا تو شہید تیسرے درجے میں ہے زندہ ہے صدیق دوسرے درجے میں ہے تو زندہ ہے اور انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام جس درجے میں ہیں وہ زندہ ہیں اور ان سب کے اوپر محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تو شہید جو ہے وہ تیسرے درجے میں ہے وہ تیسرے درجے میں زندہ ہے مرا نہیں ہے تو صدیق زندہ ہے وہ انبیاء بھی زندہ ہیں جب یہ سب زندہ ہیں تو ذرا سوچو محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا مقام کتنا بلند ہو گا۔

جن کے امتی زندہ ہوں شہید شہادت کا مرتبہ حاصل کر کے امتی شہادت کا مرتبہ حاصل کر کے زندہ جاوید ہو جائے تو پھر نبی کا کیا مقام ہو گا بہت بلند مقام ہے سمجھنے کے لیے بہت کچھ کافی ہے حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ شہید تھے شہید کربلا تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بڑے محبوب نواسے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان سے بڑی محبت فرماتے تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم امام حسین رضی اللہ عنہ ان کے کندھے پر شانہ اقدس پر سوار ہو

کر ایک دن مدینے کے بازار سے گزر رہے تھے۔ جب مدینہ کے بازار میں سے گزر رہے تھے تو حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے کندھے پر سوار تھے اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے آپ کو پکڑ رکھا تھا مسکراتے ہوئے باتیں کرتے ہوئے اللہ کے محبوب صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اور آپ کے نواسے امام حسین رضی اللہ عنہ اتنے میں ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ تشریف لائے سلام کے بعد عرض کیا سبحان اللہ سبحان اللہ یارسول اللہ امام حسین سبحان اللہ کتنی اچھی سواری آپ کو مل گئی تو میرے آقا حضور پرنور سیدالعالمین صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا اے ابوبکر تم نے سچ کہا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرمایا کتنی اچھی سواری آپ کو مل گئی آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے کندھے پر سوار ہیں سبحان اللہ کتنی پیاری سواری آپ کو مل گئی آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا اے ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ تو نے سچ کہا اگر سواری اچھی ہے تو سوار بھی تو اچھا ہے سبحان اللہ وہ امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے جانشین تھے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی ظاہری حیات کے بعد لوگوں کی محبت آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بڑھتی گئی اور محبت بڑھنی چاہیے تھی کہ اہل بیت رسول سے محبت ایمان ہے قرآن مجید فرقان حمید میں اس کا حکم دیا گیا صحابہ کرام سے محبت اہل بیت رسول اللہ سے محبت رب العالمین جل جلالہ ارشاد فرماتا ہے (اے محبوب فرما دیجیے)

(قل لا أَسئَلُکُم علیه اَجرًا اِلَّا المودة فی القربی) القرآن

(اے محبوب فرما دیجیے میں تم سے اپنی تبلیغ پر کوئی اجرت پیسہ نہیں لیتا

مگر قرابت داروں میں محبت)

میں نے جو تم کو ایمان دیا اسلام دیا قرآن دیا رحمان سے ملا دیا تو سب کچھ تمھیں ملا ہے۔ یہ تمام نعمتیں تم کو میرے صدقے میں ملی ہیں نمازیں ملی ہیں روزے ملے ہیں حج ملا ہے میں اس کا کوئی بدلہ تم سے نہیں چاہتا قوم کے لوگوں نے بڑا برا سلوک کیا تھا بدر کے میدان میں بڑا برا سلوک کیا احد کے میدان میں کافروں نے پتھر پھینکے دانت مبارک شہید کیے طائف کی سرزمین پر بھی بڑا برا سلوک کیا میں تم سے کوئی اجر نہیں مانگتا بددعا بھی نہیں دیتا پھر کیا چاہتے ہو فرمایا اے محبوب فرما دیجیے میں اپنی تبلیغ پر تم سے کوئی اجرت نہیں لیتا کوئی معاوضہ نہیں مانگتا لیکن ایک بات یاد رکھنا میں اپنے قرابت داروں کی محبت چاہتا ہوں تم سے معاوضہ کوئی نہیں چاہتا لیکن میرے قرابت داروں سے رشتہ داروں سے صحابہ کرام سے محبت رکھنا ادب کرنا (مثل اھل بیتی کسفینة نوح)

میرے اہل بیت کی مثال ایسی ہے کہ جیسے سفینۂ نوح من رکب نجا جو اس میں سوار ہو گیا بچ گیا طوفان نوح سے جو رہ گیا وہ ڈوب گیا میرے اہل بیت نواسہ رسول اہل بیت رسول اللہ کی صحابہ کرام کی محبت یہ ہر مسلمان کے ایمان کا حصہ ہے ارے مسلمان تو اپنے رسول کی محبت پر جان قربان کر دیتا ہے لو آج بھی آپ نے دیکھا کسی شخص نے کہا کہ جناب قانون گستاخ رسول کا جو قانون ہے اس میں ہم ترمیم کر رہے ہیں۔ اوّل تو اس میں ترمیم کرنے کا تصور کرنا ہی گستاخی ہے لیکن بہرحال اخبارات میں آیا ہے اب یہ قابل دست اندازی پولیس نہیں رہے گا یعنی مطلب یہ ہے کہ اگر کسی نے گستاخی کی ہے تو گستاخی کرنے والا جو ہے اس کو پولیس کچھ نہیں کرے گی گستاخی کی ہے ایک

شخص نے تو بھائی خدا بخش نے جو جماعت اہلسنّت کے صدر ہے یا جمعیت علمائے پاکستان کے خادم تھے انھوں نے کہا جا کے پولیس کو تو پولیس نے کہا اچھا ہم تحقیقات کرنے کے بعد پھر مجسٹریٹ کے سامنے پیش کریں گے پھر مجسٹریٹ کہے گا اب اس کو پکڑ لو تحقیقات کرنے کے بعد پہلے نہیں کہا کہ ہم یہ ترمیم لا رہے ہیں یہ وزیر قانون نے انگلستان میں یورپ میں رہنے والوں کو خوش کرنے کے لیے کہہ دیا مینڈا اینٹل رائٹ کے طور پر اور یہ بتانے کے لیے کہ ہم فینڈا مینٹلسٹ نہیں ہیں ہم بنیاد پرست نہیں ہیں۔ ان کو خوش کرنے کے لیے یہ کہا وزیر قانون بے عقل آدمی ہے بے عقل اس کی مت ماری ہوئی ہے۔ اس کو ایسا کہنے کی ضرورت ہی نہیں تھی اب کہتے ہیں کہ نہیں میں نے نہیں کہا لیکن اگر یہ کہا اس قانون کے ذریعے سے اگر پولیس قابل دست انداز رہتی ہے تو جس نے شان اقدس حضور پرنور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی گستاخی کی یہ تو اس کو تحفظ میں لینے کی بات ہے پولیس اس کو اپنی تحویل میں لے گی اور پھر مجسٹریٹ کے سامنے پیش کرے گی پھر تحقیقات ہوں گی اور پھر جا کر کہیں کیس شروع ہو گا اب جیسا کہ وزیر قانون کہتے ہیں کہ نہیں نہیں وہ میں نے نہیں کہا وہ مکر گئے اس لیے کہ وہ لندن میں تھے اور اب ظاہر ہے جو بات لندن میں کہی جاتی ہے آدمی اس وقت اپنے ہوش میں نہیں ہوتا زیادہ تر یہی ہوتا ہے آپ سمجھ گئے ہوں گے تو لندن میں معاملہ دوسرا ہوتا ہے اور جو بھی لندن جاتے ہیں۔ یہ سب بدمعاش عیاش بدکردار شرابی وزارت خارجہ کے افسران ان میں زیادہ شرابی سفراء اور امراء اور بدمعاش ہوتے ہیں یہ گھٹیا مال قوم ایسے ہی گھٹیا مال کو بیچتی ہے۔ یزیدی گروہ جو بدکاریاں اور شراب پیتے ہیں حرام کاریاں کرتے ہیں دراصل قوم ہی ووٹ دے

کر ان کو اوپر لاتی ہے اور بعد میں یہ بیان دیتی ہے کہ ارے فلاں نے یہ بیان دے دیا۔ جی آپ نے سنا کیا سنا تبصرہ فرمائیں دیکھا آپ نے وزیر قانون نے ایسا بیان دے دیا ہاں بھئی دیا پھر تو اس کا کچھ کرنا چاہیے بھئی کیسے کریں وزیر قانون تم نے بنایا ووٹ دے کر تم نے اس کو بھیجا اب شاہ جی سے شکایت کر رہے ہو دیکھا صاحب کیا بیان دے دیا سبحان اللہ آپ نے غور فرمایا مسلمان کتنا سیدھا ہے بیچارے نے ووٹ دے دیا۔ برادری کے نام پر ووٹ دے دیا چمک دھمک دیکھ کر ووٹ دے دیا کاریں گاڑیاں دیکھ کر ووٹ دے دیا۔ ووٹ دینے کے بعد اب جب وہ وزیر بے تدبیر ہونے کا ثبوت دیتا ہے تو مہنگائی بڑھا دیتا ہے گستاخ رسول بن جاتا ہے حضور کی شان اقدس میں گستاخیاں کرتا ہے بدتمیزی کرتا ہے۔ شرابیں پیتا ہے بدکاریاں کرتا ہے پھر آ کر شاہ جی سے کہتے ہیں شاہ جی دیکھا آپ نے مولانا صاحب دیکھا آپ نے فلاں صاحب دیکھا آپ نے امام صاحب دیکھا آپ نے حاجی صاحب دیکھا آپ نے قادری صاحب دیکھا آپ نے کیا ہوا بھئی ارے بھئی وزیر نے یہ کہہ دیا تو وزیر کو بھیجا کس نے تھا۔ ووٹ کس نے دیا تھا اگر نیک کام کی سفارش کروں لوگوں سے کہوں یہ نیک آدمی ہے اس کو ووٹ دو یہ نیک آدمی ہے اس کی حمایت کرو اللہ تعالیٰ قرآن شریف میں فرماتا ہے نیکی کے کام میں ایک دوسرے سے تعاون کرو۔ قرآن شریف کی آیت (وتعاونوا علی البر والتقوی لا تعاونوا علی الاثم والعدوان) (اور نیکی اور پرہیز گاری پر ایک دوسرے کی مدد کرو اور گناہ اور زیادتی پر باہم مدد نہ دو) جب معلوم ہو کہ یہ شرابی ہے بدمعاش ہے بدکردار ہے تو اس کے ساتھ تعاون مت کرو خواہ بھائی ہو برادری کیوں نہ ہو چچا کیوں نہ ہو شرابی اور

بدکردار اگر ہے تو دین کے معاملے میں اس سے تعاون نہیں کیا جائے گا۔ اگر شرابی اور بدکار سے تعاون ہوسکتا تو امام حسین یزید سے تعاون کرتے۔ تعاون کرتے لیکن اللہ رب العالمین کا حکم امام حسین کے پیش نظر تھا (تعاونوا علی البر والتقوی) نیکی اور پرہیز گاری کے کاموں میں ایک دوسرے کے مددگار بن جاؤ۔ گناہ میں اور ظلم میں ایک دوسرے کا ساتھ مت دو ورنہ اگر کوئی آدمی ظلم کر رہا ہے اور تم بھی اس کے ظلم میں شریک ہو گئے اور جب شریک ہو گئے تو تم گناہ میں بھی اس کے ساتھ شامل ہو گئے اور اگر نیک کام کے لیے سفارش کر دی اللہ تعالیٰ فرماتا کوئی آدمی اگر اچھے کسی نیک کام کی سفارش کرتا ہے اور وہ نیک کام ہو جاتا ہے یا وہ نیک آدمی صحیح جگہ پر آ جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس نیک آدمی کے ہاتھ بٹانے والے کو بھی اسی طرح اجر عطا فرمائے گا اور اگر کسی شرابی اور بدکار آدمی کو تم نے ووٹ دے دیا اور وہ جب تک ظلم اور بدمعاشی کرتا رہے گا ووٹ دینے والا بھی اس گناہ میں شامل ہو جائے گا یہ قرآن پاک کی اس آیت طیبہ کا فیصلہ ہے۔

اسی طرح سے امام حسین رضی اللہ عنہ نے یزید کی بیعت نہیں کی کہا کہ شرابی کے ہاتھ میں ہاتھ نہیں دیں گے کہا کہ شرابی کو نہیں مانتے بدکار کو نہیں مانتے بدمعاش کو نہیں مانتے زانی کو نہیں مانتے آپ کو معلوم ہے یزید حضور پرنور سیدالعالمین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا رشتے دار تھا معلوم ہے آپ کو یزید کی پھوپھی یعنی ابوسفیان کی بیٹی سیدہ ام حبیبہ یزید کی پھوپھی تھی۔ حضور کی زوجہ تھی۔ اب دیکھیے رشتے دار تو تھا۔ حضرت امام حسین یہ کہہ سکتے تھے کہ دیکھو بھائی جب یزید نے پیغام بھیجا کہ آپ میرا ساتھ دیں تو یہ ٹھیک ہے برادری کا معاملہ بھی

ہے چلو کوئی بات نہیں اگر کوئی شراب پیتا ہے تو میں کیا کروں اگر زنا کرتا ہے تو میں کیا کروں اگر نماز میں سستی کرتا ہے تو میں کیا کروں یہ بھی نہیں میرا کہ بھائی میں کوئی سیاسی آدمی نہیں ہوں یہ میرا کام نہیں ہے۔ دیکھیے یہ بھی لوگوں کو ایک بہانہ مل جاتا ہے میں سیاسی آدمی نہیں ہوں۔ ماشاء اللہ تو حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی یہ کہہ سکتے تھے کہ میں یزید سے کیا کہہ سکتا ہوں میں سیاسی آدمی نہیں ہوں۔ میں تو یہاں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی گدی پر بیٹھا ہوا ہوں لوگ آتے ہیں ہاتھ چومتے ہیں ہر قسم کے لوگ آتے ہیں یزید کے مخالف بھی آئے یزید کے دشمن بھی آتے ہیں۔ یزید کے دوست بھی آتے ہیں میرے پاس تو ہر قسم کے لوگ آتے ہیں میرے ہاتھ چومتے ہیں میری پیشانی چومتے ہیں۔ میرے کپڑے چومتے ہیں وہ کہتے ہیں قربان جائیں آپ کو دیکھ کر رسول اللہ کی یاد آ جاتی ہے تو حضرت امام حسین بھی یہ کہہ سکتے تھے کہ بھائی میں کوئی سیاسی آدمی نہیں ہوں اور بات اصل میں یہ ہے کہ میرے چاہنے والے میرے ماننے والے تو ہر قسم کے لوگ ہیں میں تو ان لوگوں کا پیر ہوں اصل میں تو اب ظاہر ہے وہ یزید کیا کر رہا ہے دمشق میں وہ جانے یا اس کا کام جانے سب کو اللہ کے حضور پیش ہونا ہو گا۔ میں تو اللہ اللہ کرنے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دربار میں بیٹھا ہوں لیکن امام حسین نے یہ نہیں کہا امام حسین نے یہ فرمایا کہ مسلمانوں کا بادشاہ مسلمانوں کا حاکم مسلمانوں کی قسمت کا فیصلہ کرنے والا شرابی نہیں ہوسکتا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے غلاموں پر حکومت کرنے والا کوئی زانی اور بدکار نہیں ہوسکتا دیکھ رہے ہو بات یہ تھی ساری۔ ہم نے امام حسین کے اس تاریخی فیصلے کو بدل کر فاتحہ لنگر شربت سینہ کوبی میں زائل کر دیا اور

وہ جو اصل اصول تھا وہ سب بھول گئے فاتحہ بھی ہونی چاہیے شربت پر بھی فاتحہ ہونی چاہیے لیکن اصل بات یہ نہیں ہے اصل بات جو ہے وہ یہ ہے کہ امام حسین نے ظالموں سے شرابیوں سے زانیوں سے میدان کربلا میں مقابلہ کیا اور یہ سمجھ کر مقابلہ کیا کہ اگرچہ ہم تھوڑے ہیں لیکن جیت ہماری ہوگی یزید مٹ کر رہے گا جن کا نام قیامت تک رہے گا یہ ہوگیا یہی ہوا اصولوں پر سمجھوتہ نہیں ہوا۔ شرابیوں سے سمجھوتہ نہیں کیا امت شہادت کے مرتبے پر فائز ہو رہی تھی امت یہ سمجھ رہی تھی کہ ہم ہی قربانی دیتے ہیں ہم ہی قربانی دیتے ہیں امت قربانی دے رہی تھی لیکن امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا اے امت رسول تم بھی قربانی دے کر شہادت کے مرتبے پر فائز ہو سکتے ہو لیکن یہ مت سمجھنا کہ تم اس شہادت کے مرتبے پر ہم سے آگے نکل گئے اہل بیت دیکھو کس طرح قربانی دیتے ہیں رسول اللہ کے گھر والے کس طرح قربانی دیتے ہیں قرآن پڑھتے جا رہے ہیں اور خون بہہ رہا ہے اللہ کے حضور میں سر بسجود ہیں اور خون بہہ رہا ہے امام حسین رضی اللہ عنہ نے میدان کربلا میں یزید کا ہاتھ نہیں بٹایا یزید کے ہاتھ میں ہاتھ نہیں دیا اب تو عام ہوگئی بات ہاتھ میں ہاتھ دو ہاتھ میں ہاتھ دو بدکاروں کا ساتھ دو۔ حرام کاروں کا ساتھ دو' ہاتھ کو مضبوط کرتے کرتے ایک کو پہنچایا پھر دوسرے کو پہنچایا بس اسی میں لگی رہتی ہے۔ پوری قوم یہ نہیں سوچتی کہ نیکیوں کا ساتھ دینا چاہیے اللہ کے ہاں بھی جواب دینا ہے اللہ کے حضور میں بھی جواب دینا ہے حساب تو دینا ہوگا قبر میں برادری نہیں ہوگی برادری والے چھوڑ کر مٹی کے نیچے دفن کر کے چلے جاتے ہیں اور واپس آ کر پلاؤ کھانا شروع کر دیتے ہیں اور میت قبر میں ہوتی ہے برادری اگر قابل قبول ہے اور پوچھی جائے گی تو

غلامی رسول میں کام یہی آئے گی۔ امام حسین رضی اللہ عنہ میدان کربلا میں شہید ہوئے یزید سے سمجھوتہ نہیں کیا ہم یہ سبق بھول گئے اور اس سبق کو ہم نے فاتحہ اور شربت' پلاؤ اور حلیم میں بھلا دیا فاتحہ بھی ہونی چاہیے۔ حلیم بھی کھانا چاہیے لیکن جو سبق اصل ہے وہ بھی یاد رکھنا چاہیے اور جب وقت آئے تو اس پر عمل بھی کرنا چاہیے امام حسین رضی اللہ عنہ سیدہ خاتون جنت کے نورنظر اور لخت جگر تھے۔ میدان کربلا میں امام حسین شہید ہو گئے آج امام حسین گھر گھر میں موجود ہیں۔ ہر مسلمان کے گھر میں ہر دوسرے گھر میں ہر تیسرے گھر میں حسین موجود ہے لیکن یزید مٹ گیا۔ یزید نفرت کی علامت ہے یزید گناہ کی علامت ہے یزید بغاوت کی علامت ہے اس نے رسول اللہ سید العالمین محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نورنظر کو شہید کروایا وہ ظالم فاسق فاجر امام حسین نے قیامت تک کے لیے سبق چھوڑ دیا کہ سر کٹا سکتے ہو تو کٹا دو نیزے کی آنی پر بھی اگر سر رکھ دیا جائے تو کٹا دو۔ مگر جھکاؤ نہیں اصولوں پر سمجھوتہ مت کرو فاسق وفاجر بدکار لوگوں سے اسلام کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دین کو خالص رکھو یہ دین سچائی کا مظہر ہے دین سچائی کا پیغام ہے حق و باطل میں تمیز دینے والا دین برحق ہے۔ امام حسین کے چہرے سے خون بہہ رہا تھا یہ وہ چہرہ مبارک ہے امام حسین کا چہرہ وہ مبارک چہرہ تھا کہ جس کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سونگھا کرتے تھے آج اس چہرے پر 72 بہتر زخم تھے اور خون بہہ رہا تھا یہ وہ چہرہ مبارک تھا جس کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سونگھتے تھے واقعہ لکھا ہوا کتاب میں حدیث بھی ہے کہ ایک دن حضور پرنور امام حسین کو گود میں لیے سونگھ رہے تھے کبھی اس رخسار پر کبھی اس رخسار پر کبھی پیشانی پر صحابہ کرام بھی تشریف فرما تھے ایک صحابی سے نہ

رہا گیا کہا حضور اجازت ہو تو کچھ عرض کروں کہا کہو کہا حضور ہم اپنے بچوں کو پیار کرتے ہیں۔ میں یہ بڑی عجیب وغریب بات دیکھ رہا ہوں ہم تو اپنے بچوں کو پیار کرتے ہیں لیا گود اور پیار کرنے لگے لیکن آپ امام حسن اور امام حسین دونوں کو سونگھ رہے ہیں۔ آپ تو سونگھ رہے ہیں چوم نہیں رہے تو ارشاد فرمایا اے صحابی یہ بتاؤ پھول سونگھا جاتا ہے یا چوما جاتا ہے یہ جنت کے پھول ہیں پھول تھے امام حسین لیکن پھول جیسی زندگی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دین پر قربان کر دی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دین کو فساد سے بچا لیا ورنہ قیامت تک کے لیے یہ ہو جاتا مسلمانو کوئی بھی تمہارا حاکم بن جاتا شرابی ہو بدکار ہو جو بھی ہو جائے نہیں امام حسین مسلمانوں کو یہ سبق دے کر چلے گئے کہ برائی کے خلاف سینہ سپر ہو جاؤ تم خیرامت ہو۔

تم میں ایک گروہ ایسا رہنا چاہیے جو بھلائی کی طرف بلائے برائیوں کو مٹاؤ نیکیوں کو پھیلاؤ امام حسین نے سبق دے دیا اللہ تعالیٰ مجھ گناہ گار سیاہ کار اور آپ سب کو ہمیں عمل کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

وما علينا الا البلغ المبين

استقامت دین کے ثمرات

اعوذ باللہ من الشیطن الرجیم

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ. اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ نَحْمَدُہٗ وَنَسْتَعِیْنُہٗ وَنَسْتَغْفِرُہٗ وَنُؤْمِنُ بِہٖ وَنَتَوَکَّلُ عَلَیْہِ وَنَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَیِّاٰتِ اَعْمَالِنَا مَنْ یَّھْدِہِ اللّٰہُ فَلَا مُضِلَّ لَہٗ وَمَنْ یُّضْلِلْہُ فَلَا ھَادِیَ لَہٗ وَنَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ ط وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ ط وَنَشْھَدُ اَنَّ سَیِّدَنَا وَنَبِیَّنَا وَحَبِیْبَنَا وَمَوْلٰنَا مُحَمَّدًا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ. اَلَّذِیْ اَرْسَلَ اِلَی الْخَلْقِ کَافَّۃً بَشِیْرًا وَّ نَذِیْرًا وَّ دَاعِیًا اِلَی اللّٰہِ بِاِذْنِہٖ وَسِرَاجًا مُّنِیْرًا وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِیْنَ بِاَنَّ لَھُمْ مِنَ اللّٰہِ فَضْلًا کَرِیْمًا ھُوَ الْحَبِیْبُ الَّذِیْ تُرْجٰی شَفَاعَتُہٗ لِکُلِّ ھَوْلٍ مِّنَ الْاَھْوَالِ مُقْتَحِمٖ.

یَارَبِّ یَا رَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا عَلٰی حَبِیْبِکَ خَیْرِ الْخَلْقِ کُلِّھِمٖ قَالَ اللّٰہُ عَزَّ وَجَلَّ فِیْ شَانِ حَبِیْبِہٖ اِنَّ اللّٰہَ وَمَلٰئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًاo اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی

حَبِیْبِکَ سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وآلِہٖ وَسَلَّمَ صَاحِبِ الْوَجْہِ الْاَنْوَر.

ترجمہ: بے شک اللہ اور اس کے فرشتے درود بھیجتے ہیں اس غیب بتانے والے (نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) پر اے ایمان والو! ان پر درود اور خوب سلام بھیجو (کنزالایمان)

اللہ رب العالمین جل جلالہ وعم نوالہ کا فضل وکرم اور اس کا احسان ہے کہ ہم اور آپ اس کے دربار میں سربسجود ہونے کے لیے حاضر ہیں۔

دعا ہے کہ اللہ تبارک وتعالیٰ ہم سب کی اس حاضری کو قبول فرمائے اور ساتھ ساتھ یہ کے جو کچھ یہاں بیان کیا جائے اس پر عمل کی توفیق عطا فرمائے اللہ تعالیٰ نے حضور پرنور سید العالمین محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی امت پر بے شمار احسانات فرمائے ہیں اور سب سے بڑا احسان حضور پرنور محمد رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بعثت ہے۔ یعنی اس دنیا میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تشریف آوری ہے اللہ کے محبوب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب اس دنیا میں آئے تو اپنے ساتھ دین اور اس کی دعوت لے کر آئے اللہ تعالیٰ کا یہ پسندیدہ دین ہے جسے اللہ نے پسند فرمایا ہے۔ قرآن مجید فرقان حمید میں اللہ جل جلالہ وعم نوالہ ارشاد فرماتا ہے۔

ان الدین عند اللّٰہ الاسلام (١٩) سورۃ العمران.

ترجمہ: بے شک اللہ کے یہاں اسلام ہی دین ہے۔ (کنزالایمان)

اللہ تعالیٰ نے پھر ایک اور مقام پر ارشاد فرمایا۔

ورضیت لکم الاسلام دینًا (٣) سورۃ المائدہ.

ترجمہ: اور تمھارے لیے اسلام کو دین پسند کیا۔ (کنزالایمان)

گو خدا تعالیٰ نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو جس دین کے ساتھ مبعوث فرمایا وہ دین اللہ کا پسندیدہ ہے اور وہی دین اب قیامت تک جاری و ساری رہے گا۔

اللہ تبارک وتعالیٰ نے اس دین اور اس کے ماننے والی امت کو بے شمار انعامات اور احسانات سے نوازا ہے۔

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صحابہ کی جماعت ان نوازشوں ہی کی وجہ سے اللہ کے نزدیک ایک پسندیدہ جماعت تھی یہی وہ جماعت تھی جس کو اللہ تبارک وتعالیٰ نے خیر امت یعنی بہترین امت کے لقب سے نوازا ہے۔

امت میں سے جو بھی دامن مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے وابستہ رہے گا وہ اللہ تبارک وتعالیٰ کی جانب سے اس لقب خاص اور اس انعام خصوصی کا مستحق رہے گا۔

خیر امت کے اولین مخاطب جنھیں سب سے پہلے یہ لقب نصیب ہوا وہ صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین کی جماعت ہے صحابہ رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کے بعد تابعین، تابعین کے بعد فقہاء آئمہ صالحین، شہداء جتنے بھی لوگ گزر چکے ہیں وہ سب کے سب خیر امت میں شامل ہیں۔

اور اب سے لے کر قیامت تک جتنے بھی افراد حضور پرنور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی امت میں شامل ہوتے چلے جائیں گے وہ خیر امت کے لقب سے سرفراز ہوتے چلے جائیں گے خیر امت کا یہ خطاب قیامت تک اس امت کو عطا ہوتا رہے گا اس لیے کہ یہ خیر الرسل صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خیر امت ہے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ کے بہترین رسول ہیں اور یہ امت بہترین رسول صلی

اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بہترین امت ہے۔

مخلوقِ خدا میں سے جو لوگ بھی دامن مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے وابستہ ہوتے چلے جائیں گے وہ بہترین امت میں شمار ہوتے جائیں گے۔

اس خیر امت میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اللہ تعالیٰ نے صحابہ کی وہ جماعت عطا فرمائی جو اپنی فضیلت، کرامت، بزرگی، شرف، عزت کا کوئی جواب نہیں رکھتی۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صدقے میں آپ کے دامن اقدس کو تھامنے کی برکت سے صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین کو جو شرف نصیب ہوا وہ کسی اور نبی کی امت کو نصیب نہیں ہوا۔

اللہ تبارک وتعالیٰ نے اس مقدس جماعت کا تذکرہ نہ صرف قرآن میں فرمایا بلکہ تورات انجیل اور زبور میں بھی فرمایا ہے۔

رب العالمین جل جلالہ وعم نوالہ ارشاد فرماتا ہے۔

ذٰلک مثلھم فی التوراۃ ج و مثلھم فی الانجیل ج (۲۹) سورۃ الفتح

ترجمہ: یہ ان کی صفت توریت میں ہے اور ان کی صفت انجیل میں۔ (کنزالایمان)

صحابہ کی مثال ان کے فضل وکمالات ان کی عقیدت اور عشق رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان کے دنیا میں آنے سے قبل اللہ تعالیٰ نے بیان فرما دیا تھا۔ صحابہ رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کو جو بزرگی نصیب ہوئی اس کی بنیاد ان کی حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عقیدت اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اطاعت ہے۔

صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین کو جو بزرگی اور کمالات نصیب ہوئے ان

کے بہت واقعات حدیث کی کتابوں میں موجود ہیں۔

ایک بات کا ذکر موجود ہے کہ صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین کس طرح حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اتباع کا ذوق وشوق رکھتے تھے اور پھر اس اتباع کی برکت سے اللہ تعالیٰ نے صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین کی زبان کو کتنا اثر عطا فرمایا اور ان کی شخصیات سے کیسی کیسی کرامتوں کا ظہور ہوا۔ اس سب کچھ سے متعلق آپ کتابوں میں سنتے رہتے ہیں۔ علماء بیان فرماتے رہتے ہیں۔ اس سلسلے میں پہلے بھی میں نے کئی دفعہ بیان کیا اور آئندہ بھی کرتا رہوں گا میں عرض یہ کر رہا تھا کہ صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین کو اللہ تعالیٰ نے بے شمار نعمتیں عطا فرمائیں اور ان سے بے شمار کرامتوں کا ظہور ہوا صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین کی کرامت حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا عطیہ ہے۔

یہ حضور پرنور سید العالمین محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی فیض صحبت کا اثر ہے اللہ کے دین کی صداقت اور سچائی واضح کرنے کے لیے بھی صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین سے کرامتوں کا ظہور ہوتا رہا ہے۔

امیر المومنین سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ امیر المؤمنین سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ امیر المومنین سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ اور امیر المومنین سیدنا علی کرم اللہ وجہہ رضی اللہ عنہ سے بے شمار کرامتوں کا ظہور ہوا۔

دیگر مقتدر صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین سے بھی کرامتوں کا ظہور ہوتا رہا اللہ تعالیٰ نے دین کی حفاظت کرنے کے لیے نیز اس دین کی سچائی حقانیت اور برتری ثابت کرنے کے لیے سلسلہ اولیاء کا آغاز فرمایا۔

اللہ کے ولیوں سے بھی کرامتوں کا تواتر کے ساتھ اظہار ہوتا رہا ہے۔

معلوم یہ ہوا ہے کہ اس امت میں اللہ کے ولیوں کے ذریعے سلسلہ ولایت اس لیے جاری و ساری ہے تا کہ ان کے توسط سے خدا تعالیٰ کے دین کی حقانیت واضح ہوتی رہے۔

یہی وجہ ہے کہ اللہ کے ولی سے جب کرامت کا ظہور ہوتا ہے تو بے شمار لوگ اس کے ذریعے سے مسلمان ہو جاتے ہیں۔

صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین کے بعد تابعین رحمہ اللہ تعالیٰ سے بھی کرامات ظاہر ہوتی رہی ہیں اور لوگ مشرف بہ اسلام ہوتے رہے ہیں۔ خیر القرون کے بعد جتنے بھی دور آتے رہے ان میں اولیاء کرام سے کرامتیں ظاہر ہوتی رہی ہیں معجزہ اور کرامت میں فرق ہے؟

فرق یہ ہے کہ معجزہ کا ظہور نبی سے ہوتا ہے اور کرامت کا ظہور ولی سے ہوتا ہے معجزے کا مفہوم یہ ہے کہ یہ صرف اللہ کے نبی سے ظاہر ہوتا ہے اور کوئی بھی دوسرا شخص اس کے سامنے عاجز ہوتا ہے اور اس طرح اولیاء سے کسی ایسی چیز کا ظہور جس کے سامنے دوسرے لوگ بے بس ہوں یا اس طرح سے وہ کسی چیز کو ظاہر نہ کر سکیں اس کو کرامت کہتے ہیں اور یہ اولیاء سے ہی ظاہر ہوتا ہے مثلاً برصغیر میں اولیاء کرام کا ظہور ہوتا رہا ہے اور ہوتا رہے گا یعنی ماضی میں جب ان کی آمد ہوئی تو ان میں سلطان الاولیاء حضرت سید علی ہجویری داتا گنج بخش رضی اللہ تعالیٰ عنہ ولی الہند خواجہ خواجگان عطائے رسول حضرت خواجہ معین الدین چشتی اجمیری رضی اللہ عنہ اور اس طرح سے دیگر اولیاء کرام اور بزرگان دین اس سرزمین پر تشریف لاتے رہے اور گاہے بگاہے ان سے دین حق کی سچائی واضح کرنے کے لیے کرامات ظاہر ہوتی رہی ہیں۔ یہ حقیقت ہے کہ بعض کرامات

ایسی ہیں جن کو بعض معتقدین نے اپنی طرف سے ذوق عقیدت میں بڑھا چڑھا کر بیان کیا بقول شاعر

کچھ تو ہوتے ہیں محبت میں جنون کے آثار
اور کچھ لوگ بھی دیوانہ بنا دیتے ہیں

اس کا مشاہدہ بھی ہے کہ بات چھوٹی سی ہوتی ہے اور لوگ اس کو بڑھا چڑھا کر بیان کر دیتے ہیں یعنی روئی کا پہاڑ بنا دیتے ہیں۔

لیکن بہت بڑی حقیقت یہ ہے کہ کرامات ظاہر ہوئیں اور کافروں کے گڑھ میں ان کے مرکز کے بیچ میں ہوئیں مثلاً

ہندوستان کے اندر جہاں کفر ہی کفر تھا دشمن ہی دشمن رہتے تھے کوئی دوست نہ تھا ایمان والوں کے تو ایمان والے ہی دوست ہوتے ہیں۔ ایمان والوں کی دوستی تو اہل ایمان سے ہوتی ہے اللہ و رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ہوتی ہے رب العالمین جل جلالہ وعم نوالہ ارشاد فرماتا ہے۔

انما ولیکم اللّٰہ ورسوله والذین امنوا الذین یقیمون الصلوة ویؤتون الزکوة وھم راکعون. (۵۵) المائدہ

ترجمہ: تمھارے دوست نہیں مگر اللہ اور اس کا رسول اور ایمان والے کہ نماز قائم کرتے ہیں اور زکوٰۃ دیتے ہیں اور اللہ حضور جھکے ہوئے ہیں (کنزالایمان)

تو دیکھئے کہ یہ شرف اور بزرگی حضور پر نور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی امت کو حاصل ہے۔

حضرت خواجہ معین الدین چشتی اجمیری رضی اللہ عنہ کے حوالے سے

بہت سی باتیں قابل توجہ ہیں لیکن میں یہاں ایک چھوٹی سی بات کروں گا اصل میں بظاہر یہ بات چھوٹی سی ہے لیکن حقیقت میں بہت بڑی ہے۔

دیکھو! حضرت خواجہ اجمیری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے چاروں طرف کفر ہی کفر ہے ہر جانب دشمن کی فوج ہے کفر کی سرزمین ہے۔ اجمیر ایک مقام کا نام ہے اور وہاں ہندوؤں کی حکومت ہے ہندو بھی وہ جو کہ اعلیٰ درجے کے متعصب اور بتوں کے پجاری تھے۔ ان کے سامنے جو آدمی بھی بتوں کی پوجا سے انکار کرتا وہ اس کے بدترین دشمن بن جاتے تھے۔ ایسے ماحول میں اور اس طرح کے دشمنوں کے درمیان میں جا کر بیٹھنا اور عظمت اسلام کا پھریرا لہرا دینا یہ بہت بڑی کرامت ہے۔ سوچنا یہ ہے کہ حضرت معین الدین اجمیری رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس زمانے میں جبکہ ابھی ریل گاڑی اور ہوائی جہاز کا تصور نہیں تھا وہاں تک کیسے پہنچ گئے وہ مدینۃ المنورہ کی سرزمین سے چل کر خیبر سے گزر کر ہندوستان کی وادیوں میں سے ہوتے ہوئے خوفناک قسم کے جنگلی درندوں کا مقابلہ کرتے ہوئے سفر کی صعوبتیں برداشت کرتے ہوئے اجمیر شریف پہنچے اور پھر وہاں پہنچ کر سفر کے سب سے بڑے مرکز میں ہندوؤں کے گڑھ میں بیٹھ جانا اور وہاں اپنا ڈیرہ جما کر

لا الہ الا اللہ کا ورد کرنا اور پھر

محمد رسول اللہ کی عظمت و رسالت کا اعلان کرنا

یہ کوئی عام بات نہیں تھی، لیکن آپ نے استقامت کا مظاہرہ کرتے ہوئے اظہار حق کر دیا اور یہی آپ کی بہت بڑی کرامت ہے۔

حضور پر نور سید العالمین محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی امت

میں ایسے قابل قدر بابرکت، باکردار، باہمت اور مخلص افراد کا وجود بہت بڑی نعمت ہے دنیا کے کسی بھی مذہب کو یہ شرف اور عظمت و بزرگی حاصل نہیں ہے۔

آج سے 50 سال پہلے افریقہ میں بعض ایسے علاقے موجود تھے جہاں لوگ بالکل برہنہ رہتے تھے۔ مرد تو بعض اوقات کپڑے سے پردہ کر لیتے تھے لیکن عورتیں بالکل پردہ نہیں کرتی تھیں۔

میں (شاہ احمد نورانی مدظلہ) اپنے والد ماجد سے سنا کرتا تھا وہ فرماتے جب ہم وہاں گئے تو یہ سب کچھ ہم نے دیکھا لیکن بعد میں تبدیلی آتی گئی لوگ Develop ہو گئے کپڑے وغیرہ بھی پہننے لگے۔

لیکن اب بھی سنٹرل افریقہ نائیجیریا اور اروندی و باروندی کے علاقوں میں بعض مقامات ایسے موجود ہیں کہ جہاں لوگ اب بھی برہنہ ہوتے ہیں۔ جب مبلغین جاتے ہیں تو وہ لوگ آ جاتے ہیں بات چیت بھی سنتے ہیں پھر ان میں سے بعض ہدایت بھی پا لیتے ہیں۔

بعض کا یہ کہنا ہے کہ جن علاقوں کا آپ تذکرہ کر رہے ہیں ایسے علاقوں میں عیسائی مبلغین پہنچے ہیں۔ وہ وہاں عیسائیت کی تبلیغ کر رہے ہیں وہ مقامات جہاں پہنچنے کے لیے سڑک نہیں ہے جہاں جانے کے لیے کوئی رہ گزر اور راستہ نہیں ہے وہاں بھی وہ جاتے ہیں خود راستہ بناتے ہیں اور تلاش و جستجو کے بعد دور دراز مقامات پر پہنچ جاتے ہیں۔

یہ تو عیسائیوں کی کرامت ہے؟

لیکن نہیں ہم عیسائی مبلغین کے اس عمل کو کرامت نہیں کہیں گے اس لیے کہ پہلی بات تو یہ ہے کہ ہمارے علماء کے پاس جدید سرکاری سہولتیں نہیں تھیں

ان کے پاس سرکاری خزانے سے وسائل میسر نہیں تھے ان کے ساتھ مسلح پہریدار بھی نہیں ہوتے تھے۔

لیکن یہ سب کچھ عیسائیوں کو میسر ہے ان کے پاس تو حکومتوں کے فراہم کیے ہوئے بے پناہ وسائل ہیں مثلاً حفاظت کے لیے بے پناہ اسلحہ موجود ہے لوگوں میں تقسیم کرنے کے لیے ادویات، خوراک اور کمبل وغیرہ موجود ہوتے ہیں جو یہ لوگ وہاں جا کر تقسیم کرتے ہیں۔

یہ کرامت نہیں ہے بلکہ کرامت تو یہ ہے حکومتوں کی سرپرستی نہیں ہے کوئی باڈی گارڈ نہیں ہے افریقہ کے خوفناک جنگلوں میں جہاں کے ببر شیر مشہور ہیں کوئی پتہ نہیں کہ کب کوئی شیر اچانک حملہ کر دے کوئی ننگ دھڑنگ حبشی اچانک حملہ کر دے۔

ہندوؤں کے مرکز میں کفر کے گڑھ میں قدم قدم موت کا خطرہ ہے لوگوں کو قائل کرنے کے لیے حکومتوں کے خزانے نہیں لیکن یہ بندگان حق پھر بھی چلتے جا رہے ہیں۔ اولیاء اللہ کے پاس صرف خدا کی تائید اور ان کا جذبہ عمل تھا۔

دیکھو! حضرت خواجہ معین الدین چشتی اجمیری رحمہ اللہ تعالیٰ راہ حق میں تبلیغ کے لیے نکلے تو وہ اپنے ہمراہ فوج اور اسلحہ نہیں لائے بلکہ مدینۃ المنورہ سے نسخہ شفا لائے تھے رب العالمین جل جلالہ وعم نوالہ نے ارشاد فرمایا۔

و ننزل من القرآن ماھو شفآء و رحمة للمؤمنين (۸۲) الاسرآء

ترجمہ: اور ہم قرآن میں اتارتے ہیں وہ چیز جو ایمان والوں کے لیے شفا اور رحمت ہے۔ (کنزالایمان)

اولیاء اکرام مدینہ المنورہ سے لوگوں میں تقسیم کرنے کے لیے ظاہری

اشیاء نہیں لائے صرف نسخہ شفا ساتھ لائے جس کی بدولت ان کے دلوں کی دنیا بدل کر لباس مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پہنا دیا انھوں نے دلوں کی دنیا کو جب انوار محمدی سے روشن کیا جب باطن بدل گیا تو ظاہر بھی تبدیل ہو گیا۔

اولیاء کا ہے فیضان　　　　پاکستان پاکستان

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی امت میں اولیاء اکرام کی جو جماعت ہے اس کا طریقہ کار اور انداز مختلف ہے یہی وجہ ہے کہ جب دل کی دنیا بدل گئی تو ظاہر بھی بدل گیا بلکہ سب کچھ بدل گیا اور بدلتا ہی چلا گیا۔

ہندوستان وعرب ساری دنیا میں اللہ کے ولیوں نے دین حق کی تبلیغ کا علم بلند کیا۔

بغداد میں غوث صمدانی محبوب ربانی سیدنا غوث اعظم شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ مدفون ہیں ہزار سال گزر گئے ہیں لیکن آپ کی کرامات آج بھی ظہور پذیر ہوتی رہتی ہیں۔

آپ کی مشہور کرامت ہے بغداد میں ہزاروں لوگ موجود تھے مسلمان، عیسائی، یہودی وغیرہ سب تھے یہ سب آپ کی آمد سے قبل بھی تھے حتیٰ کہ مکہ و مدینہ وفلسطین وعراق ہر جگہ موجود تھے آج بھی موجود ہیں اور ساری ہی قومیں ہیں۔ آپ جانتے ہیں عراق اور ایران کے درمیان آٹھ برس تک جنگ ہوتی رہی۔ ایران حضرت امیرالمؤمنین حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کے زمانے میں فتح ہوا تھا ایرانی آج تک اس بات کو نہیں بھولے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ایران فتح کیا تھا۔ حالیہ ایران وعراق جنگ میں ایرانیوں کا منصوبہ اور خیال یہ تھا کہ عراق میں بغداد کے اندر حضرت سیدنا عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ کا

روضہ ہے اس روضہ کو میزائل مار کر ختم کر دیا جائے۔ یہ شیعہ لوگ حضرت غوث اعظم رضی اللہ عنہ کے بہت دشمن ہیں اس لیے دشمن ہیں کہ حضرت غوث اعظم رحمہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے جو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ اور حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کو غاصب کہے وہ مسلمان امت کا یہودی ہے یعنی دوسرے لفظوں میں حضرت غوث اعظم رضی اللہ عنہ نے شیعوں کو اس امت کے یہودی قرار دیا ہے۔ چونکہ حضرت سید عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ ان سے نفرت کرتے ہیں جو خلفاء ثلاثہ سے نفرت کرتا ہے اسی لیے شیعہ غوث اعظم رضی اللہ عنہ کے خلاف سخت پروپیگنڈا کرتے رہتے ہیں بلکہ یہاں تک کہہ دیتے ہیں کہ حضرت غوث اعظم رضی اللہ عنہ سید ہی نہیں تھے۔

توبہ توبہ معاذ اللہ

حالانکہ حضرت غوث اعظم رضی اللہ عنہ کا سید ہونا تواتر سے ثابت ہے۔ حضرت غوث اعظم رضی اللہ عنہ کا خاندان سنی تھا اور سنی خاندان صحیح النسب ہوتا ہے۔ اس لیے کہ سنی نکاح کرتا ہے متعہ نہیں کرتا جو متعہ کرتا ہے وہ صحیح النسب نہیں ہوتا یہ بات حقیقت ہے کہ جس کے ہاں متعہ ہوگا وہ صحیح النسب نہیں ہوگا اور جس کے ہاں نکاح ہوگا وہ صحیح النسب ہوگا۔

حضرت غوث اعظم رضی اللہ عنہ تو فخر السادات حسنی و حسینی سید ہیں تو میں بیان کر رہا تھا ایران و عراق جنگ ہو رہی تھی ایران نے حضرت غوث اعظم رضی اللہ عنہ کے مزار پر میزائل مارنے کا منصوبہ بنایا۔ میں کچھ دنوں کے لیے بغداد گیا ہوا تھا وہاں صدام یونیورسٹی ہے جس کی سنڈیکیٹ کے 21 ممبران ہوتے ہیں جن میں سے ایک میں بھی ہوں یہ کوئی بڑائی والی بات نہیں بلکہ

تحدیث نعمت ہے یونیورسٹی کا اجلاس ہوتا ہے جس میں ممبران شرکت کرتے ہیں جو کہ یونیورسٹی کے انتظامات و مسائل کا جائزہ لیتے ہیں۔

یونیورسٹی میں بیرونی ممالک خاص طور پر افریقہ، امریکہ، جرمنی، یورپ اور دیگر مختلف ممالک سے جو طالب علم عربی کی تعلیم کے ذوق میں آتے ہیں ان کا داخلہ کوٹہ کی بنیاد پر ہوتا ہے۔ اجلاسوں میں یونیورسٹی میں ان تمام معاملات پر غور کیا جاتا ہے یہی وجہ ہے کہ اکثر مجھے جانا پڑتا ہے۔

یہ کوئی 83 یا 84 کے درمیان کی بات ہے۔ مزار شریف کے قریب ہی ایک پرانی بلڈنگ تھی جس میں مدرسہ غوثیہ تھا اس مدرسہ میں حضرت غوث اعظم رضی اللہ عنہ تشریف فرما ہوتے تھے۔ اس مدرسہ میں حدیث اور فقہ کا درس ہوا کرتا تھا، بلڈنگ کافی پرانی ہو چکی تھی جب موجودہ صدر برسر اقتدار آئے تو انھوں نے اقتدار میں آتے ہی دو تین کام بہت اچھے کیے۔

ایک تو آتے ہی تعزیئے وغیرہ بند کر دیے۔ یہ 78ء کی بات ہے جب موجودہ صدر (صدام) نے حکم دیا کہ تعزیئے بند، جلوس بند اگر کسی کو شوق ہی پورا کرنا ہے تو چار دیواری کے اندر کرے۔ سختی سے روک دیا کوئی اجازت نہیں دی اور سب جگہ بند کر دیا۔

دوسرے یہ کہ میلاد النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جلوس کا سرکاری سطح پر اہتمام کیا اور وہ اللہ کے فضل سے ہر سال نکلتا ہے اور نکلتا رہے گا۔

اور تیسرا کام یہ شروع ہوا کہ مدرسہ غوثیہ کی پرانی بلڈنگ گرا کر نئی عمارت کا آغاز ہوا۔ یہ مدرسہ کوئی دو ایکڑ پر مشتمل تھا زمین کھودی گئی کام کا آغاز ہوا ہی تھا کہ جنگ میں شدت آ گئی کام رک گیا۔

اس دوران ایران والوں نے بہت سے راکٹ اور میزائل پھینکے راکٹ تو بہت تیز چلتا ہے چار سو میل دور تک مار کرتا ہے جبکہ ایران کے بارڈر سے بغداد شریف کا فاصلہ تقریباً تین سو میل ہے اس دوران خبریں بھی آتی رہیں کہ ایران کی شیعہ حکومت نے حضور غوث اعظم رضی اللہ عنہ کے مزار پر میزائل اور راکٹ پھینکے ہیں۔ سننے میں آتی تو افسوسناک خبریں لگتی تھیں لیکن جب بعد میں اجلاس ہوا یونیورسٹی کی میٹنگ ہوئی وہاں گیا تو روضہ شریف پر بھی حاضری دی۔

اور وہاں جا کر صورتحال دیکھی معلومات لیں متعلقہ افراد سے پوچھا تو انھوں نے بتایا کہ حملہ ہوا راکٹ اور میزائل آتے تھے کیفیت یہ تھی کہ ایران کی فوج یہ راکٹ یا میزائل پھینکتی تو وہ مزار سے دور جا گرتے۔

وہ سب مجھے پہچانتے تھے اس لیے کہ ہمارا تو آنا جانا رہتا ہے انھوں نے کہا کہ فاتحہ وغیرہ آرام سے پڑھ لیں پھر چلئے دکھاتے ہیں ہم گئے حضور غوث پاک رضی اللہ عنہ کی مسجد سے کوئی پچاس قدم کے فاصلے پر مدرسہ ہے زیادہ سے زیادہ 100 قدم ہوگا ہم نے جا کر دیکھا تو وہاں گڑھے پڑے ہوئے تھے اور ایک کے اوپر ایک راکٹ پڑا ہوا تھا۔

دربار کے خادموں نے بتایا کہ راکٹ آتا تھا اور یہیں آ کر گرتا تھا کوئی ایک راکٹ یا میزائل بھی نہیں پھٹا جو بھی آتا فیل ہو جاتا تھا دونوں ملکوں کے درمیان آٹھ برس جنگ رہی اور اس دوران شیعوں کی خواہش اور کوشش رہی کہ کسی طرح دربار شریف ختم ہو جائے لیکن تعجب ہو گا کہ کوئی نقصان نہیں ہوا بلکہ ایک اینٹ بھی نہیں ہل سکی یہ بھی اللہ کے ایک ولی کی کرامت ہے۔

آپ نے خلیج کے بحران میں دیکھا کہ نجدیوں نے عیسائیوں اور

یہودیوں سے مل کر جو کچھ کیا وہ تو کیا لیکن دیکھو نجدیوں نے یہودیوں کو بلوا کر ان کو طوائفیں دیں شرابیں پلوائیں اور شرابیں پلوا کر کہا کہ

جاؤ اور ہوائی جہاز میں بیٹھ کر بغداد پر بمباری کر کے اسے تباہ کرو۔

جنگ میں ہم لوگ خبریں سنتے تھے بے چین ہوتے تھے کہ جنگ ہو رہی ہے پتہ نہیں بغداد پر کیا گزر رہی ہے آپ جانتے ہیں کہ چالیس رات مسلسل عراق پر بمباری رہی اور آگ برتی رہی اس دوران لوگ سوچتے تھے کہ بغداد نہیں رہے گا اینٹ سے اینٹ بج جائے گی لیکن جب جنگ ہوئی میں وہاں گیا تو فضائی راستہ بند تھا۔ بائی روڈ گئے وہاں جا کر دیکھا تو بغداد سلامت تھا۔

حالانکہ نام نہاد خادم الحرمین کہتے تھے کہ یہودیو!

بغداد کو تباہ کر دو

بالکل ملیا میٹ کر دو

یہ مشرکین کا گڑھ ہے

صفایا کر دیا جائے ان کے نزدیک یہ مشرکوں کا گڑھ اس لیے ہے کہ یہاں بغداد شریف میں سیدنا عبدالقادر جیلانی رحمہ اللہ تعالیٰ کا مزار شریف واقع ہے اسی مزار شریف اور اس کے چاہنے والوں کو مٹانے کے لیے نجدیوں کی خواہش پر امریکی ہوائی جہاز، برطانوی جہاز، جرمنی جہاز اور فرانسیسی جہازوں پر بمباری کرتے رہے ان کے بمبار طیارے چالیس روز آگ برساتے رہے لیکن الحمدللہ غوث اعظم رحمہ اللہ تعالیٰ کا مزار ویسے کا ویسا ہے آج بھی وہاں جا کر دیکھا جا سکتا ہے۔

اسی سال مئی کے پہلے ہفتے میں مجھے وہاں جانے کا اتفاق ہوا میں وہاں

تقریباً دس دن رہا میں نے دیکھا اور مزارات پر حاضری دی الحمدللہ حضرت ابو حنیفہ اور سید عبدالقادر جیلانی رحمہ اللہ تعالیٰ کا مزار بالکل محفوظ و سالم ہے یہ بھی اولیاء کی کرامت ہے۔

جنگ بندی کے دنوں میں صورتحال یہ تھی کہ سارے شہر میں بلیک اوٹ ہوتا لیکن اس کے باوجود مزار شریف پر رونق میں کوئی کمی نہیں آتی تھی اصل بات یہ ہے کہ اللہ کے یہ برگزیدہ بندے دلوں پر حکومت کرتے ہیں۔

آپ وہاں کے خادموں سے پوچھ سکتے ہیں کہ وہاں عقیدت مندوں کے ہجوم میں کبھی کمی واقع نہیں ہوئی۔ لوگ آ رہے ہیں اور جا رہے ہیں جیسے شمع کے گرد پروانوں کا ہجوم نظر آتا ہے ایسے وہاں مخلوق خدا کا ہجوم رہتا ہے وہاں جا کر معلوم کریں تو خادم آپ کو بتائیں گے کہ جب جنگ کے دنوں میں بمباری ہوتی تھی تو ساری ساری رات بمباری رہتی تھی اور ایسا معلوم ہوتا تھا کہ جیسے سارے شہر میں کوئی زلزلہ آ گیا ہو دیواریں ہل جاتیں اور مکان لرزتے تھے۔

برطانیہ روس اور جرمن کی جنگ میں چھ سال میں اتنا گولہ و بارود نہیں پھینکا گیا جتنا چالیس دن میں بغداد پر پھینکا گیا۔

لیکن اس دوران شہر میں چند عمارات اور وزارت دفاع کی عمارت کو نقصان پہنچا۔ حضرت امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ تعالیٰ اور سید عبدالقادر جیلانی رحمہ اللہ تعالیٰ کے مزارات وہیں ہیں اور اللہ کے یہ اولیاء آرام فرما ہیں۔

الحمدللہ اہلسنّت و جماعت کو اولیاء اکرام سے نسبت ہے اور یہ سلسلہ ولایت حضور پرنور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی امت میں جاری و ساری ہے قیامت تک جاری رہے گا تاکہ دین مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سچائی ان

بندگان خدا کے ذریعے قیامت تک ظاہر ہوتی رہے۔

اللہ تبارک و تعالیٰ جل و جلالہ و عم نوالہ نے غوث اعظم سید عبدالقادر جیلانی محبوب سبحانی رحمہ اللہ تعالیٰ کو یہ شرف بخشا کہ انھوں نے یکے بعد دیگرے اپنے عہد کی پانچ حکومتیں دیکھیں آپ کے سامنے ایک کے بعد دوسرا اور دوسرے کے بعد تیسرا خلیفہ آتا رہا۔ اس زمانے میں بادشاہ کو خلیفہ کہا جاتا تھا۔

حضرت غوث اعظم رحمہ اللہ تعالیٰ ان پانچوں خلفاء کے عرصہ حکومت میں بے خبر نہیں تھے انھیں عوام پر ہونے والے مظالم کی خبر تھی۔ وہ بے خبر نہیں تھے انھوں نے کبھی بھی یہ نہیں کہا کہ میں چونکہ خانقاہ میں ہوں لہٰذا میرا سیاست سے کوئی تعلق نہیں خلیفہ جو کچھ کر رہا ہوگا بہتر ہی کر رہا ہوگا ہمیں کیا؟ ہمیں تو نماز و روزہ سے تعلق ہے۔

اگر یہی بات غوث اعظم رحمہ اللہ تعالیٰ بھی سوچ لیتے جیسا کہ آج کل کے نام نہاد خانقاہ نشین سوچتے ہیں تو پھر حق و باطل کا تصور ختم ہو جاتا۔

جب تک یہ سلسلہ رہا کہ امت کے علماء کو امت کے مسائل سے دلچسپی رہی۔ اسی وقت تک حالات کافی بہتر رہے اور جب علماء نے اپنا کردار ترک کر کے فاسق و فاجر اور ظالم حکمرانوں کی اطاعت قبول کر لی ان سے بھیک مانگنے لگے ان کے دروازوں پر ذلیل ہونے لگے تو حق کی آواز دب گئی سچائی اور برائی کے درمیان حد فاصل گر گئی ان کے درمیان امتیاز مٹ گیا یہی وجہ ہے کہ آج حق کی حمایت میں آواز اٹھانے والا کوئی نہیں۔

بقول

قافلہ حجاز میں ایک حسین بھی نہیں
گرچہ ہیں تابعدار ابھی دجلہ و فرات

لوگو! دیکھو اگر امام حسین فاسق و فاجر یزیدی کردار کے مقابل خاموش تماشائی بن جاتے تو کربلا کا حادثہ پیش ہی نہ آتا کربلا کا حادثہ اس لیے پیش آیا کہ

امام حسین نے کہا

یزیدی حکومت ظالم ہے اور غلط ہے۔

امام حسین مدینہ کی خانقاہ میں بیٹھے ہوئے کہہ سکتے تھے کہ

سب ٹھیک ہے!

ہمیں کیا؟

جو بھی آئے کوئی بات نہیں ہے۔

ہم تو نماز پڑھنے میں مصروف ہیں ہمیں تو اشراق و تہجد سے فرصت نہیں۔

دوستو! یہ مطلب نہیں کہ ہم نمازوں کے منکر ہیں ہم مانتے ہیں ان کی اہمیت اور ضرورت اپنی جگہ مسلمہ ہے یہ فرائض و سنت ان میں برکت ہے لیکن اسی کے ساتھ ساتھ مسلمانوں اور رعایا کے حال سے باخبر ہونا یہ بھی اسلام کی تعلیم ہے۔ آپ نے کتابوں میں پڑھا ہوگا اور جانتے بھی ہوں گے کہ خلفاء راشدین حضرت ابوبکر صدیق عمر و عثمان و علی رضوان اللہ علیہم اجمعین سے زیادہ عابد و زاہد اور متقی کوئی نہیں ہوسکتا۔

ہر شخص نمازی تو ہوسکتا ہے جہاد میں شرکت کرے تو غازی بھی کہلا سکتا ہے۔ حج کرے تو حاجی بھی کہلا سکتا ہے اور روزہ رکھ لے تو روزہ دار کہلا سکتا ہے

مگر صحابی نہیں کہلا سکتا۔

یہ اللہ کے فرائض ہیں ادا کرنے کی اللہ توفیق عطا فرمائے الحمدللہ فرائض کی ادائیگی میں بے شمار برکتیں ہیں۔ یہ ذریعہ نجات ہیں صحابی ہر آدمی نہیں ہو سکتا صحابی وہ ہے جس نے اپنے سر کی آنکھوں سے حضور پر نور سید العالمین محمد رسول اللہصلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دیدار کا شرف حاصل کیا اور پھر یہ کہ دیدار کا شرف کافی نہیں ہے بلکہ یہ ہے کہ دیدار کا شرف حاصل کرنے کے بعد ایمان لایا اور پھر ایمان کی حالت میں خاتمہ ہوا تو تب صحابی ہے۔

اور صحابیت کا یہ شرف حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو حاصل تھا یہ شرف حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کو بھی حاصل تھا۔ یہ شرف حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ اور حضرت علی المرتضٰی رضی اللہ عنہ کو بھی تھا اور دیگر صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین کی مقدس جماعت کو بھی حاصل تھا اور پھر صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین کی اس مقدس جماعت میں بھی افضل الاصحابہ کا شرف خلفائے راشدین کو حاصل تھا یہ ایک ترتیب ہے جو اس ترتیب کو نہ مانے وہ گمراہ اور بے دین ہے۔

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ خلیفہ اوّل ہیں۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ خلیفہ دوم ہیں۔ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ خلیفہ سوم ہیں اور حضرت علی رضی اللہ عنہ خلیفہ چہارم ہیں۔

اس بات پر چودہ سو سال سے امت کا اجماع ہے جو اس اجماع سے انحراف کرے وہ فتنہ کا مرتکب ہوگا۔ وہ اسلام کا باغی اور غدار کہلائے گا۔ یہ تمام صحابہ محترم ومعزز تھے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین میں سے ابوبکر وعمر وعثمان وعلی رضوان اللہ علیہم سے زیادہ تہجد گزار کوئی نہ ہوگا یہ

وہ بزرگ تھے جو لوگوں کے حالات سے باخبر رہنے کے لیے مسجد و خانقاہ کے ساتھ نظام حکومت چلاتے اور لوگوں کی خبر گیری کے لیے رات کو ساری ساری رات گلیوں میں گھومتے تھے۔

اب آپ خود ہی سوچ لیجئے کہ اسلام میں نماز بھی ہے روزہ بھی ہے عبادت بھی ہے وظائف بھی ہیں اور ساتھ ہی ساتھ مسلمانوں کے حالات سے باخبر رہنا بھی ہے پانچ وقت میں مسلمانوں کو نماز باجماعت کی تاکید کا مقصد یہ ہے کہ مسلمان اکٹھے ہوں ایک دوسرے کے حالات سے باخبر ہوں تاکہ ایک دوسرے بھائی کی کسی وقت مدد کی ضرورت ہو تو اس کی خدمت اور مدد کے لیے حاضر خدمت ہوا جا سکے۔

مسجدیں بنانے کا ایک اہم مقصد بھی یہ ہے ورنہ گھروں میں بھی نمازیں ادا ہو سکتی تھیں اور ایسا کرنے میں لاکھوں روپے کے مصارف سے بچا جاتا اور نہ مسجدیں بنانے کا تکلف ہوتا اب جب مسجدیں بن گئیں ان میں آنا اور نماز باجماعت پڑھنا پھر لوگوں کے حالات سے باخبر رہنا اور بوقت ضرورت ان کی مدد کرنا یہی نماز باجماعت کا اہم مقصد ہے نماز باجماعت کی برکات اور اس کے ثمرات اپنی جگہ الگ سے تفصیل کے حامل ہیں۔ امام حسین رضی اللہ عنہ یہ مؤقف اپنا سکتے تھے کہ میرا سیاست سے کوئی تعلق نہیں مجھے کیا معلوم کہ کون یزید ہے اور کون یزید کا حامی ہے کون کیا کرتا ہے اور کون کیا نہیں کرتا ہے۔ میں تو نانا جان پر درود و سلام پڑھ رہا ہوں وظائف میں ہوتا ہوں فرصت نہیں ہے مدینہ منورہ کو چھوڑ کر بھلا کہاں جا سکتا ہوں۔

لیکن ! کہا! نہیں

معلوم یہ ہوا کہ مدینہ منورہ میں رہنا بھی دین ہے اور مدینہ منورہ سے نکل

کر کربلا کے میدان میں پہنچ کر مدینے والے کے دین کو بچانا یہ بھی دین ہے۔

حضور پر نور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی امت میں اولیاء حضرت سید عبدالقادر جیلانی رحمہ اللہ تعالیٰ کا بہت بڑا مقام ہے ان کی بدولت روحانیت کو جلا ملی ان کے بے شمار خلفاء افریقہ، یورپ، وسطی ایشیاء، بخارا وسمرقند اور ہندوستان تک پھیل گئے۔ دلوں کی دنیا میں انقلاب آیا انھوں نے دین کو زندہ کر دیا اور محی الدین (یعنی دین کو زندہ کرنے والا) کہلائے سیدنا عبدالقادر جیلانی رحمہ اللہ تعالیٰ کا یہ بہت بڑا کارنامہ تھا آپ کے مواعظ چھپے ہوئے ہیں۔ یہی کتاب (فتوح الغیب) ابھی دو سال پہلے بغداد یونیورسٹی نے بھی شائع کی تھی۔

آپ کے مواعظ کے دوران عوام الناس اور علماء کا جم غفیر ہوتا تھا۔ ایک ایک لاکھ دو دو لاکھ کا مجمع ہوتا تھا اس وقت الاؤڈ سپیکر کوئی نہیں ہوتا تھا لیکن حضرت سید عبدالقادر جیلانی رحمہ اللہ تعالیٰ کی یہ کرامت ہے کہ آپ کی آواز پہلے آدمی سے آخری آدمی تک برابر پہنچتی تھی۔ آپ جب واعظ فرماتے تو یہ عالم ہوتا تھا کہ لوگ خوف خدا کی بدولت چیخ مار کر بے ہوش ہو جاتے تھے۔ وہاں کئی لوگ فوت ہو جاتے اور وہیں جنازے اٹھتے آپ کے یہ واعظ اکثر محفوظ ہیں۔

آج دیکھو! ہمارا حال یہ ہے کہ ہم دنیا کی محبت میں بہت آگے نکل گئے ہیں وہ یہ کہ ہم لوگ پیسہ کمانے اور بنگلے بنانے میں لگے ہوئے ہیں۔ آج لوگ ملاوٹ دھاندلی بے ایمانی اور ناپ تول میں کمی بیشی کرنے میں بڑے مشتاق نظر آتے ہیں۔ ایسی باتیں جن کی بدولت قوموں پر عذاب آتا ہے وہ ساری حرکتیں اب مسلمانوں میں موجود ہیں۔ ناجائز مال کماتے ہیں دکانیں، بلڈنگیں اور عمارتیں بناتے چلے جاتے ہیں اور مال و دولت دیکھتے ہیں، گنتے ہیں اور خوش ہوتے چلے جاتے ہیں۔ اللہ رب العالمین ارشاد فرماتا ہے۔

الذی جمع مالا وعدده (۲) یحسب ان ماله اخلده (۳) کلا لینبذن فی الحطمة (۴) وما ادراک ما الحطمة (۵) نار اللّٰه الموقدة (٦) التی تطلع علی الأفدة (۷) انها علیهم موصدة (۸) فی عمد ممددة (۹) سورة الهمزة.

ترجمہ: جس نے مال جوڑا اور گن گن کر رکھا کیا یہ سمجھتا ہے کہ اس کا مال اسے دنیا میں ہمیشہ رکھے گا ہرگز نہیں وہ ضرور روندنے والی میں پھینکا جائے گا اور تو نے کیا جانا کیا روندنے والی اللہ کی آگ کہ بھڑک رہی ہے وہ جو دلوں پر چڑھ جائے گی بیشک وہ ان پر بند کر دی جائے گی۔ لمبے لمبے ستونوں میں۔ (کنزالایمان)

اسلامی معاشرت کے تقاضے

اعوذ باللہ من الشیطن الرجیم

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اَلحَمدُ لِلّٰہِ. اَلحَمدُ لِلّٰہِ نَحمَدُہٗ وَنَستَعِینُہٗ وَنَستَغفِرُہٗ وَنُؤمِنُ بِہٖ وَنَتَوَکَّلُ عَلَیہِ وَنَعُوذُ بِاللّٰہِ مِنْ شُرُورِ اَنفُسِنَا وَمِنْ سَیِّاٰتِ اَعمَالِنَا مَنْ یَّھدِہِ اللّٰہُ فَلاَ مُضِلَّ لَہٗ وَمَنْ یُّضلِلہُ فَلاَ ھَادِیَ لَہٗ وَنَشھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ ط وَحْدَہٗ لاَ شَرِیکَ لَہٗ ط وَنَشھَدُ اَنَّ سَیِّدَنَا وَنَبِیَّنَا وَحَبِیبَنَا وَمَولٰنَا مُحَمَّدًا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ عَبْدُہٗ وَرَسُولُہٗ. اَلَّذِی اَرسَلَ اِلَی الْخَلْقِ کَافَّۃً بَشِیرًا وَّ نَذِیرًا وَّ دَاعِیًا اِلَی اللّٰہِ بِاِذنِہٖ وَسِرَاجًا مُّنِیرًا وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِینَ بِاَنَّ لَھُم مِنَ اللّٰہِ فَضلاً کَرِیمًا ھُوَ الْحَبِیبُ الَّذِی تُرجٰی شَفَاعَتُہٗ لِکُلِّ ھَولٍ مِّنَ الْاَھوَالِ مُقتَحِمِ.

یَارَبِّ یَا رَبِّ صَلِّ وَسَلِّم دَائِمًا اَبَدًا عَلٰی حَبِیبِکَ خَیرِ الْخَلقِ کُلِّھِمِ قَالَ اللّٰہُ عَزَّ وَجَلَّ فِی شَانِ حَبِیبِہٖ اِنَّ اللّٰہَ وَمَلاَئِکَتَہٗ یُصَلُّونَ عَلَی النَّبِیِّ یٰاَیُّھَا الَّذِینَ اٰمَنُوا صَلُّوا عَلَیہِ وَسَلِّمُوا تَسلِیمًاo اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی حَبِیبِکَ سَیِّدِنَا وَمَولاَنَا مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وآلِہٖ وَسَلَّمَ صَاحِبِ الْوَجْہِ الْاَنوَرِ.

اللہ تبارک و تعالیٰ جل جلالہ وعم نوالہ کا احسان اور فضل و کرم ہے کہ ہم یہاں اکٹھے ہوئے ہیں۔ دعا ہے کہ اللہ تبارک و تعالیٰ میری اور آپ کی حاضری قبول فرمائے نیز جو کچھ یہاں بیان کیا گیا اور کیا جائے اس پر آپ کو اور مجھ گنہگار کو عمل کی توفیق عطاء فرمائے۔ میں بہت عرصے کے بعد کامونکی آیا ہوں آپ سب بھائیوں نے جس محبت اور اخلاص کے ساتھ میرا استقبال فرمایا اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ اس کی بہترین جزائے خیر آپ کو عطاء فرمائے۔ اللہ تعالیٰ کا بڑا شکر ہے کہ میں اور آپ پاکستان جیسے ایک مسلمان ملک میں رہ رہے ہیں جو ایسا مسلمان ملک ہے جس کا قیام رمضان المبارک کی 26 تاریخ اور 27 شب کو عمل میں آیا۔

پاکستان اللہ تبارک و تعالیٰ کی بہت بڑی نعمت ہے جو برصغیر کے مسلمانوں کو اللہ جل جلالہ نے حضور پرنور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صدقے میں عطاء فرمائی۔ اللہ کی طرف سے ہمارے لیے یہ بہت بڑا احسان و اکرام اور انعام ہے اس نعمت کا اللہ کے حضور جتنا بھی شکر ادا کیا جائے کم ہے۔

پاکستان کو قائم ہوئے 45 سال گزر گئے۔ اس سے پہلے نو سو سال تک برصغیر پر مسلمانوں کی حکومت رہی اور عرب کی سرزمین پر چودہ سو سال مسلمانوں نے حکومت کی۔

اسلام کی آمد سے قبل عرب میں عہد جاہلیت تھا۔ ایک جعلی معاشرہ! جعلی معاشرہ سے مراد یہ ہے کہ لاقانونیت کا دور دورہ تھا۔ اسلام نہیں۔ کفر و شرک تھا، لوٹ مار، قتل و غارت گری، اغواء، حرام خوری، شراب نوشی، بدکرداری اور زنا کا چلن عام تھا۔ عرب کے اس معاشرے میں یہ سب چیزیں مادر پدر آزاد تھیں۔ کسی پر کوئی پابندی نہیں تھی۔ عرب کے اس ماحول میں معمولی معمولی باتوں

پر انسانوں کو قتل کر دینا اور پھر اس قتل کے انتقام میں نسل در نسل برس ہا برس لڑائی لڑتے رہنا ان کا معمول بن چکا تھا۔

جاہلیت کے اس معاشرے میں سو عورتوں کو گھر میں رکھنا ایک عام سی بات تھی جس سردار کے گھر جتنی زیادہ عورتیں ہوتیں، وہ اتنا بڑا آدمی کہلاتا تھا۔ بت پرستی عام تھی۔

کعبۃ اللہ میں تین سو ساٹھ بت نصب تھے اور لوگ ان کی پوجا کرتے تھے۔ بے حیائی اتنی عام تھی کہ عورتیں خانہ کعبہ کا طواف برہنہ ہو کر کیا کرتی تھیں۔ گویا بے حیائی عریانیت فحاشی اور بدکرداری عام تھی۔ جعلی معاشرے کا یہ مختصر نقشہ جو تاریخ کی کتابوں میں نظر آتا ہے۔

ایسے بگڑے ہوئے جاہلیت کے معاشرے کو بدلنا بہت مشکل کام تھا لیکن میرے اور آپ کے آقا حضور پُرنور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس معاشرے کو تبلیغ حکمت اور پیغمبرانہ بصیرت سے کام لے کر بدل دیا اور ایسا بدل دیا کہ زمانہ جاہلیت کے نشانات یکسر مٹ گئے۔

آج آپ اور میں جس ماحول میں رہ رہے ہیں۔ یہ ماحول اسلام سے قبل کے عہد جاہلیت کا نقشہ تو پیش نہیں کرتا اور الحمدللہ یہاں مشرکین بھی نہیں رہتے اور اس معاشرے میں شراب، جواء، بدی اور زنا اس طرح عام بھی نہیں جس طرح اس سوسائٹی میں تھا لیکن اس معاشرے میں اس جیسی برائیاں ضرور ہیں۔ جن کی اصلاح ہمارے فرائض میں داخل ہے اگرچہ ان برائیوں کو حسنات میں تبدیل کرنا بڑا مشکل کام ہے لیکن جدوجہد کے نتائج ضرور نکلتے ہیں۔

آپ جانتے ہیں کہ پاکستان کو قائم ہوئے 45 سال گزر گئے ہیں لیکن

ہم بارہا اصلاح کی کوششوں کے باوجود خاطر خواہ کوئی کامیابی حاصل نہیں کر سکے۔ دیکھو! اس سوسائٹی کی جانب جس میں لوگ عیب کو عیب خیال نہیں کرتے تھے لیکن جب حضور پرنور سید العالمین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اخلاق، اخلاص، علم اور تبلیغ کے ذریعے سے اصلاحی جدوجہد کی تو اس سوسائٹی میں کتنا بڑا عظیم انقلاب آیا۔

وہ انقلاب جس نے اس جعلی معاشرے میں سے ابوبکر، عمر، عثمان اور علی رضوان اللہ علیہم اجمعین جیسے انسانوں کو نکال کر کندن بنا دیا۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نگاہ کرم کا صدقہ تھا کہ یہ جلیل القدر صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین مجسمہ نور بن گئے۔ نبی رحمت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تربیت کا اثر تھا کہ صحابہ جاہلیت کے اس معاشرے میں اندھیروں کو دور کرنے کے لیے نور کی قندیل بن گئے۔

موجودہ دور کے بعض نام نہاد مفکرین کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پہلے بہت سارے انبیاء ناکام ہو گئے۔ وہ یہ کہتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس لیے کامیاب ہوئے کہ صحابہ ان کے مشیر تھے اگر ابوبکر، عمر، عثمان اور علی رضوان اللہ علیہم اجمعین نہ ملتے تو (معاذ اللہ) آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بھی اپنے مشن میں کامیاب نہ ہوتے بلکہ پہلے نبیوں کی طرح ناکام ہو جاتے۔ توبہ! توبہ! استغفر اللہ۔

حقیقت یہ ہے کہ عصر حاضر میں بہت سے لوگ چھوٹی موٹی کتابیں پڑھ کر مفکر بن جاتے ہیں ان نام نہاد مفکرین کی پاکستان میں بہتات ہو گئی ہے۔ یہی لوگ ہیں جو نت نئے نئے فتنے پیدا کر رہے ہیں۔

بتایئے! اگر ان نام نہاد مفکروں کی بات مانی جائے تو پتہ چلے گا کہ

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی کامیابی کا سبب دراصل ابوبکر، عمر، عثمان اور علی رضوان اللہ علیہم اجمعین تھے۔ یہ فتنہ پرور یہ بتانا چاہتے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تو کوئی خصوصیت نہیں تھی لیکن حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صحابہ میں یہ خصوصیت تھی کہ آپ کا مشن صحابہ رضی اللہ عنہ کی وجہ سے کامیاب ہوا۔

دیکھو! یہ کتنی غلط، اوچھی اور بودی تعبیر ہے کیونکہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے محتاج نہیں تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے مشن کی تکمیل میں عمر رضی اللہ عنہ کے محتاج نہیں تھے۔ ابوبکر رضی اللہ عنہ کی شان تو یہ تھی کہ وہ ایک تاجر تھے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ ایک پہلوان تھے۔ معزز قبیلے کے تھے اور مکہ میں ان کی شہرت تھی۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ مکہ کے ایک مشہور تاجر تھے۔ اسی طرح حضرت علی رضی اللہ عنہ ایک صاحبزادے تھے جیسے مکے میں اور بھی صاحبزادے تھے۔ ان تمام صحابہ کی انفرادی اہمیت صرف اپنے خاندان اور شہر میں تھی لیکن حضور پرنور سید العالمین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے مشن کی تکمیل میں ان کے محتاج نہیں تھے۔ یہ تو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا کرم ہے کہ آپ کی نسبت سے صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین کو مقام بلند نصیب ہوا۔

حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ صرف ابوبکر تھے لیکن دربار مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں پہنچے تو نگاہ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان کو صدیق اکبر بنا دیا۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ صرف عمر تھے لیکن دربار مصطفوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے وابستہ ہوئے تو فاروق اعظم رضی اللہ عنہ بن گئے۔ سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ جب بارگاہِ رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں حاضر ہوئے تو صرف عثمان رضی اللہ عنہ تھے لیکن نگاہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے غنی کر دیا۔ اسی

طرح حضرت علی رضی اللہ عنہ صرف علی تھے لیکن دامن رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے وابستہ ہوئے تو ولی بن گئے۔

صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین کی یہ وہ جماعت تھی جو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مکتب میں تیار ہوئی۔ یہ جماعت حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مدرسہ میں تیار ہوئی وہ مدرسہ جسے تاریخ مدرسہ صفہ کے نام سے یاد کرتی ہے۔ یہ مدرسہ اسلام کی پہلی یونیورسٹی تھی جو مدینہ میں قائم ہوئی۔ یہ صرف نگاہِ مصطفیٰ کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا صدقہ تھا جس نے صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین کے شب و روز بدل دیے۔ یہ تو صرف آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نگاہ فیض کی خیرات تھی کہ آپس میں لڑنے والے بھائی بھائی بن گئے۔ راہزن راہبر بن گئے ان کی دنیا تبدیل ہو گئی۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا یہی مشن تھا جس سے متعلق رب العالمین جل جلالہ وعم نوالہ ارشاد فرماتا ہے۔

هُوَ الَّذِیْ بَعَثَ فِی الْاُمِّیّٖنَ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ یَتْلُوْا عَلَیْهِمْ اٰیٰتِهٖ وَیُزَكِّیْهِمْ وَیُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ وَاِنْ كَانُوْا مِنْ قَبْلُ لَفِیْ ضَلٰلٍ مُّبِیْنٍ o (سورۃ الجمعۃ آیت نمبر ۲)

ترجمہ: وہی ہے جس نے ان پڑھوں میں انھیں میں سے ایک رسول بھیجا کہ ان پر اس کی آیتیں پڑھتے ہیں اور انھیں پاک کرتے ہیں اور انھیں کتاب اور حکمت کا علم عطاء فرماتے ہیں اور بے شک وہ اس سے پہلے ضرور کھلی گمراہی میں تھے۔ (کنزالایمان

از امام احمد رضا خان بریلوی رحمہ اللہ تعالیٰ)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دست اقدس پر ایمان لانے والے

جو لوگ تھے وہ صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین کی یہی وہ مقدس جماعت تھی جو سب سے پہلے ایمان لائی۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان لوگوں کی تربیت فرمائی۔ ذہن سازی کی اور ان کو ہر قسم کی نجاستوں اور غلاظتوں سے پاک کیا، ظلمت اور تاریکی روشنی میں بدل دی۔ یہی روشنی تھی جو شمع بن کر چار دانگ عالم میں سویرے کی علمبردار بن گئی۔ امن و آشتی کی علامت بن گئی۔ دنیا میں پھر یہ شمع ایسی جلی کہ اس کی بدولت چراغ سے چراغ روشن ہوتے چلے گئے۔ یہ سب حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اصلاحی جدوجہد کا اثر تھا۔ آپ نے جدوجہد کا آغاز تب کیا تھا جب کوئی ایمان لانے کے لیے تیار نہ تھا۔ ہر طرف ظلمت تھی لیکن حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی جدوجہد رنگ لائی اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے استفادہ کر کے صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین نے اس نور اور روشنی کو مزید آگے تک بڑھایا۔

لیکن تصور کیجیے اس سوسائٹی کی طرف جس میں کوئی صاحب ایمان نہ تھا۔ دار ارقم میں حضور پرنور سید العالمین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رونق افروز ہوتے تو ایک ایک دو دو آدمی آتے تھے۔ دہشت کی فضا تھی، لوگ ڈرتے تھے۔ ہر طرف جبر کا ماحول اور ظلم کا دور دورہ تھا اس ماحول میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی دعوت کا آغاز کیا۔

دعوت حق کی صدا سنائی دی تو مکے کے بڑے بڑے رئیسوں کے مزاج بگڑ گئے۔ ردعمل میں ابوجہل ابولہب عتبہ شیبہ اور ولید جیسے پالتو غنڈے اور مکے کے بدمعاش اسلام پسندوں کو تنگ کرنے لگے وہ سرعام اسلام کے حامیوں کو مارتے تھے جب کوئی اسلام لاتا تو اس کو سزا دیتے۔

اب بتائیے! ایسے دل شکن حالات میں لوگوں کا اسلام قبول کرنا اور برملا

یہ کہنا کہ ہم مسلمان ہیں ہمارا تعارف اسلام ہے کتنا مشکل تھا لیکن اس دور کے مسلمانوں نے سنگینوں کے سائے میں یہ اعلان کیا کہ ہم اوّل و آخر مسلمان ہیں۔

آج ہم جس ماحول میں ہیں یہاں تو ماشاء اللہ ہر طرف مسلمان ہی مسلمان ہیں کوئی مشرک اور منکر نہیں ہے لیکن دین سے دوری کا عالم یہ ہے کہ اس دور کا مسلمان دین سے دوری کے سبب اسلام کا نام لیتے ہوئے شرماتا ہے۔ اسلام کے متعلق اس کا رویہ معذرت خواہانہ ہو گیا ہے اگر پوچھو کہ تو کون ہے؟

تو وہ کہتا ہے کہ میں مہاجر ہوں۔

بھئی کون ہو؟

وہ کہتا ہے میں سندھی ہوں۔

آپ کون ہو؟

کہا بلوچ ہوں۔

تم کون ہو؟

میں پنجابی ہوں۔

یہاں لوگ گمراہ ہو گئے ہیں مفادات کی غرض میں اندھے ہو گئے ہیں۔ طالع آزماؤں نے مادی مفادات کے حصول کی خاطر ملک کو داؤ پر لگا دیا ہے یہاں لوگوں سے مفادات کی خاطر نعرے لگوائے گئے کہ:

جاگ پنجابی جاگ تیری پگ نوں لگ گیا داغ

جاگ سندھی جاگ جاگ مہاجر جاگ

افسوس! کہ حاکمان وقت اسلام کی پگڑی کو اچھال رہے ہیں۔ وہ ہنود و یہود کے ساتھ مل کر اسلام کی عظمت کو داغدار کر رہے ہیں۔ اسلامی ممالک کی

حکومتوں پر امریکی غلام مسلط ہو گئے ہیں گویا مسلمانوں کے نمائندے طاغوت کے ایجنٹ کا کردار ادا کر رہے ہیں۔

صدر صدام نے کہا میں مسلمان ہوں تو عراق پر تباہی نازل کر دی گئی۔

لیبیا کے کرنل قذافی نے کہا میں مسلم ہوں تو لیبیا اقتصادی پابندیوں کی ضد میں آ گیا۔ پاکستان کے عوام کہتے ہیں کہ ہم غلام رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں تو امریکہ کہتا ہے کہ میں پاکستان کو دہشت گرد قرار دے دوں گا۔

گویا امریکہ اور اس کے حواری مسلم ممالک کو اپنی نو آبادیاں تصور کرتے ہیں اور ان ملکوں کے حاکموں کو اپنا غلام دیکھنا چاہتے ہیں۔

ایسے حالات میں چاہیے تو یہ تھا کہ
ہم ایک ہوں مسلم حرم کی پاسبانی کے لیے

نعرۂ مستانہ بلند کرتے لیکن یہاں تو کوئی دہائی دے رہا ہے کہ میں سندھی ہوں، پنجابی ہوں، مہاجر ہوں، بلوچی ہوں، پشتون ہوں، گویا کوئی کسی ازم کی دہائی دیتا ہے تو کوئی کسی ازم کی دہائی دے رہا ہے۔

ارے بابا! سوچو اگر سب لوگ یہی دہائی دیں گے تو بتاؤ پھر اسلام کی دہائی کون دے گا۔

اگر تم پنجابی، سندھی، بلوچی اور پٹھان بن گئے تو بتاؤ پھر مسلمان کون کہلائے گا۔ مسلمان کو کہاں تلاش کرو گے۔

ہماری زندگی کا مقصد اور ہماری ذمہ داری یہ نہیں کہ ہم لوگوں کو قبائلی علاقائی اور لسانی تفریقات میں مبتلا کر دیں۔ ہماری زندگی کا مقصد تو بڑا اعلیٰ اور بامقصد ہے۔

رب العالمین جل جلالہ وعم نوالہ قرآن مجید فرقان حمید میں ارشاد فرماتا ہے۔

وَمَنْ اَحْسَنُ قَوْلاً مِّمَّنْ دَعَآ اِلَی اللّٰہِ وَعَمِلَ صَالِحًا وَّقَالَ اِنَّنِیْ مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ (سورۃ حٰم السجدۃ ۳۳)

ترجمہ: اور اس سے زیادہ کس کی بات اچھی جو اللہ کی طرف بلائے اور نیکی کرے اور کہے میں مسلمان ہوں۔ (کنزالایمان ترجمہ اعلیٰ حضرت رحمہ اللہ تعالیٰ)

تعصب اور عصبیت کی طرف لوگوں کو مت بلاؤ اور اللہ کی زمین پر فتنہ و فساد مت پھیلاؤ سوچو! قرآن نے تمھارے ذمہ کیا کام لگایا ہے تمہاری پہچان کیا ہے اور تم کیا کر رہے ہو؟

ارے لوگو! یہ جو کچھ تم کر رہے ہو۔ یہ تمھارے شایان شان نہیں ہے تم حق اور باطل میں تفریق کرنے والے ہو سنو اللہ کا قرآن فرماتا ہے اللہ رب العالمین جل جلالہ وعم نوالہ ارشاد فرماتا ہے۔

هُوَ الَّذِیْ خَلَقَكُمْ فَمِنْكُمْ كَافِرٌ وَّمِنْكُمْ مُّؤْمِنٌ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِیْرٌ ٥ (التغابن آیت نمبر 2)

ترجمہ: وہی ہے جس نے تمھیں پیدا کیا تو تم میں کوئی کافر اور تم میں کوئی مسلمان اور اللہ تمھارے کام دیکھ رہا ہے۔ (کنزالایمان از اعلیٰ حضرت رحمہ اللہ تعالیٰ)

پس دو حصے ہو گئے اب کوئی فرق نہیں اب کافر ہوں گے یا مومن ہوں گے۔

لوگو! رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی امت کو اسلام کے دشمن بانٹ دینا چاہتے ہیں تم جاگ جاؤ تم لسانی قبائلی اور گروہی تفریق کے دائروں سے نکل

کرصرف اور صرف مسلمان بن جاؤ۔

جب حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسلام کی دعوت دی تو ابوجہل، ابولہب اور دیگر سردارانِ قریش نے آپ کی دعوت کو قبول نہ کیا، لہٰذا وہ امت سے کٹ گئے۔

جبکہ بلال حبشی رضی اللہ عنہ جن کی زبان عربی نہیں تھی۔ وہ قریش یا ہاشمی نہیں تھے۔ وہ بہت دور حبشہ کے رہنے والے تھے لیکن اسلام کے رشتے نے انھیں اتنا بلند کر دیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بلال رضی اللہ عنہ اور سلمان رضی اللہ عنہ کو گلے سے لگا لیا اور ابوجہل و ابولہب کو اپنے قبیلے، شہر اور زبان کے رشتے کے باوجود مسترد کر دیا۔

اب غور کرو! کہ اسلام کی قومیت کی بنیاد زبان وطن قبیلے اور علاقے پر نہیں بلکہ صرف اور صرف مسلم قومیت پر ہے۔ اسلام ایک آفاقی دین ہے اور اسلام کے چاہنے والے ایک عالمگیر قوم ہیں۔

ابن خلدون نے نقل کیا ہے کہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ قریشی النسل تھے، مکی تھے، عربی تھے اور آپ کا نسب اوپر جا کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ملتا ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ جب کھڑے ہوتے اور حضرت بلال رضی اللہ عنہ بھی موجود ہوتے تو وہ فرماتے۔

فَبِلَالٌ هُوَ سَيِّدُنَا

ترجمہ: بلال تو ہمارے سردار ہیں۔

یہ کیسا رشتہ تھا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ قریشی مکی عربی ہونے کے باوجود یہ کہتے ہیں کہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ ہمارے سردار ہیں۔ یہ رشتہ صرف

اور صرف مسلم قومیت کا تھا۔

اصل حقیقت یہ ہے کہ صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صحبت سے وہ فیض حاصل کیا کہ صحابہ رضی اللہ عنہ کی مقدس جماعت نے نہ صرف حضور سید العالمین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پیغام اور دعوت کو سنا اور سمجھا بلکہ حقیقی معنوں میں اپنی زندگیوں کو اسوۂ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سانچے میں ڈھال لیا تھا۔ صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین کی زندگیوں پر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کردار کی چھاپ اتنی گہری تھی کہ آج چودہ سو سال بعد بھی ہم اسے درست صورت میں دیکھ کر اپنا سکتے ہیں۔ اس سے پہلے انبیاء کی قومیں اس لیے تباہ ہوئیں کہ انھوں نے اپنے نبیوں کی تعلیمات کو نہ صرف ٹھکرا دیا بلکہ پس پشت ڈال دیا۔ نتیجتاً تباہی اور بربادی ان کا مقدر بن گئی۔ وہ دنیا و آخرت کے لیے ذلیل و رسوا ہو کر رہ گئے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اپنے حواریوں سے کہا کہ تم پر اللہ نے احسان واکرام فرمایا۔ تم اللہ کی راہ میں لڑنے کے لیے نکلو، وہ تم پر فتح کے دروازے کھول دے گا۔ سارے علاقے تمھارے زیر اطاعت ہوں گے لیکن انھوں نے کیا جواب دیا۔ قرآن مجید فرقان حمید ارشاد فرماتا ہے کہ انھوں نے کیا جواب دیا؟

قَالُوْا یٰمُوْسٰٓی اِنَّا لَنْ نَّدْخُلَهَآ اَبَدًا مَا دَامُوْا فِیْهَا فَاذْهَبْ اَنْتَ وَرَبُّکَ فَقَاتِلَآ اِنَّا هٰهُنَا قٰعِدُوْنَ. (۲۴ سورۃ المائدہ)	ترجمہ: بولے اے موسیٰ ہم تو وہاں کبھی نہ جائیں گے جب تک وہ وہاں ہیں تو آپ جایئے اور آپ کا رب تم دونوں لڑو، ہم یہاں بیٹھے ہیں۔ (کنزالایمان)

یہ تھی۔ انبیاء سابقین کی قوم کی ایک جھلک لیکن سبحان اللہ! صحابہ

رضوان اللہ علیہم اجمعین کی جماعت جو مدینہ کے مکتب میں تیار ہوئی وہ کتنی باعظمت تھی۔

وہ جماعت کتنی جانثار اور وفادار تھی کہ وقت پڑنے پر جب حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے بدر کے میدان میں جنگ لڑنے کے لیے آواز دی اور سید العالمین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حکم دیا کہ صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین اکٹھے ہو جائیں۔

جب صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین اکٹھے ہو گئے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مشورہ طلب کیا تو صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین نے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آپ حکم دیجیے۔

ہم آپ کے دائیں اور بائیں آپ کے آگے اور پیچھے اپنی اولاد کو مال و جان کو اور خود کو قربان کرتے چلے جائیں گے۔ صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین نے جس جذبہ جانثاری کا اظہار کیا۔ اس کا قرآن نے بڑے حسین انداز میں تذکرہ کیا ہے۔ رب العالمین جل جلالہ وعم نوالہ ارشاد فرماتا ہے۔

وَالَّذِيْنَ اتَّبَعُوْهُم بِاِحْسَانٍ رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ.
(۱۰۰ سورة التوبه)

ترجمہ: اور جو بھلائی کے ساتھ ان کے پیرو ہوئے۔ اللہ ان سے راضی ہوا اور وہ اللہ سے راضی۔
(کنزالایمان از اعلیٰ حضرت)

یہ تذکرہ اس مقدس گروہ کا ہے جس نے اسلام قبول کرنے میں مہاجرین و انصار میں سے سبقت حاصل کی اور ان کا دعوت حق کو قبول کرنے میں پہل کرنا اللہ تعالیٰ کو اتنا پسند آیا کہ انھیں رفیع الشان مقام عطا فرمایا۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں ایک اور مقام پر ارشاد فرمایا۔

لَقَدْ رَضِيَ اللّٰهُ عَنِ الْمُؤْمِنِيْنَ اِذْ يُبَايِعُوْنَكَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ.
(۱۸ سورۃ الفتح)

ترجمہ: بے شک اللہ راضی ہوا ایمان والوں سے جب وہ اس پیڑ کے نیچے آپ صلیٰ اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے بیعت کرتے تھے۔

اسلام کے ابتدائی عہد میں جن صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین نے بدر کے معرکے میں شرکت کی اور جو زندگی بھر رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے ساتھ رہے۔ اللہ ان سے راضی ہوا۔ بعد میں جن لوگوں نے مضبوطی سے صحابہ کا دامن تھام لیا۔ وہ تابعیت کے درجے پر فائز ہوئے۔ اللہ ان سے بھی راضی ہو گیا اور اپنے ان بندوں سے اللہ تعالیٰ ایسا راضی ہوا کہ زندگی بھر اللہ ان سے راضی رہا حتیٰ کہ وہ حضور حق پہنچ گئے۔ رب العالمین جل جلالہ وعم نوالہ ارشاد فرماتا ہے۔

يٰۤاَيَّتُهَا النَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّةُ ٥ ارْجِعِىٓ اِلٰى رَبِّكِ رَاضِيَةً مَّرْضِيَّةً ٥ فَادْخُلِىْ فِىْ عِبَادِىْ ٥ وَادْخُلِىْ جَنَّتِىْ ٥ (سورۃ الفجر پ ۳۰)

ترجمہ: اے اطمینان والی جان (نفس مطمئنہ) اپنے رب کی طرف واپس ہو یوں کہ تو اس سے راضی وہ تجھ سے راضی، پھر میرے خاص بندوں میں داخل ہو جا اور میری جنت میں آ۔
(کنز الایمان از اعلیٰ حضرت)

یہ بشارت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے صحابہ و تابعین اور ان تمام لوگوں کے لیے ہے جو قیامت تک حضور پُرنور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے نقش قدم پر چلتے رہیں گے۔

رب تعالیٰ نے صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین کے ذریعے سے دین حق کو

غلبہ عطا فرمایا۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وفات کے بعد حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو مسلمانوں کا خلیفہ منتخب کیا گیا۔ یہاں ذرا ٹھنڈے دل سے غور فرمایئے کہ اس کی ضرورت کیا تھی؟ سیدالعالمین محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے دور حیات میں مدینہ کی سلطنت کے خود امیر تھے۔ آپ نے اپنی حکومت کے دور اقتدار میں کفار مکہ سے بدر، احد، خندق اور خیبر کے میدان میں لڑائی کی اور اسلامی حکومت کا مسلمانوں کے مال و جان کا، سلطنت اسلام کی جغرافیائی سرحدوں کا بھرپور انداز سے تحفظ فرمایا اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وفات حسرت آیات کے بعد صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کو منتخب کیا گیا؟

ذرا غور تو کرو کہ اس کی ضرورت کیا تھی؟ یہ تو سیاست ہے معلوم یہ ہوا کہ مسلمانوں نے قرون اولیٰ میں ہمیشہ اسلام اور سیاست کو یک جان دو قالب خیال کیا۔

لیکن انگریز نے اسلام اور سیاست کو جدا جدا کر کے مسلمانوں کو کمزور کرنے کی انتہائی مکروہ سازش کی اور موجودہ دور میں اسی سازش کا اثر ہے کہ اگر کوئی مولوی سیاست کی بات کرے تو لوگ مذاق کرتے ہیں۔ مثلاً

اگر مولانا اکرام مجددی سیاست میں حصہ لیں تو لوگ پوچھتے ہیں۔

مولوی جی تسی تے سیاسی ہو گئے او؟

شاہ احمد نورانی اگر سیاست میں حصہ لیں تو کہیں گے! او جی نورانی صاحب تسی وی سیاسی ہو گئے او؟ اچھا جی!

مولانا اکرم رضوی سیاست میں حصہ لے تو بھی یہی کہا جائے گا۔

میں عوام اہل سنت اور خصوصاً علمائے اکرام سے گزارش کروں گا کہ وہ

بیدار ہوں اور طاغوت کی اس سازش کا مقابلہ کرنے کے لیے کمر ہمت باندھ لیں جو آدمی بھی علماء کو ٹوکتا ہے۔ علماء کا فرض ہے کہ وہ پوچھیں کہ

او بندہ خدا تو ذرا یہ تو بتا؟

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مسلمانوں کی مدینہ میں حکومت بنائی یا نہیں بنائی؟

ہر باشعور آدمی جانتا ہے کہ اسلام کے ابتدائی عہد میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حکومت قائم کی اور یقیناً قائم کی تو پھر تو سیاست اور مذہب ایک ہو گئے یعنی حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے عمل سے یہ دلیل فراہم کر دی کہ سیاست اور مذہب دونوں ساتھ ساتھ چلیں گے۔

سیاست اگر قرآن کے تابع ہے تو عبادت ہے اگر سیاست قرآن سے جدا ہے مسجد سے جدا ہے تو پھر وہ سیاست نہیں خباثت ہے یزیدیت ہے آمریت ہے لیکن حسینیت نہیں ہے۔

اب دیکھئے! حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ امیرالمومنین منتخب ہوئے تو مسجد نبوی میں بیٹھ کر فیصلے فرما رہے ہیں۔ لشکر روانہ ہو گا۔ حضرت اسامہ قیادت فرمائیں گے۔

فلاں جانب فلاں مقام پر جائے گا۔

اطلاع آئی کہ مسیلمہ کذاب نے نبوت کا دعویٰ کر دیا ہے۔ وہ نجد کے علاقے میں پیدا ہوا وہ نجدی تھا محمد بن عبدالوہاب بھی نجدی تھا۔ مسیلمہ کذاب کو ساری دنیا نے کذاب کہا۔

جھوٹا...... جھوٹا...... اور جھوٹا......

مسیلمہ کے دعویٰ نبوت کے جواب میں حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے یہ نہیں کہا کہ میں فتویٰ دیتا ہوں کہ مسیلمہ کافر ہے اور پھر آرام سے حجرے میں بیٹھ گئے ہوں (آج کل کے سرکاری درباری مولویوں کی طرح) اگر حکومت نہ ہو تو یہی ہوتا ہے کہ فتویٰ دیا اور بیٹھ گئے لیکن جب یار غار حضرت سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کو رپورٹ ملی کہ مسیلمہ کذاب نے نہ صرف دعویٰ نبوت کیا بلکہ ایک بڑا زبردست لشکر بھی تیار کر لیا ہے۔ فدائین کی ایک جماعت بھی بنا لی ہے جو اس کے اشارے پر جان لڑا دے گی۔ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے ایک طرف سرکاری فرمان جاری کیا کہ مسیلمہ مرتد ہے فوج تیار کرو اور اسے صفحہ ہستی سے مٹا دو۔ اس کے ناپاک وجود سے دنیا کو پاک کر دو۔

خالد بن ولید کو حکم ہوا کہ لشکر لے کر جاؤ اور مسیلمہ کذاب پر حملہ کر دو۔

حملہ کیا گیا زبردست لڑائی ہوئی سات سو حافظ قرآن شہید ہو گئے۔

حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے فرمایا! ایک ایک حافظ قرآن شہید ہو جائے لیکن حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تاج وتخت ختم نبوت پر حرف نہیں آنے دیا جائے گا۔ آپ نے اعلان فرمایا کہ جہاد جاری رہے گا۔ منکرین ختم نبوت مٹ کر رہیں گے حتیٰ کہ حق کو فتح نصیب ہو جائے۔

الجہاد الجہاد لبیک لبیک

مسلم فوج نے جانثاری کا مظاہرہ کیا۔ مسیلمہ کذاب کے فدائیوں کے ٹکڑے ٹکڑے کر دیے گئے۔ خود مسیلمہ کی گردن اڑا دی گئی۔ تاج وتخت ختم نبوت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو چیلنج کرنے والوں کا دنیا سے صفایا کر دیا گیا۔

اگر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پاس حکومت نہ ہوتی تو

مسیلمہ کذاب کو اس کے برے انجام تک کیسے پہنچایا جاتا۔ پھر تو صرف فتویٰ پر ہی گزارا کرنا پڑتا۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ایران اور روم پر بیک وقت حملہ کیا۔ دونوں سلطنتوں کو مسلمانوں نے فتح کر لیا۔ اسلام کی عظمت کا پرچم قیصر و کسریٰ میں لہرانے لگا اگر حضرت عمر رضی اللہ عنہ سربراہ حکومت نہ ہوتے ایسا ممکن نہ تھا۔ حقیقت یہ ہے کہ فاروق اعظم کے ہاتھ میں حکومت آئی تو انھوں نے خدا کی کبریائی کا ڈنکا بجایا اور اللہ کے دشمنوں کے ٹکڑے کر دیے۔

یہی ایران جس کو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فتح کیا۔ اس کے بادشاہ کے پاس حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا سفیر خط لے کر گیا جس میں ایران کے حاکم پرویز کو جو کافر تھا آتش پرست تھا۔ اسلام قبول کرنے کی دعوت دی گئی تھی۔ پرویز نے جب نبی دو جہاں صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا خط دیکھا تو غصے میں آ کر خط پھاڑ دیا۔ ہزار میل سے نگاہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دیکھ رہی تھی۔ حضور علیہ السلام مسجد نبوی میں بیٹھے ہوئے تھے۔ آپ نے جب دیکھا کہ پرویز خط پھاڑ رہا ہے تو صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین سے فرمایا ''اے صحابہ پرویز نے ہمارے خط کو پھاڑ دیا ہم نے اس کی سلطنت کو چاک کر دیا ہے۔''

نگاہِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لیے یہ تو معمولی بات ہے۔ یہ ہزار دو ہزار میل تو غلامان مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صدقے میں دیکھا کرتے ہیں۔

پرویز! یہ کافر کا نام ہے فیروز، رستم اور پرویز یہ سب کافروں کے نام ہیں۔ مسلمان ایسے ناموں کو پسند نہیں کرتے۔

ابوبکر رضی اللہ عنہ، عمر رضی اللہ عنہ، عثمان رضی اللہ عنہ، علی رضی اللہ عنہ، حسن رضی اللہ عنہ، حسین رضی اللہ عنہ مسلمانوں کے نام ہیں اور یہ کتنے پیارے نام ہیں۔ مسلمان ایسے نام ہی رکھنا پسند کرتے ہیں۔

پرویز اور رستم و فیروز سب گستاخ رسول تھے۔ گستاخان رسول کی سزا یہ ہے کہ جلد از جلد انھیں واصل جہنم کر دیا جائے۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے ایران پر چڑھائی کی۔ ایران فتح ہوا۔ اس دوران پرویز جیسے گستاخ کو اس کے عزیزوں نے قتل کر دیا۔ اس کی آنکھیں نکال دیں۔ وہ خبیث بڑی دردناک موت مرا۔ یہ اس گستاخ کا عبرت ناک انجام تھا جو قیامت تک گستاخان رسول کے لیے عبرت کا نمونہ رہے گا۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فیضان سے صحابہ کی ایک ایسی جماعت تیار ہوگئی تھی جس جماعت کے ہوتے ہوئے تاریخ کے کسی بھی موڑ پر اگر کسی نے گستاخی کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ختم نبوت کو چیلنج کیا تو عظمت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ناموس کے تحفظ کے لیے ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما کی صورت میں جانثار آگے بڑھے۔ انھوں نے اس چیلنج کو قبول کیا اور گستاخان رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو صفحہ ہستی سے نیست و نابود کر دیا۔ گستاخ کی زبان گدی سے کھینچ لی اور اس کو عبرت ناک موت کے انجام سے دوچار کر دیا۔

یہ سب کچھ اس لیے ہوتا رہا ہے کہ اہل ایمان کے پاس سیاسی قوت تھی اور وہ قوت حق کی حمایت میں صرف ہوتی رہی اگر اہل تقویٰ کے پاس سیاسی قوت نہیں ہوگی اور حکومت نہیں ہوگی تو پھر بس دعائے خیر ہی کافی ہوگی اس کے سوا تو کوئی کام نہیں ہوگا۔

دیکھو! تاریخ کے دریچوں میں جھانک کر مسجد نبوی ہے۔ ایک شخص آیا اور اس نے کہا کہ میں پیغام لایا ہوں۔

پوچھا گیا کس کا پیغام ہے؟

کہا گیا جس کا پیغام لایا ہوں اس کا نام یزید ہے۔

پوچھا! پیغام کیا ہے؟

بتایا گیا! آپ کو اس حکومت کی رعایا بن کر، فرمانبردار بن کر وفادار بن کر رہنا ہوگا جس کا سربراہ یزید ہے اور اس کی اطاعت کرنا ہوگی۔

فرمایا! تجھے معلوم ہے میں کون ہوں؟

میرا نام حسین ابن علی ہے!

میں نے سیدہ خاتون جنت کا دودھ پیا ہے!

عرشیوں کے آقا، فرشتوں کے داتا سیدالعالمین صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے مجھے اپنی گود میں کھلایا ہے!

تم پیغام لائے ہو کہ میں ایک شرابی اور بدکار حاکم کا حکم مانتا چلوں۔ میں اپنی زبان بند رکھوں، اسے کچھ نہ کہوں۔

مسجد نبوی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم میں بیٹھا رہوں!

تسبیح گھماتا رہوں!

نذرانے لے کر جیب میں ڈالتا رہوں!

یہ کیسے ہوسکتا ہے؟

ایک حاکم وقت اسلام کی حرمت کو پامال کرتا رہے۔ رسول اللہ کا دین لٹتا رہے اور نواسہ رسول سجادگی کی گدی پر بیٹھ کر نذرانے وصول کرتا رہے اور یہ

کہتا رہے کہ میرا تو سیاست سے کوئی تعلق نہیں ہے۔

فرمایا! میں حسین ہوں اور کہا کہ ایسا ہرگز نہیں ہو گا۔

نکل کر خانقاہوں سے ادا کر رسم شبیری

بڑا اچھا موقع تھا امام حسین رضی اللہ عنہ فرما دیتے میں تو نواسہ رسول ہوں لوگ آتے ہیں اور سبھی قسم کے لوگ آتے ہیں پھر میں تو سیاسی آدمی بھی نہیں ہوں میں ہر ایک کو ناراض بھی نہیں کر سکتا۔

کون ہے!

کون نہیں ہے۔

اور کون حکومت میں کیا کر رہا ہے؟

حکومت خود کیا کر رہی ہے اور کیا نہیں کر رہی ہے۔

میں تو سیاست میں پڑتا ہی نہیں ہوں۔

اگر چودھویں صدی کا مرید ہوتا تو امام حسین رضی اللہ عنہ کو یہ مشورہ ضرور دیتا کہ

''پیر جی تہاڈا سیاست نال کی کم اے۔ جے یزید شراب پیندا اے تو توہانوں کی آکھدا اے...... تسی ایتھے بیٹھو جی سجادگی دی گدی تے...... تعویذ لکھو جی...... تسبیح گھماؤ جی...... دعائے خیر کرو جی......''

اس دور کا مادیت پسند مسلمان مرید یہی مشورہ دیتا اور یہ مشورہ پیر صاحب کو بھی بہت پسند آتا۔ آج کل یہی کچھ ہو رہا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ دین کا وقار کم ہو گیا ہے اور لوگ دین کا تعلق کمزور ہونے کی وجہ سے لسانی، علاقائی اور قبائلی تفریق کے دائروں میں تقسیم ہو رہے ہیں۔

وائے ناکامی متاعِ کارواں جاتا رہا
کارواں کے دل سے احساسِ زیاں جاتا رہا

موجودہ دور میں شیطان (امریکہ) بھی یہی چاہتا ہے کہ
علماء مسجدوں تک محدود رہیں۔
شراب کا، حرام کا اور زنا کا کاروبار چلتا رہے۔
علماء اصلاح احوال کی کوششیں ترک کر دیں۔
مذہب کو سیاست سے اور سیاست کو مذہب سے الگ کر دیا جائے۔
علماء وعظ و نصیحت کو بند کر دیں تا کہ مسلمانوں کی اصلاح کے مراکز غیر موثر ہو کر رہ جائیں۔

یہ یہود و ہنود کی سازش ہے کہ اسلام پسند انقلابیوں کی کمر توڑ دی جائے تا کہ مسلمان ہمیشہ ہمارے غلام رہیں۔

علماء کے خلاف طاغوت اس لیے سرگرم عمل ہے تا کہ جہاں سے (مسجدوں) حکم نافذ ہوتا ہے اس مرکز کو بے وقار بنا دیا جائے۔

اگر دین اور سیاست جدا جدا ہوتے اور دین سے سیاست کا کوئی تعلق نہ ہوتا تو حضرت مجدد الف ثانی رحمہ اللہ تعالیٰ امام ربانی کو بھی یہ کہنا چاہیے تھا کہ ''اگر جہانگیر شراب پیتا ہے نور جہاں یہ کرتی ہے وہ کرتی ہے دربار اکبری میں یہ ہوتا ہے وہ ہوتا ہے لیکن ہم کیا کریں ہمیں فرصت کہاں ہے ہم تو اللہ والے درویش لوگ ہیں۔''

واہ! یہ اس صدی کے نام نہاد درویش لوگ امام حسین اور مجدد الف ثانی سے بھی بڑھ گئے ہیں۔

قیامت تک آنے والے مسلمانوں کے لیے امام حسین شہید اعظم شہید کربلا نواسہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جگر گوشہ بتول نے اپنے عمل سے یہ دلیل فراہم کر دی کہ

''اگر حکومت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بتائے ہوئے نظام کے خلاف چل رہی ہو تو اس کا بدلنا ہر مسلمان کا فرض اور ذمہ داری ہے۔''

مسلمانو! ذرا ٹھنڈے دل سے غور کرو اور بتاؤں مدینے سے بہتر جگہ کونسی ہو سکتی ہے۔ مدینہ سے بہتر کوئی جگہ نہیں ہے لیکن جب دین کو ضرورت پڑی تو امام حسین رضی اللہ عنہ نے مدینہ کو چھوڑ کر مسجد نبوی سے نکل کر غلط کار اور مجرم حکومت سے مقابلہ کیا۔ حاکموں کو ان کی بداعمالیوں سے آگاہ کیا اور کربلا کے تپتے ہوئے ریگزار میں جان دے دی۔

میں خاص طور پر مسجدوں کے ان متولیوں اور منتظم کمیٹیوں سے کہتا ہوں کہ وہ سوچیں جو صبح وشام مولانا سے یہ کہتے ہوئے نہیں تھکتے کہ

''او جی مولوی صاحب! او شاہ جی! تقریر سیاسی نہ ہووے''

تقریر سیاسی نہ ہو مطلب کیا ہے یہی نہ کہ برائی کو برائی نہ کہا جائے غلط کو غلط نہ کہا جائے۔

اگر آپ امام حسین رضی اللہ عنہ کے کردار سے واقف ہیں انھیں شہید سمجھتے ہیں جیسا کہ میرا اور تمام اہل سنت کا عقیدہ ہے کہ امام حسین شہید تھے تو پھر بتاؤ کہ امام حسین رضی اللہ عنہ سے بڑھ کر اور کیا مثال ہو سکتی ہے کہ انھوں نے یزیدی حکومت کو پوری جرأت سے چیلنج کیا اور کربلا کی تپتی ہوئی زمین پر کھڑے ہو کر اعلان کیا کہ

''میں یزید جیسے فاسق و فاجر بدکار اور زانی حاکم کی اطاعت ہرگز نہیں کروں گا۔ ایسے حاکم کی حمایت کبھی نہیں ہوسکتی اس کی بیعت ہرگز نہیں ہوگی۔ ایسے حاکم کو نہ صرف چیلنج کیا جائے گا بلکہ اس کا مقابلہ بھی کیا جائے گا۔''

مسلمانو! شاہ احمد نورانی کہتا ہے کہ

اگر حاکم وقت! قرآن کو چیلنج کر رہا ہے تو مسلمانوں کا فرض ہے کہ وہ اس کی حکومت کو چیلنج کر دیں۔

اگر حاکم وقت! رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنت کو چیلنج کر رہا ہے تو مسلمانوں کو چاہیے کہ وہ اس کو چیلنج کر دیں۔

اگر حاکم وقت! لوگوں کے حقوق غصب کر رہا ہے تو مسلمانوں کو چاہیے کہ وہ جابر سلطان کے سامنے کلمہ حق بلند کر دیں اور اس کی حکومت سے ٹکرا جائیں چاہے انھیں کربلا جیسی تکلیف ہی کیوں نہ برداشت کرنی پڑ جائے۔

امام حسین رضی اللہ عنہ نے اپنے کردار سے تاریخ کے دامن میں اپنا نقش چھوڑ دیا۔ روایت چھوڑ دی ہے تاکہ امت مشکل وقت میں یہ نہ کہے کہ دین پر جان کس طرح قربان کریں۔ حاکم وقت کو کیسے ٹوکیں اور جابر سلطان کے آگے کلمہ حق کیسے کہیں۔

امام حسین رضی اللہ عنہ کی بڑی ناز ونعم سے پرورش ہوئی تھی لیکن جب دین کا معاملہ سامنے آیا تو پوری قوت سے یزیدی سیاست، یزیدی کردار اور یزیدی افکار کو مسترد کر دیا۔

امام حسین رضی اللہ عنہ کے مزاج نے دین سے انحراف کی راہ کو قبول کرنے سے انکار کر دیا۔ گویا تاریخ اسلام کے دامن میں حزب اختلاف کی پہلی

آواز بلند ہوئی وہ امام حسین رضی اللہ عنہ کی آواز تھی۔ امام حسین رضی اللہ عنہ حزب اختلاف کے پہلے رہنما تھے جو اپنے دور کے غلط کار حاکموں کی راہ میں سب سے مضبوط چٹان بن کر کھڑے ہوئے۔

حسینیت کی یہی للکار ہے جس سے آج بھی آمریت کے ایوان لرزہ براندام ہیں۔

آج وقت کی ضرورت ہے علماء حسینی سنت پر عمل پیرا ہوتے ہوئے وطن عزیز میں لٹیرے اور یزید کے جانشین حاکموں کو ان کی بداعمالیوں سے آگاہ کرنے کی خاطر پوری جرأت سے میدان سیاست میں اتریں اور مفاد پرست سیاست دانوں کا راستہ روک کر نظام مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نفاذ کی تحریک کے پرچم کو سب پرچموں سے بلند کر دیں۔

آج پاکستان کے اندر ایک مسلمان ملک میں اسلام آباد کے شہر میں اسلامی جمہوری اتحاد کے دور حکومت میں بھی پیپلز پارٹی اور مارشل لاء کے ادوار کی طرح شراب بکتی ہے، فحاشی اور بے حیائی پاکستان میں عام ہے جگہ جگہ اسلام آباد اور دوسرے شہروں میں زنا کے اڈے موجود ہیں۔

اسلام آباد وہ واحد دارالحکومت ہے جہاں امریکی سی آئی اے (C.I.A) کا سب سے بڑا مرکز موجود ہے۔ اسلام آباد دشمن طاقتوں کا مرکز بنا ہوا ہے۔

اخبارات کے مطابق اسلام آباد میں پچھلے سال 31 دسمبر اور یکم جنوری کو نیا سال منانے کے لیے خصوصی جشن ہو رہا تھا۔

ہزاروں آدمیوں کے علاوہ وزیر، مشیر اور اعلیٰ اہلکار کھلم کھلا شراب پی کر

اور سڑکوں پر نکل کر مدہوش ہو ہو کر گر رہے تھے۔ پولیس بے بس نظر آتی تھی۔ اخبار نے لکھا کہ جنگل کا سماں تھا اور ان مدہوش شرابیوں کا کوئی پرسان حال نہیں تھا۔ وہ جگہ جگہ گرے ہوئے نظر آتے تھے۔

لیکن! لوگ ہمیں نصیحت کرتے ہیں کہ او جی سیاسی بات نہ کریں۔ سیاست سے کوئی تعلق نہ رکھیں اور سیاست نہ کریں گویا یہ شجرہ ممنوعہ ہے۔

تو بتاؤ! پھر کیا کیجئے؟ کہو! پھر کیا کریں؟

بتاؤ! وطن عزیز میں قرآن وسنت کا نفاذ کیسے ہوگا؟

بتاؤ! برائیوں کی اصلاح کیسے ہوگی؟

بتاؤ! لوگوں کو انصاف، امن وسکون اور خوشحالی کیسے نصیب ہوگی؟

بتاؤ! دین کا پرچم کیسے بلند ہوگا؟

بتاؤ! جابر سلطان کے سامنے کلمہ حق کیسے کہا جائے گا؟

بتاؤ! دولت کی منصفانہ تقسیم کیسے ہوگی؟

بتاؤ! نظام مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نفاذ کیسے ہوگا؟

اگر شرابی، زانی اور بدکار لوگ جنھوں نے اس پورے ملک کے نظام کو تباہ کر دیا ہے۔

جنھوں نے ملک کے تمام وسائل پر قبضہ کر رکھا ہے۔

جو غریبوں کا خون نچوڑ رہے ہیں کسانوں پر ظلم کر رہے ہیں، کمزوروں کے حقوق غصب کر رہے ہیں، ہاریوں کو ظلم کی چکی میں پیس رہے ہیں۔

ملک کو فحاشی، عریانی اور بے حیائی کی بھینٹ چڑھا رہے ہیں۔

بتاؤ! ایسے حاکموں کا راستہ کون روکے گا؟

بتاؤ! اصلاح کی کوشش کرنا جرم ہے؟

بتاؤ! ملک کی بقاء وسلامتی کا ذمہ دار کون ہوگا؟

ایسی حکومت جو قوم کی امانت یعنی حکومت کے خزانوں کو خود لوٹ رہی ہو ایسی حکومت جو سود کا کاروبار کر رہی ہو، حرام کا کاروبار کر رہی ہو کیا ایسی حکومت کو اسلامی کہا جا سکتا ہے؟

ایسی حکومت ہرگز ہرگز اسلام کی نمائندہ حکومت کہلانے کی حق دار نہیں ہے ایسی حکومت تو یزید کی جانشین حکومت ہے۔

یزید کے دور میں بھی شراب فروخت ہوتی تھی، آج بھی ہوتی ہے۔

یزید کے امراء اور حکام شرابیں پیتے تھے۔ آج بھی وزیر ومشیر شراب پیتے ہیں۔ یزید لوگوں کے حقوق پر ڈاکہ ڈالتا تھا۔ آج بھی حکمرانوں نے لوگوں کے حقوق پر ڈاکے ڈالے ہیں اور پھر حد ہوگئی کہ جو وزیر ومشیر ملک کو تباہ کر رہے ان کے خلاف کوئی ایکشن نہیں ہوتا۔

پچھلے دنوں اسلام آباد کی ایک طوائف نے ایک سرکاری مولوی پر الزام لگایا یا حقیقت سے پردہ اٹھایا کہ وہ میرے پاس آتا ہے لیکن تعجب ہے کہ حکومت نے طرفین پر حدود کا کوئی مقدمہ قائم نہیں کیا جس کا مطلب یہ ہے کہ حکومت طوائفوں کو ناراض نہیں کرنا چاہتی وجہ یہی ہو سکتی ہے کہ حکومت بھی رضا مند تھی اور وہ بھی رضامند............

باغباں بھی خوش رہے اور راضی رہے صیاد بھی

اب تم لوگ ہی بتاؤ کہ اگر کوئی صالح جماعت ایسی بدکردار حکومت کو تبدیل کرنے کی کوشش کرتی ہے تو کیا وہ جرم ہے؟

کیا وہ اصلاح اور بھلائی کی کوشش نہیں ہے؟
کیا وہ نیکی اور احسان نہیں ہے؟
کیا وہ حسینیت کا کردار نہیں ہے؟

یقیناً یہ نیکی ہے احسان ہے بھلائی ہے اصلاح ہے حسینیت ہے یزیدیت نہیں اگر یہ نیکی، احسان، بھلائی، اصلاح اور حسینیت ہے تو پھر یہ سب کچھ جرم کیسے بن گیا؟

اگر یہ جرم نہیں ہے تو اچھائی کا اظہار اور پرچار معیوب کیوں ہے؟

اگر معیوب نہیں ہے تو مکتب میں اور مسجد میں میدان جنگ میں اور ایوان حکومت میں اس کی اہمیت کو اجاگر کرنا ضروری ہے۔ یہی کچھ ہم کر رہے ہیں اگر آپ اس کو سیاست کہتے ہیں تو ہمیں فخر ہے کہ ہم ایسی سیاست کے نمائندہ ہیں۔ خلفائے راشدین اور امام حسین و مجدد الف ثانی بھی یہی کردار ادا کر رہے تھے۔ ہم بھی یہی کردار ادا کرنا چاہتے ہیں۔ مسلمانوں کے اندر اصلاح کی کوشش کرنا اور اللہ کی زمین پر اللہ کے قانون اور مصطفیٰ کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شریعت کا نفاذ ہماری منزل مقصود ہے۔ ہمارے اکابر نے اس راہ پر چل کر ہمارے لیے راہ عمل چھوڑ دیا۔ ان کا اسوۂ قیامت تک تاریک راہوں پر روشنی کا نشان ثابت ہوتا رہے گا۔

اللہ تبارک و تعالیٰ سے دعا ہے کہ اے اللہ ہمیں نفاذ نظام مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خاطر جینا اور مرنا سکھا دے۔ اے اللہ ہمیں ہمت دے کہ ہم اس تحریک کو مکمل کرنے کے لیے ظالم اور بدکار حاکموں کا مقابلہ کرسکیں۔

وَآخِرُ دَعْوٰنَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ.

حج اسلام کا اہم رکن اور
امتِ مسلمہ کی اجتماعی حیات کی ایک جھلک

اعوذ باللّٰہ من الشیطن الرجیم

بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ. اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ نَحْمَدُہٗ وَنَسْتَعِیْنُہٗ وَنَسْتَغْفِرُہٗ وَنُؤْمِنُ بِہٖ وَنَتَوَکَّلُ عَلَیْہِ وَنَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَیِّاٰتِ اَعْمَالِنَا مَنْ یَّھْدِہِ اللّٰہُ فَلَا مُضِلَّ لَہٗ وَمَنْ یُّضْلِلْہُ فَلَا ھَادِیَ لَہٗ وَنَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ ط وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ ط وَنَشْھَدُ اَنَّ سَیِّدَنَا وَنَبِیَّنَا وَحَبِیْبَنَا وَمَوْلٰنَا مُحَمَّدًا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ. اَلَّذِیْ اُرْسِلَ اِلَی الْخَلْقِ کَافَّۃً بَشِیْرًا وَّ نَذِیْرًا وَّ دَاعِیًا اِلَی اللّٰہِ بِاِذْنِہٖ وَسِرَاجًا مُّنِیْرًا وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِیْنَ بِاَنَّ لَھُمْ مِّنَ اللّٰہِ فَضْلًا کَرِیْمًا ھُوَ الْحَبِیْبُ الَّذِیْ تُرْجٰی شَفَاعَتُہٗ لِکُلِّ ھَوْلٍ مِّنَ الْاَھْوَالِ مُقْتَحِمٖ.

یَارَبِّ یَا رَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا عَلٰی حَبِیْبِکَ خَیْرِ الْخَلْقِ

كُلِّهِمْ قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ فِيْ شَانِ حَبِيْبِهٖ اِنَّ اللّٰهَ وَمَلَائِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًاo اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى حَبِيْبِكَ سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ صَاحِبِ الْوَجْهِ الْاَنْوَرِ.

حج اسلام کا ایک اہم رکن ہے اور روئے زمین کے مسلمانوں کی اجتماعی زندگی کا اور ان کے میل ملاپ کا ان کے ایک دوسرے سے حالات کے باخبر ہونے کا بڑا عظیم ذریعہ ہے مکہ معظّمہ اور مدینہ منورہ یہ دو اہم مقامات ہیں جن کو مقدس سرزمین قرار دیا گیا اور جن کے متعلق اللہ تبارک و تعالیٰ جل جلالہ نے قرآن مجید فرقان حمید میں اور حضور پرنور سید العالمین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے احادیث مبارکہ میں بے شمار لوگ حج کی تیاری کرتے ہوئے اللہ رب العالمین کے حضور میں لبیک کہتے ہوئے حاضر ہوتے ہیں۔ لبیک عربی زبان کا لفظ ہے اس کا ترجمہ یہ ہے کہ میں حاضر ہوں ہر حاجی حج کرنے کے لیے جاتا ہے۔ اس کو یہ کہنا ہوتا ہے یہ پڑھنا ہوتا ہے اور بار بار اس کا اعادہ کرنا ہوتا ہے اور وہ پڑھتا رہے۔ **اللھم لبیک** اے اللہ میں حاضر ہوں **لاشریک لک لبیک** تیری ذات میں اے اللہ کوئی شریک نہیں ہے لبیک میں حاضر ہوں **ان الحمد والنعمة** حمد بھی اور تمام نعمتیں جو روئے زمین کے انسانوں کو مل رہی ہے۔ **لک** وہ سب تیری ہی طرف سے ہیں تمام تعریفیں بھی اے اللہ تیرے ہی لیے ہیں اور تمام نعمتیں بھی اے اللہ تیری ہی طرف سے ہیں۔ **والملک لاشریک لک** اور ملک جو ہے اس میں اے اللہ تیرا کوئی شریک نہیں ہے یہ بڑا اہم وظیفہ ہے جو ہر حاجی احرام باندھنے کے بعد پڑھتا ہے اور یہ پڑھنا پڑتا

ہے تمام سفر میں پورے سفر میں جب تک احرام بندھا ہوا ہے یہ پڑھنا پڑتا ہے اور احرام باندھنے کے لیے یہ ضروری ہے کہ کوئی سِلا ہوا کپڑا نہ ہو بڑی عجیب و غریب حکمتیں ہیں اور اس پر آپ خصوصی توجہ سے ذرا دیکھیے گا کہ کیا حکمتیں اور کیا کیا مصلحتیں ہیں۔ حاجی جب حج کرنے کے ارادے سے نکلے تو احرام باندھے۔ احرام باندھنے کے لیے میقات مقرر ہے۔ میقات کا مطلب ہے۔ باؤنڈری حدود کہ فلاں حد پر اگر پہنچے حاجی تو اس کا احرام بندھنا چاہیے بندھا ہوا ہونا چاہیے۔ چنانچہ ہندوستان پاکستان سے اگر لوگ حج کرنے کے لیے جائیں تو یلملم ایک مقام ہے یمن سے ذرا پہلے یمن کے ساتھ ہی ہے قریب ہی یلملم ایک پہاڑی علاقہ ہے۔ یلملم کی پہاڑیاں وہ اس کی میقات ہے کہ اگر وہ حج کرنے کے لیے جا رہا ہے تو یلملم کی میقات سے گزرنے کے وقت اس کو احرام پوش ہونا چاہیے اور وہ **لبیک اللھم لبیک** پڑھ رہا ہو اسی طرح سے دنیا کے مختلف مقامات سے لوگ آتے ہیں۔ مصر سے آتے ہیں ان کی میقات الگ ہیں ترکی وغیرہ سے لوگ آتے ہیں ان کی میقات حدود حرم الگ ہیں۔ یعنی وہ حد کہ جہاں سے احرام باندھا جائے وہ الگ ہے حدود حرم وہ ہے کہ جو حضور پرنور سید العالمین مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حجر اسود کے متعلق ارشاد فرمایا میں اس کی طرف بعد میں آتا ہوں۔

لیکن حج کے لیے وہ حد مقرر ہے۔ وہاں سے وہ احرام پوش ہو اگر حج کرنے کی نیت سے اور عمرہ کرنے کی نیت سے جا رہا ہے مکہ معظمہ تو یہ اس کے آداب میں سے ہے کہ احرام کی حالت میں اللہ کے گھر میں داخل ہو۔ حدود حرم میں داخل ہو ان حدود میں داخل ہو ورنہ جانور کی قربانی دینی پڑتی ہے کفارہ کے

طور پر کہ تم ہمارے گھر میں ان قواعد وضوابط کی پابندی کرتے ہوئے نہیں آئے اس لیے اس کا جرمانہ ادا کرنا پڑتا ہے اور کفارہ ادا کرنا پڑتا ہے۔ تو اس لیے حاجیوں کو آپ نے دیکھا کہ وہ احرام باندھتے ہیں۔ احرام باندھنے والا جو ہے وہ محرم کہلاتا ہے کہ احرام باندھنے والا اب ہر چیز اس پر حرام ہو جاتی ہے یعنی خوشبو اس پر حرام ہے اہل وعیال کو وہ چھوڑ کر جا رہا ہے۔ دنیا کے تمام جتنے بھی معاملات ہیں ان سے کنارہ کش ہو جاتا ہے خوشبو کی چیزیں اس کے لیے ممنوع ہو جاتی ہیں تمباکو وغیرہ بہرحال اس کے مختلف مسائل ہیں اگر حاجی نے اپنے اس لباس کو جو پہنا ہے احرام باندھا ہے اس نے اگر سلا ہوا کپڑا پہن لیا تو اس کو کفارہ ادا کرنا پڑے گا ایک بکرہ ذبح کرنا پڑے گا یا دنبہ ذبح کرنا پڑے گا یہ بھی کفارہ ہے۔ یعنی کپڑا بغیر سلا ہوا ہونا چاہیے اس میں دو کپڑے ہیں ایک چادر اوڑھنے کے لیے اور ایک چادر باندھنے کے لیے۔ اسی حال میں اللہ رب العالمین جل جلالہ اپنے در پر حاضری کا حکم دے رہا ہے کہ اب جب آپ میرے گھر میں آ رہے ہیں مکہ معظّمہ میں تو اس کے آداب میں یہ ہے کہ کوئی سلا ہوا کپڑا پہن کر نہ آئیے جتنے بھی معاملات ہے دنیا کے سب کو نمٹا کر آئیے مثلاً رب العالمین جل جلالہ ارشاد فرما رہا ہے۔ (واللّٰہ علی الناس حج البیت من استطاع الیہ سبیلا) استطاعت سے مراد یہ ہے کہ آدمی کے پاس آنے جانے کا پیسہ ہو وہاں پر خرچے کے لیے پیسہ ہو مطلب یہ کہ بھیک مانگ کر حج کے لیے جانا نہیں چاہیے غلط ہے کوئی آدمی اگر کہے آپ سے کہ پیسے دے دو چندہ اکٹھا کر رہا ہوں کہ حج کے لیے جانا ہے تو غلط ہے اس کو مانگنا نہیں چاہیے حج کرنے والے کے لیے یہ بھی ضروری ہے کہ اس کے پاس جانے آنے کی زاد راہ ہو اور

وہاں رہنے کے لیے خرچ بھی ہو۔ اب اللہ تبارک وتعالیٰ اپنے گھر بلا رہا ہے اور خرچ بھی حاجی کے ذمہ ڈال دیا کہ سب انتظام کر کے آؤ جب ہمارے گھر میں آؤ تو سب انتظام کر کے آؤ کسی کا قرض نہ ہو قرض بڑا اہم ہے۔ لوگ اس کی اہمیت کو نہیں سمجھتے حضور پرنور سیدالعالمین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بعض احادیث کے مطابق جس کے ذمے قرض ہوتا ہے اس پر عذاب قبر ہوتا ہے۔ اس لیے کہ قرضدار نے آدمی سے قرض لیا اور اس نے قرض حسنہ جو دیا یہ سمجھ کر کہ یہ میرا بھائی ہے مسلمان ہے پڑوسی ہے محلے والا ہے تو اس کو جو ضرورت ہے میں اس کی مدد کر دیتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ اس کی بھی مدد فرمائے اور میری بھی مدد فرمائے۔

میں اس کی مشکل میں کام آتا ہوں یہ میری مشکل میں کام آئے گا اس لیے اس کو دیا تو اگر کسی شخص کی نیت یہ ہے کہ میں قرض اس کا ادا کروں گا چونکہ قرض جو ہے وہ بندے کا حق ہے وہ حق العباد ہے اس کے بڑے فضائل بھی ہیں قرض دینے والے کے لیے فضائل بھی ہیں اور جو قرض لے رہا ہے اپنی ضرورت پوری کرنے کے لیے اس کے لیے ہدایات بھی ہیں مثلاً اگر کسی کو آپ قرض دے رہے ہو تو اس کا ثواب کیا ہے۔ اللہ رب العالمین جل جلالہ نے فرمایا۔ مَنْ ذالذی یقرض اللّٰہ قرضا حسنًا فَیُضٰعِفَهٗ له اضعافاً کثیرا (سورۃ بقرہ) (کون ہے جو اللہ کے بندوں کو اللہ کے لیے قرض دے کہ اللہ اور اس کے رسول کی خوشنودی کے لیے اپنے کسی مسلمان بھائی کی مدد کرتا ہے اس کو کہتے ہیں۔ قرض حسنہ (فَیُضٰعِفَهٗ له اضعافا کثیرا) تو آدمی یہ خیال کرتا ہے کہ اگر میں نے ایک سو روپے اس کو دے دیے اب چھ مہینے کے بعد یا سال کے بعد یہ دے گا اگر میں کسی اور جگہ لگاتا تو مجھے سو روپے کے دو سو روپے ملتے یہ حساب و

کتاب اگر کرے تو اللہ رب العالمین فرماتا ہے کہ اگر تم نے ہمارے نام پر کسی اپنے مسلمان بھائی کی مدد کی ہے اس کو قرض حسنہ دیا ہے اللہ تعالیٰ اس کو دوگنا تین گنا چار گنا دس گنا کر کے آپ کو ثواب عطا کرتا ہے۔( ) اتنا کثرت سے اللہ تعالیٰ اس کا اضافہ کرتا ہے کہ بندہ اس کا تصور بھی نہیں کر سکتا اس میں قرض لینے والے نے قرض لیا تو لینے کے بعد وہ حق العباد ہو گیا یعنی اب اس بندے کا اب حق ہے جس سے پیسہ لیا اسے واپس کرے تو قرض لینے کے بعد اگر اس کی نیت یہ ہے کہ میں اس کو واپس کروں گا لیکن واپس نہیں کر سکا اپنی مجبوری کے سبب نیت یہ ہے کہ اے اللہ مرنے سے پہلے میں فلاں کا قرض ادا کر دوں یہ عذاب الدین ہے۔ قبر میں عذاب ہوتا ہے اب اگر اس خوف سے کوئی مسلمان یہ تصور کرتا ہے اور ذہن میں نیت یہ رکھتا ہے کہ میں اس کا قرض ضرور واپس کروں گا لیکن حالات ایسے پیدا ہوتے رہے کہ وہ نہیں دے سکا اور مر گیا تو حضور پرنور سید العالمین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اعلان فرمایا کہ جس مسلمان کے ذمہ کسی کا قرض ہے اگر وہ قرض ادا کیے بغیر مر گیا تو اس کا قرض میں ادا کروں گا چنانچہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وہ قرض ادا فرما دیتے ہیں اگر مسلمان کی نیت تھی اور کسی نے اس کا قرض ادا نہیں کیا لیکن اس کی نیت تھی کہ وہ قرض ادا کرے گا تو اللہ رب العالمین جل جلالہ قیامت کے دن اس کے قرض کو ادا فرمائیں گے اگر نیت تھی قرض دینے کی لیکن اگر کسی مسلمان کی نیت قرض نہیں دینے کی تھی۔ جب اسے کہا گیا بھئی تو نے وہ قرض لیا تھا وہ واپس کرو تو وہ کہے بھئی کب دیا تھا۔ کس کے سامنے دیا تھا چلو یہاں سے بھاگو یہ حق العباد ہے دینے کی نیت نہیں تھی۔ دھاندلی کی بے ایمانی کی غنڈہ گردی سے اپنے مسلمان

بھائی کے پیسے کو دبا لیا۔ مرنے کے بعد عذاب قبر ہو گا اور قیامت کے دن اللہ جل جلالہ مقبول نمازیں مقبول روزے مقبول سجدے مقبول نیکیاں اللہ تعالیٰ وہ قرض دار کو عطا فرما دیں گے یہ شخص خالی ہو جائے گا کہے گا کہ میری تو ساری نیکیاں ختم ہو گئیں۔ اب میں کیا کروں تو اللہ تعالیٰ کہے گا بھئی' یہ تو بندے کا حق تھا۔ تم نے ادا نہیں کیا اب جاؤ جہنم میں تو عذاب قبر بھی ہو گا اور عذاب جہنم بھی ہو گا اس لیے کہ اپنے بھائی کے پیسے کو دبائے رکھا جان بوجھ کر نہیں دیا لیکن اگر ادا کرنے کی نیت تھی تو اللہ جل جلالہ نیتوں کے حالات سے باخبر ہے۔ وہ علیم بذات الصدور دلوں کے حالات سے باخبر ہے۔ دل میں جو خطرات گزرتے ہیں ان سے باخبر ہے اللہ رب العالمین جل جلالہ اپنے ذمہ لے لیتا ہے تو حضور پرنور سید العالمین محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بھیک مانگ کر حج کو جانے کے لیے منع فرمایا تو حج کیسا ہونا چاہیے اور پیسہ وہاں کے خرچ کا بھی ہونا چاہیے کوئی قرض نہیں ہونا چاہیے کیونکہ قرض جو ہے وہ بندوں کا حق ہے اگر حج کرنے کے لیے پیسہ ہے تو معلوم ہوا کہ پہلے قرض ادا کرو پھر حج کا انتظام کرو اب آپ اس سے اندازہ لگائیے کہ قرض کی اہمیت کتنی بڑی ہے کہ اگر کسی کے ذمہ کسی مسلمان کا پیسہ ہے تو ایک ایک پائی کا حساب بندوں کا ادا ہونا چاہیے۔ اگر ادا نہیں ہوا تو حج میں گھپلا ہو جاتا ہے حج کی مقبولیت جو ہے وہ وہ نہیں رہتی جو کہ ہونی چاہیے۔ اگر کسی بندے کا حق مار کر گیا تو قرض کی ادائیگی کے بعد آنے جانے کا کرایہ اور خرچ کے بعد بیوی بچوں کا خرچہ دینے کے بعد اب اگر رقم اتنی موجود ہے کہ آرام سے حج کر سکتا ہے تو اب اس پر حج فرض ہے۔ یہ مفہوم اس کا (حج البیت من استطاع الیہ سبیلا) اللہ تبارک و تعالیٰ جل

جلالہ کے محبوب حضور پرنور سید العالمین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ (طلبوا کسب الحلال فریضة بعض الفریض) حلال روزی کمانا یہ فرض کے بعد ایک فرض ہے یعنی جو شخص ہلال روزی کماتا ہے۔ وہ کسب حلال کرتا ہے اور جو کسب حلال کرتا ہے وہ فرض کے بعد یعنی یہ جو پانچ چیزیں فرض ہیں اس فرض کے بعد چھٹا فرض ادا کر رہا ہے یہ چھٹا فرض ہے حلال روزی کا کمانا اور حلال روزی کماتے رہنا اور اپنے بچوں کو لقمہ حلال کھلانا تو جو شخص حلال روزی کما رہا ہے حلال روزی کما کر بچوں کو کھلا رہا ہے۔ اللہ تبارک و تعالیٰ اس کے تمام وقت کو عبادت میں شمار فرماتا ہے۔ اسلام کا یہ زریں اصول ہے اور اس میں حلال روزی کمانے کی اور حلال روزی بچوں کو کھلانے کی حوصلہ افزائی کی گئی اور یہ بتایا بھی گیا کہ یہ بھی ایک عبادت ہے جس طرح سے نماز روزہ حج و زکوٰۃ فرض ہے اور یہ عبادت ہے اس طرح سے حلال روزی کمانا اور حلال لقمہ اپنے بچوں کو کھلانا دوسروں کا حق نہ مارنا امانت میں خیانت نہ کرنا اور حلال روزی کے لیے جدوجہد اور کوشش کرنا یہ سب اللہ رب العالمین نے اس کو عبادت میں شمار فرمایا ہے تو حضور پرنور سید العالمین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی امت پر عمر میں ایک مرتبہ حج فرض ہوا۔ جب آیت مبارکہ اتری تو صحابہ کرام نے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیا حج ہر سال فرض ہے مفہوم کے سمجھنے میں بعض صحابہ نے سوچا کہ شاید حج البیت من استطاع الیه سبیلا سے (جس میں استطاعت ہو وہ ہر سال حج کرے فرمایا نہیں سوال کرنے والے نے سوال کیا حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خاموش رہے پھر سوال کرنے والے نے سوال کیا حضور پھر خاموش رہے تیسری مرتبہ فرمایا اس کے متعلق سوال نہ کر حج زندگی میں

ایک مرتبہ فرض ہے تم نے سوال کیا اگر میں کہہ دیتا کہ ہاں ہر سال حج فرض ہے تو ہر سال حج فرض ہو جاتا معلوم ہوا کہ اللہ کے محبوب مبارک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زبان سے جو نکل جائے تو قیامت تک ہر سال حج فرض ہو جاتا تو ظاہر ہر سال ادائیگی مشکل ہو جاتی ناممکن تھی اس لیے حضور خاموش رہے حج عمر میں ایک دفعہ فرض ہے ویسے اگر کوئی جائے تو سبحان اللہ وہ اس کی مرضی پر ہے وہ حج نفل ہے اور حج نفل کے لیے کوئی جانا چاہے تو جا سکتا ہے احرام جب باندھا جاتا ہے اس پر آپ نے غور فرمایا ہو گا احرام جو باندھا جاتا ہے وہ اصل میں ایک چادر ہے ایک چادر اوپر ڈالی اور ایک نیچے باندھ لی سلے ہوئے کپڑے نہیں ہوئے سلے ہوئے کپڑے احرام کا حصہ نہیں ہے سلے ہوئے کپڑے اگر ہوں گے تو کفارہ دینا ہو گا گناہ ہو گا سر کھلا رکھنا ہو گا اور چادر اوپر چادر نیچے اس شان کے ساتھ بندہ اپنے رب کے حضور حاضر ہوتا ہے اللہ رب العالمین اس شان سے بلا رہا ہے اس کا کیا مطلب ہے کبھی آپ نے اس پر غور فرمایا ہو گا سب سے پہلی بات تو یہ ہے کہ کل اثاثہ یہ ذہن میں رکھنا چاہیے ہر مسلمان کو کہ میرا کل اثاثہ یہی ہے۔ جب میں اللہ کے حضور میں پیش ہوں گا تو دنیا کے لوگ نے خاص طور پر مسلمانوں سے یہ جو بکھیڑے پال رکھے ہے کیا بکھیڑے ہیں ایک کروڑ روپے کی کوٹھی ہے دو کروڑ روپے کی کوٹھی ہے پچاس لاکھ روپے کا بنگلہ ہے 25 لاکھ روپے کا مکان ہے تعیش کا سامان بے زینت کا سامان ہے بناؤ سنگھار کے سامان ہے اعلیٰ قسم کا فرنیچر ہے بے شمار روپیہ اس پر خرچ کیا جاتا ہے اور انسان اپنی زندگی کا ذرا تصور تو کرے اللہ رب العالمین جل جلالہ کے دربار میں صرف ایک چادر اوڑھ کر اور ایک چادر باندھ کر حاضر ہونے کا مطلب یہ ہے کہ دنیا کی

صرف یہی قیمت ہے یعنی سب چیزوں کو چھوڑ کر اللہ کے دربار میں حاضر ہونا ہے سب یہیں رہ جائے گا مگر اب لوگ یقین نہیں کرتے مال کی محبت میں پاکستان میں دوڑ لگی ہوئی ہے۔ پاکستان میں مال کی محبت میں ایک دوسرے سے سبقت لے جانے کی کوشش کر رہے ہیں کہ بھائی ایک کی پانچ منزلہ بلڈنگ ہے تو میری آٹھ منزلہ بنی چاہیے بھائی محمد غوث کی اگر دس منزلہ بلڈنگ ہے تو میری بارہ منزلہ بنی چاہیے چودھری شجاعت صاحب کی اگر دو کروڑ روپے کی کوٹھی ہے تو نواز شریف صاحب کہتے ہیں میری پانچ کروڑ کی ہونی چاہیے اور اس دوڑ میں لوگ شریک ہو جاتے ہیں غلام اسحاق کہتے ہیں کہ میری دس کروڑ کی ہونی چاہیے اب وہ دوڑ پیسے کی لگتی ہے اور پیسہ یہ بے پناہ دولت اس کے لیے پھر آدمی تمام وسائل اور ذرائع جو ہے وہ اپنے قبضے میں لینے کی کوشش کرتا ہے۔ اس میں دوسروں کا حق مارا جاتا ہے اور جو مسلمان بھائی کا حق مارتا ہے پھر اس کو اللہ کے حضور میں جواب دینا ہوتا ہے تو یہ کوٹھیاں یہ بڑے بڑے بنگلے حق تو یہ ہے کہ رہنے کا مکان وہ ہر آدمی کا حق ہے ہر مسلمان کا حق ہے یہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے بیان فرمایا کہ ایک مکان پر آدمی کے رہنے کا حق ہے اور جو اس سے زیادہ ہے اگر وہ سامان اور وہ مکان عیاشیوں کے لیے ہیں اور کبر اور غرور کے ظاہر کرنے کے لیے ہیں پراوڈ **Proud** کے لیے ہے جس سے بندہ **Proud** (پراوڈ) ہوتا ہے پھر اللہ رب العلمین کے حضور اسی کا جواب دینا ہو گا۔ سب کا حساب ہو گا کہ یہ اتنا سامان تعیش کیسے پیدا ہو گیا۔ رب العالمین جل جلالہ ارشاد فرماتا ہے (ثم لتسئلنّ یومئذٍ عنِ النعیم) حتی زرتم المقابر یہاں تک کہ تم قبروں میں پہنچ گئے (کلاّسوف تعلمون ثم کلا سوف

تعلمون) یقیناً جان لو گے اور پھر ایک دن وہ آئے گا کہ قیامت کے دن اللہ رب العالمین ثم لَتُسْئَلُنَّ یومَئِذٍ عَنِ النعیم اللہ تبارک وتعالیٰ ہر وہ نعمت جو تم کو دی ہے اور ہر وہ نعمت جس میں تم نے زیادتی کی ہے اور بے جا خرچ کیا ہے اللہ تبارک وتعالیٰ یقیناً تم سے حساب لے گا۔ ڈرائنگ روم ہے ڈرائنگ روم میں ٹی وی لاونج ہے اس میں اعلیٰ قسم کی الماریاں ہیں آرائش کا سامان ہے۔ لوگوں کے دکھانے کے لیے مختلف چیزیں جو زیبائش کے لیے رکھی ہیں۔ قیامت کو ان کا حساب دینا ہو گا یہی پیسہ کسی غریب مسلمان کے کام آ سکتا تھا اس کا جواب دینا ہو گا ثم لَتُسْئَلُنَّ یومئِذٍ عَنِ النعیم پھر تم سے قیامت کے دن ان تمام نعمتوں کا جو دی ہیں کہ کس طرح ان کو خرچ کیا اور پھر کس طرح نعمتوں پر شکر ادا کیا اللہ رب العالمین سوال کرے گا اس کا یہ مفہوم نہیں ہے کہ آدمی بالکل ہی ایسا ہو جائے کہ دنیا سے الگ تھلگ ہو جائے یہ بھی نہیں مکان بھی بنانا چاہیے بیوی بچوں کے لیے بھی انتظام کرنا چاہیے اور ان کے لیے اگر کچھ ہو سکتا ہے تو چھوڑنا بھی چاہیے کوشش یہ کرنی چاہیے کہ اولاد کو اس قابل کر دے کہ وہ کسی سے نہ مانگیں مطلب یہ ہے کہ اگر اس میں اسراف ہے شادی ہو رہی ہے میری بلڈنگ میں تو اگر یہ شادی جو میں اپنی بلڈنگ میں کر رہا ہوں اس کے لیے میں نے پورے محلے کو بتیوں سے سجا دیا اسراف بے جا ہوا شادی ایک دن کی ہے اور اسراف بے جا آٹھ دِن مسلسل چل رہا ہے شادی ایک دن کی ہے اور اسراف بے جا۔ مہندی کے نام پر اور مختلف چیزوں کے نام پر لاکھوں روپیہ خرچ ہو رہا ہے شادی ہو رہی ہے اور اس شادی میں آٹھ آٹھ اور دس دس پندرہ قسم کے کھانے پک رہے ہیں اور کھانا بچ رہا ہے تو ضائع ہو رہا ہے جبکہ بے شمار مسلمان

میرے پڑوس میں بھوکے سو رہے ہیں۔ اللہ تبارک وتعالیٰ کے ہاں اس کا جواب دینا ہوگا ہم لوگوں کو پتہ نہیں ہے اور اللہ رب العالمین جل جلالہ نے جنت میں ہر نعمت مہیا کر دی تو کیوں آدمی جنت میں اسکی نعمتوں سے محروم رہے۔ سارا ہی زور جو ہے ہم خیال رزق میں لگا دیتے ہیں۔ رزق کا خیال تو ہے اس میں کوئی شک نہیں رزق کا خیال ہے لیکن رزاق کو ہم بھول گئے خیال رزق میں لگا دیتے ہیں رزاق کو بھول گئے جہاں خیال رزق ہے وہاں یہ بھی رہنا چاہیے کہ اللہ رزاق ہے اور رزق جو اللہ رب العالمین عطا فرما رہا ہے اس رزق کو ضائع نہیں ہونا چاہیے۔ وہ میرے بھی کام آئے اور اگر زائد ہے تو میرے بھائیوں کے کام آئے، محلے والوں کے کام آئے، شہر والوں کے کام آئے، ملک والوں کے کام آئے۔ اللہ رب العالمین نے جنت میں ہر قسم کی نعمت مہیا کی ہے اور بہت سے لوگ جنت کی نعمتوں پر یقین نہیں رکھتے ہاں ٹھیک ہے جب ہوگا دیکھی جائے گی۔ مولانا صاحب کا وعظ ہو رہا ہے بھئی ٹھیک ہے ٹال گئے بات یہ سب محلات اور قصور جو ہے بڑی بڑی کوٹھیاں اور بنگلے گلبرگ میں اور ڈیفنس میں اور کراچی میں اور پاکستان کے مختلف شہروں میں ان سب کا حساب دینا ہوگا یعنی لوگ اعلیٰ قسم کے بڑے خوبصورت بنگلے تعمیر کرتے ہیں لیکن خوبصورت قبر کی اور جنت میں خوبصورت مکان کی فکر نہیں کرتے جہاں ہمیشہ رہنا ہے وہ نعمت تو مستقل ہے

ایک دن کا ذکر ہے بغداد شریف میں ایک بڑی مقدس سرزمین پر غوث اعظم ہیں۔ عراق ہی کی مقدس سرزمین پر شہید اعظم ہے۔ امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ شہید کربلا دافع کرب و بلا نواسہ رسول جگر گوشہ بتول رضی اللہ تعالیٰ عنہا اور غوث اعظم شاہ عبدالقادر جیلانی قطب ربانی بھی وہیں ہیں۔

سیدنا ابراہیم خلیل اللہ کو ابو الانبیاء کہتے ہیں اور سیدنا آدم کو ابو البشر کہتے ہیں تو حضرت آدم ابوالبشر ہیں حضور پرنور سید العالمین مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی امت میں بے شمار اولیاء اور صالحین پیدا ہوئے۔ انہی میں حضرت بہلول دانا ایک اللہ کے ولی تھے بزرگ تھے۔ بہلول دانا کا مزار مبارک بغداد شریف میں ہے میں جب پہلی مرتبہ بغداد شریف حاضر ہوا تو بغداد شریف کا پرانا قبرستان ہے جہاں حضرت سیدنا جنید بغدادی رحمہ اللہ تعالیٰ حضور سیدنا غوث اعظم کے پیر کے پیر پردادہ پیر ہوتے ہیں۔ حضرت سید سری سقطی رحمہ اللہ تعالیٰ یہ تمام بڑے بڑے بزرگ اس قبرستان میں آرام فرما ہیں تو میں جب پہلی مرتبہ وہاں گیا تو حضرت بہلول دانا کے مزار مبارک پر ایک سکھ کھڑا ہوا۔ میں نے کہا بھئی یہ سکھڑا کہاں سے آ گیا سکھ مذہب جو ہے اس کے بانی تھے گورونا نک۔ بابا نانک ننکانہ صاحب ضلع شیخوپورہ پاکستان میں ان کی جائے پیدائش ہے۔ گورو نانک اب سے تقریباً پانچ سو سال پہلے ہندوستان میں پیدا ہوئے۔ ننکانہ صاحب اور ان کو اللہ کے ولیوں کی خدمت میں حاضری کا شوق تھا۔ ہندو گھرانے میں پیدا ہوئے بچپن سے ہی شوق تھا جیسا کہ کتابوں میں لکھا ہوا ہے جب کیمبرئی سٹڈی آف ریلجس کرتے ہیں سکھ مذہب اور ہندو مذہب اور اسلام مذہب برصغیر کے مذہب چائنی مذہب بدھ مت مذہب جب یہ سارے مذاہب کا مطالعہ کرتے ہیں تو اسی میں پھر یہ سکھ مذہب بھی آ جاتا ہے یہ ان کی معتبر کتابوں میں بھی ہے۔ مسلمان مصنفین جنھوں نے سکھ مذہب پر تحقیق کی انھوں نے بھی لکھا ہے۔ بابا نانک صاحب ہندو گھرانے میں پیدا ہوئے۔ ہندو گھرانے میں پیدا ہونے کے بعد کچھ مسلمان درویشوں کو وہ دیکھا کرتے تھے تو اس کے پیچھے

لگ جاتے تھے۔ آہستہ آہستہ شیخ الاسلام والمسلمین حضور بابا سرکار شکر گنج ان کی خدمت میں بھی پہنچے جس زمانے میں جو زمانہ حضرت بابا فرید گنج شکر کا ہے اور جو زمانہ حضرت بہاؤ الدین زکریا ملتانی رحمہ اللہ تعالیٰ کا ہے اور جو زمانہ حضرت شہباز قلندر رحمہ اللہ تعالیٰ کا ہے حضرت عثمان آپ کا اسم گرامی تھا اور زبردستی حضرت عثمان کے دشمن وہاں بیٹھے ہوئے ہیں غالباً آپ سمجھ گئے ہوں گے حضرت عثمان کے دشمن زبردستی مزار پر بیٹھ گئے۔ حالانکہ آپ کا نام تو حضرت عثمان ہے عثمان کے نام سے ان کو پڑھنا چاہیے لیکن وہ خبیث وہاں جا کر بیٹھ جاتے ہیں تو حضرت سخی لعل شہباز قلندر رحمہ اللہ تعالیٰ حضرت بہاؤ الدین زکریا ملتانی رحمہ اللہ تعالیٰ اور حضرت بابا فرید شکر گنج رحمہ اللہ تعالیٰ یہ وہ بزرگ تھے جو اس خطے میں جا کر بیٹھے تو تقدیر اس خطے کی بدل دی۔ اسلام کی شمع کو اس خطے میں ایسا روشن کیا کہ آج بھی ہزاروں اسلام دشمن آندھیاں چل رہی ہیں لیکن شمع اسلام بجھ نہیں سکی یہ ان بزرگوں کے اخلاص کا نتیجہ ہے دیکھئے اب یہ فیض کس کا ہے یہ فیض ہے سلطان الہند ولی الہند عطائے رسول خواجہ خواجگان خواجہ معین الدین چشتی رحمہ اللہ تعالیٰ کہ ہندوستان کی سرزمین پر ہندوؤں کے بیچ میں آ کر بیٹھ گئے اور خود بھی ایسے بیٹھے کہ بڑے سے بڑے بادشاہ کو ان کو اٹھانے کی جرأت نہ ہوسکی اور اسلام کے جھنڈے کو انھوں نے ایسا گاڑھا کہ ہزار سال کے باوجود ہندو اسلام دشمنی میں سب سے آگے ہیں مذہب اسلام کو مٹانے کی کوشش کر رہا ہے لیکن جو جھنڈا لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا سلطان الہند نے ہندوستان کی سرزمین پر گاڑھ دیا تھا آج بھی وہ کھڑا لہرا رہا ہے اس کو ہندو ہلا نہیں سکے اور اس کی شاخیں دیکھیے پھیل رہی ہیں حضرت سلطان الہند

خواجہ خواجگان معین الدین چشتی اجمیری رحمہ اللہ تعالیٰ کے خلیفہ خواجہ قطب الدین بختیار کاکی رحمہ اللہ تعالیٰ اور ان کے خلیفہ بابا فرید گنج شکر شیخ الاسلام والمسلمین رحمہ اللہ تعالیٰ یہ پورا علاقہ جاٹ اور گجروں کا وحشیوں کا درندوں کا اور قاتلوں کا تھا یہ علاقہ سب پورا ساہیوال لاہور سے لے کر ساہیوال اور جتنا بھی یہ ملتان تک کا علاقہ ہے یہ سب گجر اور جاٹ ہندو تھے بڑے کٹر بڑے بدمعاش بڑے خبیث لٹیرے ڈاکو اور کٹر قسم کے ہندو ان میں بیٹھ کر بابا فرید شکر گنج رحمہ اللہ تعالیٰ نے شمع روشن کی تو آج پورے علاقے سے سبحان اللہ انوار تجلیات کی بارشیں ہو رہی ہیں۔ معلوم ہوتا ہے کہ مدینہ منورہ کی سرزمین سے براہ راست انوار محمدی وہاں برس رہے ہیں حضور پرنور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی امت کے یہ اولیاء اللہ اور کاملین صالحین جو تھے ان کی خدمت میں بابا نانک جو تھے وہ جایا کرتے تھے جاتے رہتے تھے اور اسی شوق میں وہ بغداد شریف پہنچ گئے تو وہ حضرت غوث پاک کا زمانہ تو نہیں تھا حضرت بہلول دانا کا زمانہ تھا حضرت بہلول دانا کی خدمت میں جب میں وہاں پہنچا تو سکھ کو دیکھا وہ کھڑا ہوا تھا۔ دروازے پر تو وہ سکھ جو تھا مجھ سے کہنے لگا آ وَ جی آ وَ جی تسی آ وَ میں کہا جی تسی کون او ایتھے کدوں آئے او بھئی تم کون ہو یہاں کیسے آئے ہو اس نے کہا جی بابا نانک صاحب کا یہاں ڈیرہ ہے۔ اچھا تو چونکہ میں بھی پہلی مرتبہ وہاں گیا تھا کوئی 20 برس پہلے کی بات ہے۔ بڑی حیرت ہوئی کہ بھئی یہ سکھڑا یہاں کیسے ہے۔ بغداد شریف ایسی مقدس سرزمین یہاں تو کوئی سکھ ہونا نہیں یہ کہاں سے نظر آ گیا مسلمانوں کا ملک ہے اور اس مزار شریف پر اس کا کیا تعلق اچھا دروازہ بند تھا تو میں نے کہا بھئی تم یہاں کیسے ہو اسی نے کہا جی یہ بابا نانک صاحب کی

چلہ گاہ ہے۔ اچھا اس نے کہا جی تسی وی آؤ زیارت کرو میں نے کہا میں تو حضرت بہلول دانا کے مزار شریف پر حاضر ہوا ہوں ہاں ہاں جی تے اتھے وی تشریف لے آؤ اووی ساڈے پیر و مرشد نے۔ حضرت بہلول دانا کا جو مزار مبارک ہے اس کے برابر سکھوں کا جو پیشوا ہے بابا گورو نانک چونکہ حضرت بہلول دانا کی خدمت میں کافی عرصہ رہے تو اس لیے سکھوں نے وہاں چلہ بنا لیا اور عراق کی حکومت سے گزارش کی کہ چھوٹی سی جگہ یہاں ہے جہاں ہمارے مذہب کے بانی گورو نانک بیٹھتے تھے تو آپ اجازت دے دیجیے تو انھوں نے وہ جگہ بنا لی ہے اور گرنتھ صاحب ہے ہم لوگ قرآن مجید فرقان حمید اللہ کا کلام ہے مقدس ہے اس طرح ان کے ہاں گرنتھ صاحب کہتے ہیں یہ بابا گورو نانک کے ارشادات ہیں یہیں جو کچھ انھوں نے فرمایا اس کو انھوں نے لکھا ہوا ہے اور وہ گرنتھ صاحب کے نام سے مشہور ہے وہ ایک کتاب ہے جو وہاں رکھی ہوئی ہے اور وہاں چلہ گاہ میں پڑی ہوئی ہے خیر مجھے تو اندر جانا تھا وہی سے پاس سے گزرتا ہوا میں چلا گیا وہاں جو دیکھا تو سکھ اصل میں میں چلا گیا تھا۔ غلط ایک رستہ ادھر تھا اور ایک رستہ دوسری طرف تھا۔ دوسری طرف کا جو رستہ تھا وہ اصل مزار شریف کا رستہ تھا خیر بہرحال اس رستے پر چونکہ یہ مزار شریف آتا تھا لیکن وہ چلہ گاہ تھی بابا نانک کی اس کے ساتھ ہی تھوڑا سا پیسج تھا۔ اس سے جا کر وہ دربار شریف آ جاتی تھی۔ حضرت بہلول دانا اللہ کے ولی تھے اور کبھی کبھی مجذوبیت رہتی تھی غالباً ہارون الرشید کا زمانہ تھا تو بات یہاں سے چلی تھی۔ اب اس پر غور فرمائیے گا۔

ہم نے اصل میں جنت کو جنت کی نعمتوں کو دیکھا نہیں قرآن مجید

فرقان حمید میں جب علمائے اکرام بتاتے ہیں جنت میں نہریں ہوں گی حوریں ہوں گی ہر آسائش موجود ہوگی خیال گزرا (مال عين الرعة) وہ چیزیں ہوں گی جن کو آنکھوں نے کبھی نہیں دیکھا ہوگا اور کانوں نے کبھی نہیں سنا ہوگا (بخاری شریف میں ہے) کہ جنت میں وہ نعمتیں ہوں گی کہ جن کو تم نے آنکھوں سے دیکھا نہیں کانوں سے سنا نہیں اور کبھی تمھارے دِل میں خیال بھی نہیں گزرا کہ ایسی بھی نعمت ہوسکتی ہے وہ نعمتیں تم کو جنت میں عطا کی جائیں گی تو جنت کے کمانے کے لیے تو جدوجہد اور کوشش کرو حضرت بہلول دانا مجذوبیت میں تھے کبھی کبھی دورہ پڑتا تھا مجذوبیت کی وجہ سے شہر میں بہت کم تشریف لاتے تھے خلیفہ ہارون الرشید کی بیوی جو تھی وہ اولیائے کرام سے اللہ کے ولیوں سے محبت اور عقیدت رکھتی تھی اور ہر ایمان والے کو اللہ کے ولیوں سے محبت رکھنی چاہیے جو اللہ کے ولیوں سے محبت نہیں رکھتا اس میں ایمان نہیں ہے اس لیے کہ وہ اللہ کے دوست ہیں اور اللہ رب العالمین نے ارشاد فرمایا۔ اولیاء اللہ، اللہ کے دوست ہیں اب ظاہر ہے کہ اللہ کے دوستوں سے جو کوئی محبت نہ رکھے آپ خود سمجھ سکتے ہیں آپ کا کوئی دوست ہو تو دوست کا دوست آپ کا بھی دوست اور دوست کا دشمن آپ کا بھی دشمن۔ (من عادلی ولیا فقدا ذتنل بالحرب)

جو میرے ولی سے دشمنی کرتا ہے وہ میرے ساتھ جنگ کرتا ہے جو میرے ولی سے محبت کرتا ہے وہ مجھ سے محبت کرتا ہے تو اللہ کے ولی سے محبت بی بی زبیدہ بڑی نیک خاتون تھی وہ کبھی کبھی اپنے محل سے نکل کر حضرت بہلول دانا کو تلاش کرتی تھی۔ دعا کے لیے جایا کرتی تھی۔ ایک دن جو پہنچی تلاش کیا آج حضرت صاحب ادھر تشریف لائے تھے لوگوں نے پوچھا کہاں آئے ہیں وہ کبھی

کبھی جنگل سے تشریف لاتے تھے ایک مسجد تھی اس میں بیٹھے رہا کرتے تھے پندرہ دِن، پچیس دن، مہینے کے بعد کبھی آ گئے بی بی زبیدہ جو پہنچی تو اتفاق سے حضرت صاحب بیٹھے ہوئے تھے زمین پر انگلی سے لکیریں کھینچ رہے تھے کچی زمین تھی ریت کی زمین پر حضرت بہلول دانا جلوہ گر تھے زبیدہ گئی۔

سلام علیکم (تذکرۃ الاولیاء میں شیخ محقق شاہ عبدالحق محدث دہلوی رحمہ اللہ تعالیٰ اخبار الاخیار میں لکھتے ہیں بڑے عظیم محقق اور محدث تھے) زبیدہ حاضر ہوئی سلام کیا کون ہو کہا زبیدہ کیوں آئی ہو کہا۔ حضور سلام کرنے کے لیے دعا کے لیے اچھا اللہ خوش رکھے جاؤ زبیدہ نے کہا حضور آپ یہ کیا کر رہے ہیں یہ لکیریں کیسی کھینچ رہے ہیں آپ نے کہا تجھ کو کیا تو کیا کرے گی جان کر۔ میں جنت میں مکان بنا رہا ہوں خریدو گی اس کا نقشہ بنا رہا ہوں اتنے بڑے کمرے ہوں گے۔ اتنا بڑا ہال ہو گا وغیرہ وغیرہ خریدے گی اس نے کہا حضور خریدتی ہوں اتنی تھیلی اشرفیوں کی ہوں گی دے دو بادشاہ کی بیوی تھی خادم موجود تھے لاؤ بھئی تو حضرت صاحب کی خدمت میں وہ اشرفیاں پیش کر دی گئیں۔ آپ ان اشرفیوں سے غریبوں کو کھانا کھلاتے رہتے تھے۔ کسی کو کپڑے لے کر دے دیتے تھے مال آتا اور بانٹتے رہتے تھے خود کا کچھ نہیں تھا اس نے کہا حضور یہ حاضر ہے حضرت بہلول نے فرمایا سبحان اللہ جا مکان بیچ دیا۔ جنت میں جو مکان میں نے بنایا تھا وہ تجھ کو بیچ دیا۔ اللہ اللہ حضور پرنور سید العالمین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی امت کے ولیوں کے کمالات دیکھیے حضور خود قاسم جنت ہے حضور پرنور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا (بیدی مفاتیح الجنۃ) اور میرے ہاتھوں میں جنت کی کنجیاں ہیں جنت اگر کسی کو لینی ہے تو وہ در مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

سے لے اور جو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نہیں ہے جنت اس کی نہیں ہے اور جنت حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قدموں میں ہے۔ اس کا سب سے بڑا ثبوت پہلی تو حدیث یہ ہے کہ میرے ہاتھوں میں جنت کی کنجیاں ہیں جس کو چاہے وہ جنت عطا فرمائے۔ (انما انا قاسم) بخاری شریف کی حدیث ہے انما انا قاسم و اللّٰہ معطی (اللہ تبارک وتعالیٰ عطا کرنے والا ہے اور اس کے خزانوں کو بانٹنے والا میں ہوں تو حضور بانٹنے والے ہیں اور اس کا مزید اور عملی ثبوت مکہ معظمہ میں اگر آپ تشریف لے جائیں مدینہ منورہ میں جب تشریف لے جائیں گے تو معلوم ہوگا کہ یہ جنت کا ٹکڑا ہے مکہ معظمہ میں نہیں ہے۔ مکہ معظمہ کی بڑی فضیلت ہے مکہ معظمہ کے فضائل بے شمار ہیں ایک رکعت کا ثواب ایک لاکھ رکعتوں کے ثواب کے برابر ہے مکہ معظّمہ حرم شریف ہے۔ مکہ معظمہ میں کعبۃ اللہ ہے کعبۃ اللہ میں ایک رکعت کا ثواب ایک لاکھ رکعت کے برابر ہے مگر جنت مدینے میں ہے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں۔ (مابین بیتی و منبری روضة من ریاض الجنة) (بخاری شریف) میرے گھر اور منبر کے درمیان میں جہاں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا مزار مبارک ہے آج وہی حضور کا گھر تھا ایک حجرہ تھا اس حجرے اور منبر کے درمیان یہ جو جگہ ہے تو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں کہ مابین بیتی و منبری مابین قبری و منبری روضه من ریاض الجنة یہ میرے گھر اور منبر کے درمیان جو جگہ ہے یہ جنت کے ٹکڑوں میں سے ایک ٹکڑا ہے۔ جنت کے باغیچوں میں سے ایک باغیچہ ہے۔ اب اگر کسی کو جنت لینی ہے تو درِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے لے اگر کسی کو جنت لینی ہے تو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے لے معلوم ہوا کہ

مکہ معظّمہ کے فضائل اپنی جگہ پر ہیں اعلیٰ حضرت امام اہلسنّت مولانا شاہ احمد رضا بریلوی رحمہ اللہ تعالیٰ نے بڑی پیاری بات کہی ۔

طیبہ نہ سہی افضل مکہ ہی بڑا زاہد
مگر ہم عشق کے بندے ہیں کیوں بات بڑھائی ہے

جنت مدینے میں ہے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں کہ یہ جنت کا ٹکڑا ہے اور جب قیامت ہوگی حشر کے میدان میں میں اپنے صحابی ابوبکر اور عمر اور عثمان غنی رضی اللہ عنہم کو ساتھ لے کر سب سے پہلے قبر سے آؤں گا۔ حشر کے میدان میں جانے کے لیے تو یہ ٹکڑا بھی ہمارے ساتھ ساتھ جنت میں واپس جائے گا۔ جس نے اس میں نماز پڑھ لی جنت میں نماز پڑھ لی تو جنت حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ہے اور اولیاء اللہ کے دوست سبحان اللہ۔

کہاں جنت میں مکان بنا رہا ہوں لے گی اس نے کہا لے لیا۔ حضور فرمایا جا دے دیا اشرفیوں کی تھیلی ڈال دی بی بی زبیدہ کہنے لگی شیخ محقق فرماتے ہیں کہ جب بی بی زبیدہ گھر پہنچی تو وہ بہت خوش تھی۔ ہارون الرشید شوہر نے کہا خلیفہ مشہور عباسی خلیفہ نے کہا آج بہت خوش معلوم ہوتی ہو بی بی زبیدہ اس کی چچا زاد بہن بھی تھی۔ اس کے خاندان سے تھی کہا آج بہت خوش معلوم ہوتی ہو کہا سبحان اللہ آج تو حضرت بہلول دانا بڑے موڈ میں تھے بڑا اچھا خوشگوار موڈ تھا وہ ریت پر بنا رہے تھے میں نے کہا حضور کیا بنا رہے ہو کہا مکان بنا رہا ہوں جنت میں خریدے گی، میں نے خرید لیا اور اتنی تھیلی اشرفیوں کی دے دی۔ ہارون الرشید نے کہا وہ بہلول دانا تو مجذوب آدمی ہے پتہ نہیں کیا کہتے ہیں۔ کیا نہیں کہتے ٹھیک ہے تم نے خواہ مخواہ چلو تمہاری مرضی ہے بھئی یعنی کوئی خاص ری

ایکشن خاص ردعمل کوئی خاص اس کا اظہار اس نے نہیں کیا کہا ٹھیک ایسا ہوتا رہتا ہے۔کوئی خاص بات نہیں ہے رات ہوئی شیخ فرماتے ہیں۔ رات جب ہوئی تو سبحان اللہ رات جب ہوئی تو خواب دیکھا ہارون الرشید نے خواب میں دیکھا کہ ٹہلتے ہوئے جا رہے ہیں۔ خلیفہ نے بڑے خوبصورت محلات دیکھے اور ایک محل کے دروازے پر زبیدہ کا نام لکھا ہوا ہے اس نے دیکھا زبیدہ عباسی لکھا ہوا ہے اس نے سوچا یہ تو میری بیوی ہے ابھی اندر جانے لگا تو روک دیا گیا کہا رک جایئے کہا کہاں جا رہے آپ نے کہا اندر جا رہا ہوں کس وجہ سے، کہا یہ زبیدہ کا محل ہے کہا یہ میری بیوی کا مکان ہے کہا آپ کا تو نہیں ہے بیوی کا ہے اب آنکھ کھل گئی اوہو ہوا اب ہارون الرشید نے کہا اللہ میں نے کل بات ٹال دی تھی اور میں نے سمجھا یہ مجذوب کی بات ہے مگر زبیدہ کا کام ہو گیا۔ اس کا محل تو جنت میں بن گیا اور مجھے باہر کھڑا کر دیا گیا۔ بیوی کا مکان ہے مجھے باہر کھڑا کر دیا گیا چلو بھئی اب چھوٹا سا منہ نکلا ہوا۔ خلیفۃ المسلمین اپنے ساتھیوں کے ساتھ حضرت بہلول دانا کی تلاش میں نکلے۔ معلوم ہوا شہر میں نہیں ہیں۔ وہ چلے گئے وہ تو درویش تھے یہاں چاہتے پھرتے رہتے تھے تلاش کرتے کرتے سارا دن گزر گیا جنگل میں خلیفہ تلاش کر رہا ہے۔ آخرکار حضرت بہلول دانا مل گئے سلام علیکم کون ہو تم کہا۔ حضور خادم ہوں آپ کا ہارون الرشید کیسے آنا ہوا۔ کہا حضور زبیدہ نے وہ محل خریدا ہے میں بھی خریدنا چاہتا ہوں کہا بغیر دیکھے سودا ہوتا ہے بغیر دیکھے زبیدہ نے بغیر دیکھے سودا کیا تم نے رات دیکھ لیا ہے۔ اب سودا نہیں ہوگا اس لیے فرمایا رب العالمین جل جلالہ (والذین یومنون بالغیب) البقرہ جو ایمان لائے غیب پر یعنی بن دیکھے ایمان لاتے ہیں ہم جنت پر بغیر دیکھے ایمان

لائے اللہ پر بغیر دیکھے ایمان لائے روزِ آخرت پر بغیر دیکھے ایمان لائے روزِ حشر پر بغیر دیکھے ایمان لائے اللہ تبارک و تعالیٰ نے بے شمار نعمتیں ایمان والوں کے لیے جنت میں رکھی ہوئی ہیں اور جو لوگ یہاں اپنی نعمتوں کا استعمال کر لیں گے ایک ایک کروڑ کے بنگلے والے جن کے پڑوسی بھوکے مر رہے ہیں ان کو قیامت میں جواب دینا ہو گا اور اگر کسی ملک میں خاص طور پر پاکستان میں کوئی آدمی بھوکا مر رہا ہے اور رزق سے محروم ہے رزق سے محروم کر دیا گیا ہے۔ جیسے تمام وسائل و دولت وزیراعظم اور صدر نے اپنے قبضے میں کر رکھے ہیں۔ عوام کو کوئی فائدہ نہیں ہے بڑے بڑے قرضے خود لے لیتے ہیں اب آپ دیکھیں کہ اس سے بڑا کوئی ظلم ہو گا کہ وزیراعظم خود اگر قرض لیتا ہے اور بیروزگار نو جوانوں کو جب قرض دیتا ہے تو ساڑھے اٹھارہ لیتا ہے اور اس کے اوپر یہ کہتا ہے کہ میں نے عید کا گفٹ دیا ہے عید کا تحفہ دیا ہے کہ ساڑھے سترہ ساڑھے اٹھارہ فیصد سود دو اب بیروزگاری تمہاری دور ہو گی بجائے اس کے کہ ان کو روزگار دیا جاتا ان کو قرض حسنہ دیا جاتا۔ ان کی مدد کی جاتی، خود یہ بڑے بڑے سرمایہ دار جو دولتوں کو جمع کر رہے ہیں۔ بڑی بڑی کوٹھیاں ایک دو دو کروڑ کی بنا رہے ہیں ان کی قبریں بے نور اس لیے کہ زکوٰۃ نہیں دیتے۔ ان کی کوٹھیوں میں روشنی ہو گی اور قبر میں اندھیرا ہو گا اور زکوٰۃ نہیں دیتے۔ ان کی قبر میں سانپ ہوں گے ان کا خون چوس رہے ہوں گے یہ سب اس دولت کا ان کو حساب دینا ہو گا۔ اللہ تبارک و تعالیٰ جل جلالہ مجھ گنہگار اور سیاہ کار کو بھی اور آپ سب کو ہمیں عمل کی توفیق عطا فرمائے۔

وآخر دعوانا ان الحمدللہ رب العالمین

علم اور علماء کی فضیلت

اعوذ باللّٰہ من الشیطن الرجیم

بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ. اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ نَحْمَدُہٗ وَنَسْتَعِیْنُہٗ وَنَسْتَغْفِرُہٗ وَنُؤْمِنُ بِہٖ وَنَتَوَکَّلُ عَلَیْہِ وَنَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَیِّاٰتِ اَعْمَالِنَا مَنْ یَّھْدِہِ اللّٰہُ فَلاَ مُضِلَّ لَہٗ وَمَنْ یُّضْلِلْہُ فَلاَ ھَادِیَ لَہٗ وَنَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ ط وَحْدَہٗ لاَ شَرِیْکَ لَہٗ ط وَنَشْھَدُ اَنَّ سَیِّدَنَا وَنَبِیَّنَا وَحَبِیْبَنَا وَمَوْلٰنَا مُحَمَّدًا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمْ عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ. اَلَّذِیْ اُرْسِلَ اِلَی الْخَلْقِ کَافَّۃً بَشِیْرًا وَّ نَذِیْرًا وَّ دَاعِیًا اِلَی اللّٰہِ بِاِذْنِہٖ وَسِرَاجًا مُّنِیْرًا وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِیْنَ بِاَنَّ لَھُمْ مِنَ اللّٰہِ فَضْلاً کَرِیْمًا ھُوَ الْحَبِیْبُ الَّذِیْ تُرْجٰی شَفَاعَتُہٗ لِکُلِّ ھَوْلٍ مِّنَ الْاَھْوَالِ مُقْتَحِمِ.

یَارَبِّ یَا رَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا عَلٰی حَبِیْبِکَ خَیْرِ الْخَلْقِ کُلِّھِمْ قَالَ اللّٰہُ عَزَّ وَجَلَّ فِیْ شَانِ حَبِیْبِہٖ اِنَّ اللّٰہَ وَمَلاَئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًاo اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی

حَبِیْبِکَ سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وآلِہٖ وَسَلَّمَ صَاحِبِ الْوَجْہِ الْاَنْوَر۔

جانشین پیر طریقت حضرت صاحبزادہ مولانا قاری محمد میاں صاحب مدظلہ زیب سجادہ آستانہ عالیہ حامدیہ نقشبندیہ مجددیہ۔

مقتدر و محترم علماء کرام اور مشائخ عزام!

میرے محترم بزرگو! عزیز بھائیو! عظیم نوجوانو اور پیارے پیارے بچو!

اسلام علیکم و رحمتہ اللہ و برکاتہ۔

مجھے انتہائی خوشی اور مسرت ہے کہ یہ میرے لیے بہت بڑی سعادت ہے کہ حضرت پیر طریقت رہبر شریعت حضرت مولانا حامد علی خان صاحب نقشبندی مجددی رحمہ اللہ تعالیٰ کے سالانہ عرس مبارک کی اس بابرکت محفل میں آپ کے ساتھ میں بھی شرکت کی سعادت حاصل کر رہا ہوں۔

آپ سب لوگ قرب و جوار سے دور دراز سے اس بابرکت اور مقدس تقریب میں شرکت کے لیے تشریف لائے ہیں میں بھی اسی نیت سے حاضر ہوا ہوں۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہم سب کی اس حاضری کو قبول فرمائے اس آستانہ عالیہ کے فیوض و برکات کو تا قیامت جاری و ساری رکھے اور یہ دارالعلوم جامعہ خیر المیعاد جو کہ حضرت اقدس پیر طریقت حضرت حامد علی خان رحمہ اللہ تعالیٰ کی عظیم علمی اور روحانی یادگار ہے کو اللہ تعالیٰ صاحبزادہ محمد میاں صاحب کی سرپرستی میں مینارہ نور بنائے تاکہ اس کے انوار و برکات تادیر جاری و ساری رہیں۔

حضرت پیر طریقت مولانا حامد علی خان رحمہ اللہ تعالیٰ میرے بزرگ تھے میں ان

کو اپنے اکابرین میں شمار کرتا ہوں وہ ہمارے اور آپ کے انتہائی واجب الاحترام اور مقتدر پیشوا تھے۔حضرت پیر طریقت ہمارے لیے مینارہ نور اور مینارہ تعلیم تھے۔

نظام مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نفاذ کے لیے ان کی جدوجہد پاکستان کی سیاسی و مذہبی تاریخ کا ایک حصہ ہے حضرت پیر حامد علی خان رحمہ اللہ تعالیٰ نے 70ء اور 77ء میں نظام مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نفاذ کے لیے جوعظیم جدوجہد فرمائی اس جدوجہد نے ایسی عظیم الشان مثال قائم کی جو پاکستان کی تاریخ میں سنہری الفاظ میں لکھی جائے گی۔

وہ ظلم کے سامنے سینہ سپر رہے وہ بڑے بڑے طاقتور لوگوں سے حکومت کے غنڈوں سے اور خود حکومت کی طاقت سے لڑتے رہے بالکل لڑتے رہے اور اس کا مشاہدہ ملتان میں رہنے والے ہزاروں لوگوں نے کیا ہے گویا بقول اقبال رحمہ اللہ تعالیٰ

بے خطر کود پڑا آتش نمرود میں عشق
عقل ہے محو تماشائے لب بام ابھی

انھوں نے راستے میں آنے والی مشکلات کی کوئی پرواہ نہیں کی وہ اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبت اور دین کی سربلندی کے لیے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جھنڈے کو سربلند رکھنے کے لیے ڈٹے رہے وہ نظامِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نفاذ کے لیے اور اس نظام کی برکات سے پاکستان کے مقدر کو سنوارنے کے لیے اپنی جان ہتھیلی پر لیے رہے۔

اس تحریک کے دوران مختلف مقامات پر انھیں جو تکالیف دی گئیں ان

سے اس طرح نبرد آزما رہے۔ جیسے اللہ کا ولی پھولوں کی سیج پر کھیل رہا ہے۔

حضرت پیر طریقت مولانا حامد علی خان رحمہ اللہ تعالیٰ اللہ کے دوست تھے ان کی ولایت میں کوئی شک نہیں ہے۔ ان کے عزم اور استقامت سے محسوس ہوتا تھا کہ واقعی وہ چلتے پھرتے اللہ کے ولی تھے استقامت ان کی شان تھی ان کو دیکھ کر خدا یاد آ جاتا تھا۔

ان کی استقامت کا عالم یہ تھا کہ ایک طرف فیڈرل سکیورٹی فورس تھی اور دوسری طرف مولانا حامد علی خان رحمہ اللہ تعالیٰ کا سینہ تھا۔

ان کی استقامت کا یہ عالم تھا ایک جانب وہ دین کی جدوجہد کرنے والی جماعت کی قیادت کر رہے تھے اور دوسری طرف ان کے خلاف شیطانی حکومتوں کی یلغار تھی۔ الحمدللہ حضرت حامد علی خان رحمہ اللہ تعالیٰ بڑی ہمت اور جرأت کے ساتھ ہر قدم پر سینہ سپر رہے کسی بھی لمحہ ان کے قدموں میں لغزش نہیں آئی مگر حکومت کے قدموں میں لغزش آ ئی حکومت لرز گئی اور بالآ خر عبرتناک انجام سے دو چار ہو گئی رب العالمین جل جلالہ وعم نوالہ قرآن مجید فرقان حمید میں ارشاد فرماتا ہے۔

ان الذین قالوا ربنا اللّٰہ ثم استقاموا تتنزل علیھم الملئکۃ (۳۰) حم السجدۃ	ترجمہ: بے شک وہ جنھوں نے کہا ہمارا رب اللہ ہے پھر اس پر قائم رہے ان پر فرشتے اترتے ہیں۔ کنزالایمان (از اعلیٰ حضرت بریلوی رحمہ اللہ تعالیٰ)

اور یہ کہنے کے بعد کہ اللہ ہمارا رب ہے متزلزل نہیں ہوئے اور آزمائش کی گھڑی آئی تو ثابت قدم رہے انھوں نے گھبرا کر میدان نہیں چھوڑا بھاگے نہیں

بلکہ ڈٹے رہے۔ استقامت اختیار کی اور امتحان میں ثابت قدم رہے۔

وہ ظلم کے مقابل استقامت کے پہاڑ بن گئے کوئی پرمٹ ان کی استقامت بدل نہ سکا کوئی جاگیر ان کے قدم نہ اکھاڑ سکی دنیا کا کوئی لالچ کوئی انعام کوئی وزیر اعلیٰ کوئی وزیر اعظم اور کوئی صدر ان کی بولی نہ لگا سکا۔ اس لیے کہ ان کی بولی دربار مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں لگ چکی تھی۔

آزمائش کی گھڑی میں انھوں نے یہ نہیں کہا کہ کیا کیا جائے بیوی ہے بچے ہیں دوست ہیں زمینیں ہیں جائیداد ہے کاروبار ہے پرمٹ ہیں سب کچھ داؤ پہ لگ جائے گا بلکہ راہ حق میں فدا کارانہ بڑھتے چلے گئے انھوں نے خدا کے نام پر سب کچھ قربان کر دیا حتیٰ کہ اپنی جان بھی کھپا دی۔

یہی وجہ ہے کہ اہل حق کو کوئی لالچ کوئی انعام خرید نہیں سکتا دنیا کا مال و دولت اللہ اللہ کرنے والوں کو جھکا نہیں سکتا۔

حضرت مولانا حامد علی خان رحمہ اللہ تعالیٰ کا کردار ہمارے سامنے ہے انھوں نے آزمائش کے وقت راہ فرار اختیار نہیں کی بلکہ استقامت کا راستہ اختیار کیا ان کا کردار دیکھ کر اسلاف کی یاد تازہ ہو جاتی ہے۔ ہمارے اسلاف کا روشن کردار تاریخ کے صفحات پر موجود ہے آج بھی دنیا جانتی ہے کہ علماء حق نے ہر دور میں ہر حال میں علمائے کلمتہ الحق کا فریضہ سر انجام دیا آج وقت کے یہ کمالات ہیں کہ علماء سوء کے دین کا نمائندوں کا کردار مسخ کر دیا ہے۔ وہ حکومت کے کاسہ لیس بن گئے ہیں۔ انھوں نے دین کا وقار مجروح کیا ہے۔

ایک وقت وہ تھا کہ بقول اقبال رحمہ اللہ تعالیٰ

وہ ہند میں سرمایہ ملت کا نگہبان
گردن نہ جھکی جس کی جہانگیر کے آگے

اقبال کا اشارہ امام ربانی مجدد الف ثانی شیخ احمد سرہندی رحمہ اللہ تعالیٰ کی جانب ہے۔ یہ وہ کردار تھا جن کے دیکھنے کو اب آنکھیں ترستی ہیں۔

حضرت مولانا حامد علی خان رحمہ اللہ تعالیٰ ہمارے اسلاف کی یادگار تھے ہم سے بچھڑ گئے ہم سے جدا ہو گئے۔ حضرت سید احمد سعید کاظمی رحمہ اللہ تعالیٰ بھی ہم سے جدا ہو گئے یہ بزرگ وہ تھے جن کے متعلق ایک آدمی نہیں بلکہ پورا ملک گواہی دے سکتا ہے کہ ''وہ صاحبِ استقامت، صاحبِ عزیمت اور مستقل مزاج بزرگ تھے۔''

ایسے کردار کو بارہا قرآن میں بیان کیا گیا ہے۔

اللہ تعالیٰ نے ہر چیز کھول کر بیان فرما دی ہے اب اگر کوئی آدمی کتاب ہدایت کھول کر غور نہ کرے تو یہ اس کی اپنی مرضی ہے یہ بات اہل نظر ہی جانتے ہیں کہ مقام فقر کتنا بلند ہے۔

زمین میں بہت استقامت ہے پہاڑ میں اس سے بھی زیادہ استقامت ہوتی ہے اور علماء حق کی استقامت کا یہ عالم ہے کہ ان کی استقامت ان سب سے زیادہ ہے۔

تو میں عرض کر رہا تھا کہ مقام فقر بہت بلند ہے۔ یہ تو شاہی سے بھی زیادہ بلند ہے بادشاہ اور فقیر کا کوئی مقابلہ نہیں۔

بادشاہ تو فقیر کے دروازے کا گدا ہے۔

اور سنو جو فقیر بادشاہ کے دروازے پر گدا بن کر جا رہا ہے وہ دراصل

فقیر نہیں بلکہ بھکاری ہے بقول اقبال رحمہ اللہ تعالیٰ

مقام فقر اتنا بلند ہے شاہی سے مگر
روش کسی کی گدایانہ ہو تو کیا کہیے

میرے عزیزو غور کرو اور بتاؤ کہ شاہوں اور فقیروں کے درمیان میں ملاقات کا کوئی جوڑ بنتا ہے۔

نہیں ہرگز نہیں۔

میں (شاہ احمد نورانی) جب کسی سجادہ نشین کو حکومت کے دروازے پر جاتے ہوئے دیکھتا ہوں کہ وہ مانگ رہے ہیں۔

کیا مانگ رہے ہیں؟

دنیا مانگ رہے ہیں؟ وہ کہتے ہیں کہ ہمیں سینٹ کی کوئی سیٹ مل جائے یا پھر قومی اسمبلی کی کوئی سیٹ مل جائے۔

وہ دیکھتے اور سوچتے ہیں کہ اسلام آباد میں لاہور میں گلبرگ میں خیرات بٹ رہی ہے تو اس بٹنے والی خیرات میں سے کوئی تو حصہ مجھے بھی مل جائے یہ سب کچھ دیکھ کر مجھے بڑی حیرت ہوتی ہے کیونکہ ہمارے بزرگ تو وہ لوگ تھے جن کا کردار یہ تھا کہ

تخت سکندری پر وہ تھوکتے بھی نہیں ہیں
بستر لگا ہوا ہے جن کا تیری گلی میں

لیکن افسوس کہ آج ان لوگوں کے بستر نواز شریف بے نظیر اور وائیں کے دروازے پر لگے ہوئے ہیں۔

اور جو لوگ رہ گئے ان کے بستر جام صادق کے دروازے پر لگے

ہوئے ہیں۔

لوگو دیکھو کیسا وقت آ گیا ہے کہ فقیر وائین **Wine** اور جام **Glass** کی تلاش میں لگے ہوئے ہیں۔

آپ سمجھ گئے ہوں گے یہاں تو بڑے بڑے سمجھ دار لوگ ہیں اور خاص طور پر جو لوگ قلعے پر بیٹھے ہوئے ہیں وہ تو زیادہ ہی سمجھ دار ہیں۔

آج لوگ دنیا کی تلاش کرتے ہیں لیکن فقیر دربار مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں بک چکے ہیں۔

قرآن مجید فرقان حمید میں اللہ رب العالمین جل جلالہ وعم نوالہ ارشاد فرماتا ہے۔

ان اللّٰہ اشتری من المؤمنین انفسھم واموالھم بان لھم الجنة. (التوبہ)

ترجمہ: بے شک اللہ نے مسلمانوں سے ان کے مال اور جان خرید لیے ہیں۔ اس بدلے پر کہ ان کے لیے جنت ہے۔

(کنزالایمان اعلیٰ حضرت بریلوی رحمہ اللہ تعالیٰ)

دیکھو اللہ خریدار ہے بولی لگا رہا ہے کہاں بولی لگ رہی ہے؟ بازار مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں بولی لگ رہی ہے۔

کون بولی لگا رہا ہے؟ خود خدا بولی لگا رہا ہے۔

لیکن بتاؤ اس کے بعد بھی اگر کوئی خدا و رسول کو چھوڑ کر دنیا داروں جاگیرداروں اور سرمایہ داروں کے پاس جا کر اپنی بولی لگواتا رہے تو کیا کہیے بس ہم تو پھر یہی کہیں گے کہ

زاغوں کے تصرف میں ہے
عقابوں کا نشیمن

یہ المیہ ہے کہ عقاب کے روپ میں کوے نظر آ رہے ہیں۔

کیونکہ عقاب تو جھپٹتا ہے اپنا شکار خود کرتا ہے وہ بادشاہوں کا ملغوبہ نہیں کھاتا ہے وہ کسی کا شکار نہیں کھاتا۔

وہ شاہوں کے دَر سے مانگتا نہیں ہے۔

اس کا عقیدہ یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔

انما انا قاسم و اللہ معطی ترجمہ: دینے والا خدا ہے اور بانٹنے **(الحدیث)** والا مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔

اس حدیث مبارک کی ترجمانی کرتے ہوئے مجدد الامت اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی امام احمد رضا رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔

رب ہے معطی اور یہ ہیں قاسم
دیتا وہ ہے اور کھلاتے یہ ہیں

اللہ کے اولیاء اور بزرگوں کا یہی عقیدہ تھا میرا بھی یہی عقیدہ ہے اس لیے وہ اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے در پر بیٹھے رہے وہاں سے ہٹے نہیں۔

اللہ کے ولی ادھر ادھر سے نہیں مانگتے تھے وہ جو لینا چاہتے ہیں خدا اور مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مانگتے ہیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خدا کی زمین کے خزانوں کے مالک ہیں۔

وہ عرشیوں کے آقا اور فرشیوں کے داتا ہیں پوری کائنات رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے گرد گھومتی ہے۔ جس کو جو لینا ہے وہ اسی دَر سے لے کیونکہ رب ان کو دیتا ہے اور وہ مخلوق کو بانٹ رہے ہیں جس کو درِ مصطفیٰ سے نہیں ملتا اسے درِ خدا سے بھی نہیں ملتا۔

تو میں عرض کر رہا تھا کہ اللہ کے ولی راہ حق میں باطل کے مقابل ڈٹ جایا کرتے تھے وہ حق کی حمایت میں آلام ومصائب کا مقابلہ کرتے تھے۔ انھوں نے وقت کے حاکموں کو ان کے مظالم دیکھ کر ٹوکا اور روکا لیکن اب لوگ ہم سے پوچھتے ہیں کہ آج علماء کو کیا ہو گیا ہے کہ علماء سیاست کی طرف آ گئے ہیں وہ یہ کہتے ہیں کہ

نورانی میاں بڑے اچھے آدمی تھے لیکن وہ سیاست میں آ گئے ہیں اوہو یہ تو بہت بڑا گناہ ہو گیا ہے۔

وہ کہتے ہیں فلاں بزرگ اللہ کے ولی تھے لیکن اب وہ سیاسی ہو گئے ہیں۔

میرے عزیز!

میرے بھائی! کیا تم امام ربانی مجدد الف ثانی شیخ احمد سرہندی رحمہ اللہ تعالیٰ کے کردار سے واقف نہیں ہو؟ وہ سرہند کے چھوٹے سے قصبے کی خانقاہ میں بیٹھے ہوئے تھے لیکن حالات کا تقاضا ہوا تو وہ اکبر کے مقابلے پر آ گئے۔ جہانگیر کے سامنے کھڑے ہو گئے اور آپ نے شاہوں کے سامنے جرأت ایمانی سے کام لے کر یوں کلمہ حق بلند کیا کہ آج تک باطل لرز رہا ہے۔

ایک طرف ہمارے بزرگوں کا یہ کردار ہے اور دوسری طرف آج کا مرید ہر صاحب کو مشورہ دیتا ہے کہ آپ کم از کم کسی پارٹی میں نہ جائیں۔ ہم جس پارٹی میں چاہیں چلے جائیں برائی کرتے رہیں مفادات لیتے رہیں ہمارے

جی میں جو آئے ہم کرتے رہیں۔
ہمیں یہ حق حاصل ہے کہ ہم جس پارٹی میں جب چاہیں چلے جائیں
اور جب چاہیں مفادات کی خاطر چھوڑ دیں۔
ہمیں کوئی مشورہ نہیں دے سکتا کوئی روک نہیں سکتا کوئی ٹوک نہیں سکتا
لیکن ''پیر صاحب کا کام صرف یہ ہے کہ وہ نذرانے وصول کرتے رہیں جیب میں ڈالتے رہیں اور مریدوں کے لیے دعائیں کرتے رہیں۔''
یہ موجودہ دور کا عجیب المیہ ہے کہ
''مرید سیاسی ہو گیا ہے اور پیر غیر سیاسی ہو گیا ہے پہلے دور کے مرید پیر صاحب کا حکم مانتے تھے لیکن اب پیر صاحب کو مرید کا حکم ماننا پڑتا ہے پیر صاحب کی خود کوئی رائے نہیں ہوتی بس جو مرید کہتے ہیں وہ کرتے چلے جاتے ہیں گویا پیر صاحب مرید صاحب کے مرید ہو گئے ہیں۔''
ایسے لگتا ہے کہ اگر یہ چودھویں صدی کا مرید حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کے دور میں ہوتا تو یقیناً انھیں مشورہ دیتا کہ ''حضرت اگر کوئی نیکی کرتا ہے کرتا رہے آپ کو اس سے کیا غرض؟
یہ سب لوگ آپ کے نانا جان کے امتی ہیں اور سب کے سب ہی آپ کے پاس آتے ہیں نذرانے دیتے ہیں ہاتھ چومتے ہیں پاؤں دباتے ہیں اور چلے جاتے ہیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آپ کسی کی مخالفت نہ کریں بلکہ سب کے لیے دعا فرمائیں آپ کو کیا کہ یزید شراب پیتا ہے کہ نہیں پیتا بس آپ خاموش رہیں آپ کو کیا غرض کہ یزید بے وقت نماز پڑھتا ہے چاہے بے وضو ہی پڑھتا ہے۔ یزید مسجد میں شراب پی کر ہی آتا ہے مگر آتا تو ہے جمعہ کا خطبہ دیتا

ہے چاہے حرام کاری کے بعد دیتا ہے۔ ابن زیاد بھی امتی ہے یزید بھی امتی ہے۔

سعد بن ابی وقاص کا بیٹا بھی امتی ہے وہ جو کرتے ہیں کرتے رہیں آپ کو کیا؟

آپ خانقاہ میں بیٹھ کر اللہ اللہ کریں اور دعائیں کریں۔

حالانکہ دوستو مسئلہ بڑا پیچیدہ تھا یزید زنا کا مرتکب تھا اس نے دو سگی بہنوں کو بیک وقت اپنے نکاح میں رکھا ہوا تھا وہ اہل بیت کا گستاخ تھا اس پر خدا کی پھٹکار تھی یہی وجہ ہے کہ وہ ذلیل و خوار ہو کر مرا۔

یزید ظالم حکمران تھا وہ ظلم کرتا تھا لوگوں کے حقوق غصب کرتا تھا وہ جابر تھا جھوٹ بولتا تھا۔

تاریخ گواہ ہے کہ جب یزید کا کردار سامنے آیا تو امام حسین رضی اللہ عنہ کا کردار بھی سامنے آ گیا، اور انھوں نے فرمایا۔

''ہم بدل سکتے ہیں ہمارے مکانات کے نقشے بدل سکتے ہیں مدینے اور مکے کا نقشہ بدل سکتا ہے لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دین کا نقشہ نہیں بدل سکتا'' چاہے کچھ بھی ہو جائے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دین کا نقشہ نہیں بدلنے دیں گے۔ ایسا کرنے کے لیے یزید کو میدان میں اتر کر ہمارا مقابلہ کرنا پڑے گا۔ اس لمحے موجودہ صدی کا کوئی مرید ہوتا تو وہ ضرور کہتا کہ ''پیر جی تسی سیاست وچ نہ پوو'' اس دور کے بزدل مرید اور پیر یہی کچھ کر رہے ہیں وہ بزدل ہیں اس لیے مصلحت کی راہ اختیار کیے ہوئے ہیں۔

علماء حق کی حمایت کرتے ہیں باطل کا مقابلہ کرتے ہیں تو یہ جرم گردانا جاتا ہے لیکن حکومت جو مجرم کرتی ہے وہ خود آ کر رنڈیوں کا ناچ دیکھتی اور دیکھاتی ہے تو

دکھاتی اور دیکھتی رہے ٹیلی ویژن پر حرام زادیوں کا ناچ ہو رہا ہے ہونے دو نواز شریف اور اس کے حواری ملک لوٹ رہے ہیں لوٹنے دو۔

تین روز قبل چودہ اگست کو اسلامی جمہوری اتحاد کی حکومت ٹیلی ویژن پر مرد اور عورت کا ڈانس دکھا رہی تھی اور پوری قوم دیکھ رہی تھی کہ ایک عورت اور مرد ناچ رہا ہے۔

تم بتاؤ دیکھا یا نہیں دیکھا۔

بتاؤ بتاؤ۔

ڈرو نہیں کہ رپورٹنگ ہو رہی ہے۔

تمھیں فکر نہیں کرنا چاہیے ذمہ دار مقرر ہوتا ہے تم بتاؤ کہ چودہ اگست کو ٹی وی پر یہ سب کچھ دیکھا یا نہیں۔

ہاں دیکھا..........

تو پھر بتاؤ کیا یہ اسلامی جمہوری اتحاد کی حکومت ہے؟

نہیں میرے عزیز یہ اسلامی امریکی اتحاد کی حکومت ہے جو کہ نہ اسلامی ہے نہ جمہوری ہے نہ اتحادی ہے بلکہ امریکی ہے۔

اور اب تو جماعت اسلامی بھی اس میں سے نکل گئی ہے اس لیے اسلام تو اس اتحاد سے رخصت ہو گیا کیونکہ جماعت اسلامی جہاں جاتی ہے اسلام کا ٹھیکہ ساتھ لے کر جاتی ہے۔

عجیب بات ہے کہ کل یہی جماعت اسلامی ہاتھوں میں ہاتھ ڈال کر یہ کہتی تھی کہ یہ اسلامی جمہوری اتحاد ہے اور نواز شریف اس کی جانب سے وزیراعظم ہیں ان جیسا شریف وزیراعظم پاکستان کو نہیں ملے گا۔

لیکن اب جماعت اسلامی ہی کہتی ہے کہ

''ہم نے بھی ضیاء الحق کے زمانے میں اسلام کے بڑے کان کاٹے ہیں لیکن نواز شریف ہم سے بھی دو چار قدم آگے نکل گیا ہے۔''

پہلے جماعت اسلامی گواہی دیتی رہی کہ نواز شریف ہی اسلام نافذ کرے گا لیکن اب وہ گواہی دے رہی ہے کہ نواز شریف اسلام کا باغی اور غدار ہے۔

ہم (جمعیت علمائے پاکستان والے) کہتے تھے کہ آئی جے آئی اور پی پی پی دونوں کھوٹے سکے کے دو رخ ہیں اس وقت بھی ہم کہتے تھے اور اب بھی کہتے ہیں یہ کوئی نئی بات نہیں ہے ہم تو ڈنکے کی چوٹ پر کہتے ہیں کہ یہ دونوں امریکی ایجنٹ ہیں۔

لیکن اس وقت جب ہم نے یہ موقف پیش کیا جماعت اسلامی والے۔ جنھوں نے اسلام کا ٹھیکہ لیا ہوا تھا وہ ہمیں کہتے تھے نہیں جی نورانی میاں تو پیپلز پارٹی کو خوش کرنے کے لیے کہتے ہیں۔

وہ سوچتے رہے کہ مولوی عورت کو خوش کر رہے ہیں کیا انھیں معلوم نہیں تھا کہ مولوی عورتوں کو خوش نہیں کرتا اگر کرتا ہے تو بڑے قاعدے اور ضابطے سے کرتا ہے۔ مولوی زن پرست نہیں ہوتا وہ تو بنیاد پرست ہوتا ہے کیونکہ اسلام کی بنیاد ضابطے پر ہے اسلام کے بنیادی ضابطے

1- کلمہ۔ 2- نماز۔ 3- روزہ۔ 4- زکوۃ۔ 5- حج ہیں اور یہ ہمارا مسلم ورلڈ آرڈر ہے۔

یہ اسلام کی بنیادیں ہیں۔ یہ پانچ ستون ہیں جن پر اسلام کی عمارت کھڑی ہے مسلمان بنیاد پرست ہوتا ہے اس لیے کہ وہ اسلام کی بنیاد کو مانتا ہے

اور اگر وہ بنیاد پرست نہیں ہوتا تو پھر عورت پرست ہوتا ہوگا۔

ہمیں فخر ہے کہ ہم بنیاد پرست ہیں اب ان لوگوں سے تم خود پوچھ لو

جو اسمبلی کے فورم پر کھڑے ہو کر کہتے ہیں کہ ہم بنیاد پرست نہیں ہیں۔

امریکہ والے خوش ہو جاؤ کہ ہمارے ہاں ایسے مرد موجود ہیں جو بنیاد

پرست نہیں اور ایسی عورتیں بھی موجود ہیں جو شراب پیتی سگریٹ کا کش لگاتی اور

ٹانگ پر ٹانگ رکھ کر بیٹھتی ہیں اور وہ ہمارے وزیراعظم کی معتمد خاص ہیں۔

یہی وجہ ہے کہ ہمارے وزیراعظم بڑے فخر سے کہتے ہیں کہ اب

(امریکہ میں) عابدہ حسین چلے گی۔

امریکیو! تمھیں پریشان ہونے کی ضرورت نہیں کہ نواز شریف صاحب

خود اعلان کرتے ہیں کہ ہم بنیاد پرست نہیں بلکہ ہم عورت پرست ہیں۔

اسلامی جمہوری اتحاد کی حکومت میں ٹی وی پر عورتیں ناچ رہی ہیں۔

''لڑکیاں ڈانس کر رہی ہیں۔ بے حیائی اور بے شرمی کے پروگرام ہو

رہے اور لوگوں سے کہا جاتا ہے کہ ہم اسلام نافذ کر دیں گے۔''

پاکستان کی سپریم کورٹ نے فیصلہ کیا ہے کہ 30 جون تک سودی

کاروبار بند کر دیا جائے لیکن اسلامی جمہوری اتحاد کے وزیراعظم نواز شریف نے

ہاتھ جوڑ کر کہا کہ

''نہیں صاحب اس کے بغیر تو کام نہیں چلے گا''

دیکھو اسلامی جمہوری اتحاد کی حکومت ہے اور یہ ان کا اسلام ہے جہاں

سود بھی چلتا ہے حرام کاریوں کے اڈے بھی موجود ہیں کنجریوں کے بازار بھی

آباد ہیں۔

اور رنڈیوں کا ناچ بھی ٹی وی پر پوری قوم دیکھ رہی ہے لیکن کوئی پرواہ نہیں ہے۔

ہم نے تو بہت پہلے بتا دیا تھا اور بار بار بتاتے رہے ہیں اب بھی بتا رہے ہیں کہ آئی جی آئی اور پی پی کھوٹے سکے کے دو رُخ ہیں ایک محترمہ کا رخ ہے اور ایک محترم کا رخ ہے۔

یہ محترمہ اور محترم دونوں امریکی ملازم اور تنخواہ دار ہیں۔

لوگو تم سنبھل جاؤ اور

دیکھو ان کو پہچانو کہ یہ سب ڈاکو اور ظالم ہیں یہ اسلام اور پاکستان کے باغی اور غدار ہیں یہ مجرم حکمران خدا کے باغی ہیں۔

لوگ سوچتے ہیں کہ اگر ان کو ووٹ نہ دیں تو پھر کس کو ووٹ دیں؟

کیا مولوی کو ووٹ دیں؟

اور اگر مولوی حکومت میں آ گیا تو پھر کیا ہو گا؟

مولوی کامیاب ہو گیا تو پھر۔

''عدل و انصاف کا دور دورہ ہو گا خوشحالی ہو گی دولت کی منصفانہ تقسیم ہو گی۔ عورت کو بازار میں نہیں گھر میں رہنا ہو گا وہ انگریز کے ساتھ جا کر نہیں ناچے گی۔ وہ کلب نہیں جائے گی لوگوں کو گناہ کی دعوت نہیں دے گی۔''

بعض لوگ کہتے ہیں کہ

''مولوی معاملات کی سوجھ بوجھ نہیں رکھتا وہ مسائل حل نہیں کر سکے گا''

میرے عزیز تیری سوچ کا یہ غلط رخ ہے کہ مولوی ملک نہیں چلا سکے گا بلکہ مولوی آئے گا تو وہ ملکی معاملات کو بخوبی نپٹائے گا وہ مسائل کو حل کرے گا

آخر کیا وجہ ہے کہ وہ حکومتی معاملات کو ڈیل نہیں کر سکتا کیا ایسا کرنے کے لیے کوئی جن ہے جو قابو میں کرنا پڑتا ہے اگر ایسا بھی ہو تو مولوی سے زیادہ بہتر کون جن قابو کر سکتا ہے؟

مولوی پانچوں وقت مسجد میں لوگوں کے مسائل سنے گا۔

بازار جائے گا تو قیمتوں پر کنٹرول ہو گا۔

ہر جانب عدل وانصاف کا بول بالا ہو گا۔

ظالم کا ہاتھ روکے گا مظلوم کا حق اسے لوٹائے گا۔

وہ تو پیدائش سے لے کر تدفین تک تیرے ساتھ ہو گا اور پھر دنیا سے جانے کے بعد حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہاں تیری سفارش بھی کرے گا اس کے جواب میں وہ کہتے ہیں کہ مسئلہ یہ نہیں ہے دراصل بات یہ ہے کہ نورانی میاں بڑے سخت آدمی ہیں وہ قاعدے اور ضابطے کے پابند ہیں۔ یہ وہی بات کہتے ہیں جو قرآن وسنت کے مطابق ہو جبکہ ہمیں تو ایسے لوگوں کی ضرورت ہے جو قرآن وسنت کو ایک جانب رکھ کر کچھ اپنی مرضی اور کچھ ہماری مرضی کے فیصلے کیا کریں۔

لہٰذا ہم تو اسے ووٹ دیں گے جو ہماری مرضی اور اپنی مرضی سے کام کرے گا یہی وجہ ہے کہ ہم کہتے ہیں۔

آوے ہی آوے

بھئی کون آوے

کھوٹا سکہ آوے

وہ چاہے بے نظیر کی صورت میں ہو یا نواز شریف کی شکل میں ہو آپ

نے ووٹ دے کر جس کو کامیاب کیا جس کو لائے وہ آ گیا اور اب سر پکڑ کر بیٹھ گئے ہو اور کہتے ہو کہ آٹا مہنگا ہو گیا ہے۔

روٹی مہنگی ہو گئی ہے۔

چینی کا ریٹ بڑھ گیا ہے۔

بجلی کا بل زیادہ ہو گیا ہے۔

روٹی بھی مہنگی ہو گئی بوٹی بھی مہنگی ہو گئی ہے اور اب پوری قوم شور مچاتی ہے کہ ہائے کیا کریں؟

میں کہتا ہوں کہ

اب پچھتائے کیا ہوت
جب چڑیاں چگ گئیں کھیت

اب کیوں چلاتے ہو؟ یہ تو سب کچھ تمہارا اپنا کیا دھرا ہے یہ اس لیے ہوا کہ تم نے کھوٹے سکے کا انتخاب کیا جو پاکستان کے بازار میں نہیں چل سکتا اگر تم نظام مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لیے ووٹ دیتے تو پھر ایسا نہ ہوتا تاریخ بتاتی ہے کہ جب نظام مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حکومت تھی تو ایک بوڑھا شخص مدینہ کے بازار میں سودا لے کر جا رہا تھا برابر میں ایک اور آدمی جا رہا تھا اس نے کہا۔

''لاؤ بابا تمہارا سامان میں اٹھا لیتا ہوں تاکہ تم آسانی سے گھر پہنچ جاؤ

اس آدمی نے بوڑھے بزرگ کا سامان اٹھا کر چلنا شروع کیا بازار سے گزر رہا تھا جو بھی دوکان آتی دوکاندار کھڑا ہو کر سلام کرتا۔

بوڑھے شخص نے یہ کچھ دیکھا تو سوچنے لگا کہ جس آدمی نے میرا سامان

اٹھایا ہوا ہے ہر دوکاندار اسے کھڑے ہو کر سلام کرتا ہے۔ وہ جوں جوں آگے جا رہے تھے ہر کوئی سلام کہتا جا رہا تھا۔

ایسے میں ایک آدمی کے منہ سے نکلا اے گورنر صاحب سلام ہو بوڑھا بزرگ گھبرا گیا۔

ارے یہ تو گورنر ہے۔

بوڑھے نے فوراً پوچھا ارے بھائی تم کون ہو؟

فرمایا میرا نام ابوموسیٰ اشعری ہے میں ایران کا گورنر ہوں اور حضور پرُنور محمد رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا صحابی ہوں۔ تم سودا سلف لے کر گزر رہے تھے تو مجھے خیال آیا کہ آپ کو مزدور کی ضرورت ہے لہٰذا میں نے آپ کا سامان یہ سمجھ کر اٹھا لیا کہ مجھ سے بہتر مزدور کون ہو سکتا ہے جو رعایا کا بوجھ اٹھائے میں نے دل میں کہا کہ آج ہی یہاں اپنا بوجھ اٹھالوں تاکہ کل قیامت کو اٹھانا نہ پڑے۔

لوگو! نظام مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حکومت میں یہ مسلمانوں کے گورنر ہیں آج کے گورنر کو دیکھو پنجاب کے گورنر کے پاس 70 لاکھ روپے کی کار ہے اور وہ لوگوں کے مسائل کیا حل کرے گا اس سے تو ملاقات کرنے کو غریب ترس جائے گا اسی طرح دوسرے حکمران بھی عیاش اور فضول خرچ ہیں۔ صوبہ سندھ کے گورنر کے پاس 65 لاکھ روپے کی کار ہے وزیراعظم کے پاس 75 لاکھ روپے کی کار ہے اور صدر کے پاس 80 لاکھ روپے کی کار ہے۔

آج کے حکمرانوں کی فضول خرچی کا یہ عالم ہے جب کہ عوام روٹی اور بوٹی سے محروم ہیں۔ موجودہ حکومت ٹیکسوں کے ذریعے عوام کا خون نچوڑ رہی ہے زکوٰۃ اور عشر کے نام پر اربوں روپیہ جمع ہوتا ہے مختلف فنڈز لیے جاتے ہیں اور

یہ فنڈز غریبوں تک پہنچنے کی بجائے وڈیروں جاگیرداروں اور سرمایہ داروں کی عیاشیوں اور اللوں تللوں میں خرچ ہو جاتے ہیں۔

سرحد کے پسماندہ علاقوں میں جا کر دیکھو؟

بلوچستان میں قلات اور خاران کی طرف جا کر دیکھو؟

سندھ میں جیکب آباد سے لے کر شہداد پور تک جا کر دیکھو؟

پنجاب میں چولستان جہلم چکوال اور ڈی جی خان تک علاقے دیکھو؟

تمھیں پتہ چلے کہ ان علاقوں میں کتنی غربت ہے لوگ تپتی ہوئی دھوپ میں دس دس میل سے پانی کنستروں میں بھر بھر کر سروں پر لا رہے ہیں۔

لوگ پینے کے پانی کو ترستے ہیں ان علاقوں میں بہت سی جگھوں پر

بجلی نہیں ہے

سکول نہیں ہیں

ہسپتال نہیں ہیں

اور روزگار بھی نہیں ہے

جبکہ پاکستان کے حکمران فرانس سے پانی منگوا کر پیتے ہیں سوئٹزر لینڈ سے منگوا کر پیتے ہیں یہ ہمارے حکمران ہیں جن کی تصویر کا ایک رُخ اوپر بیان کیا گیا ہے۔

لیکن اسلام کے حاکموں کا کردار اس سے بالکل مختلف تھا وہ عوام کے بادشاہ نہیں بلکہ خادم تھے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے پاس روم کا سفیر آیا آپ نے اسے جو کی روٹی پیش کی اور فرمایا کہ کھایئے۔

اس نے فرمایا امیر المومنین آپ بھی کھایئے۔

فرمایا میں جو کی روٹی نہیں کھاؤں گا۔

پوچھا کیوں؟

فرمایا اس لیے نہیں کھاؤں گا کہ ابھی رعایا کے ہر فرد کو جو کی روٹی میسر نہیں ہے اور جب تک رعایا کے ہر فرد کو جو کی روٹی نہیں مل جاتی اس وقت تک عمر رضی اللہ عنہ جو کی روٹی کھانے کا حق نہیں رکھتا۔

دیکھو! یہ نظام مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حکمران ہیں اور یہ ان کا عملی کردار ہے۔

کہنے کا فریضہ ادا کیا اور وہ کبھی بھی خوف وخطر میں مبتلا نہیں ہوئے۔

اور نہ حکمرانوں کے سامنے جھکے ان کا کردار صاف ستھرا رہا جو قابل فخر ہے۔ حضرت مجدد الف ثانی شیخ احمد سرہندی رحمہ اللہ تعالیٰ کو حکومت وقت نے بلوایا جہانگیر نے کھڑکی بنوائی تھی تاکہ آپ گزرتے ہوئے جھک جائیں لیکن حضرت مجدد الف ثانی نے جب یہ صورت دیکھی تو سمجھ گئے اور فرمایا کہ

''ایسا نہیں ہوسکتا''

جب وقت آیا تو آپ نے کھڑکی سے سر کے بل گزرنے کی بجائے پاؤں کے بل گزر گئے۔ امام ربانی رحمہ اللہ تعالیٰ کے ذہن میں بھی آج کے نام نہاد علماء کی طرح یہ خیال آسکتا تھا کہ

''بادشاہ نے بلوایا ہے چلو تھوڑی دیر کے لیے خوش ہو جائے گا۔''

لیکن نہیں انھوں نے فرمایا

''بادشاہ ناراض ہوتا ہے تو ہو جائے لیکن خدا اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ناراض نہ ہو جائیں۔''

علماء حق کے سامنے یہی مشن ہے کہ انسان خدا کے علاوہ کسی کے سامنے نہ جھکے یہی مقصد زندگی اور مقصد بندگی ہے اور اس راستے پر قائم رہنا ہی علماء کی شان ہے۔ آج ہم دیکھتے ہیں کہ ہر جانب حکومت میں خرابی نظر آ رہی بلکہ خرابیاں ہی خرابیاں ہیں وہ لوگ جو کل علماء کو طعنے دیتے تھے آج ان کی زبانیں بند ہیں وہ کہتے تھے کہ علماء سیاست میں حصہ کیوں لیتے ہیں ہم نے جواب دیا اس لیے کہ

برائی کا راستہ روک سکیں۔

ظلم کرنے والے ہاتھ توڑ سکیں۔

نیکی کی اشاعت کریں۔

اور اس سے بھی بڑھ کر یہ کہ امام حسین رضی اللہ عنہ امام ربانی مجدد الف ثانی اور امام احمد رضا رحمہ اللہ تعالیٰ کا کردار ادا کر سکیں۔

یہ ٹھیک ہے کہ امام ربانی شیخ احمد سرہندی رحمہ اللہ تعالیٰ نے حق کی پاداش میں جیل کی صعوبتیں برداشت کیں لیکن جب جیل سے نکلے تو اس شان سے کہ شاہی دربار کی رونقیں ختم ہو گئیں سجدہ اور تہیہ ختم ہو گئے امام ربانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے شاہی دربار کو چیلنج کر دیا جس کے نتیجے میں اسلام کی عظمت اور ہیبت کو چار چاند لگ گئے۔

افسوس ہے کہ آج اکثر علماء جن کا کام یہ تھا کہ وہ موجودہ ظالم اور مجرم حاکموں کے درباروں کو چیلنج کرتے لیکن وہ درباروں کو چیلنج کرنے کی بجائے درباروں کے بھکاری بن گئے ہیں۔

ہمارے اکابرین درباروں کو چیلنج کرتے تھے اور آج کے بعض نام نہاد

مشائخ اور علماء درباروں سے سمجھوتے کرتے ہیں۔ درباروں کے صبح و شام چکر لگانا اور خود درباری بننا فخر سمجھتے ہیں۔

سرکار و دربار سے عزت کی بھیک اور دنیا کا مال مانگنے والے درباری علماء سے مخاطب ہو کر اقبال نے کہا تھا کہ

فتنہ ملت بیضا ہے امامت اس کی
جو قوم کو سلاطین کا پرستار کرے

آج ہمارے ملک میں علماء صوفیا اور بزرگوں کے جو خانوادے موجود ہیں میں ان کو دعوت دیتا ہوں کہ

آؤ دنیا کے حاکموں کے درباروں کو چھوڑ کر ایک پلیٹ فارم پر متحد و منظم ہو جاؤ تمہاری عظمت و وقار اور عزت آج بھی تمھیں مل سکتی ہے۔

آؤ اور دیکھو کہ آپ کے بزرگوں کا کردار کیا تھا ان اللہ والوں نے ہمیشہ کلمہ حق بلند کیا وہ خدا کے دوست تھے اللہ کے ان ولیوں سے اللہ کا وعدہ پورا ہو کر رہے گا۔ قرآن مجید فرقان حمید میں اللہ رب العالمین جل جلالہ وعم نوالہ ارشاد فرماتا ہے۔

ان الذین قالوا ربنا اللّٰہ ثم استقاموا تتنزل علیھم الملئکۃ.
(سورۃ حٰمٓ السجدہ آیت نمبر 30)

ترجمہ: بے شک وہ جنھوں نے کہا ہمارا رب اللہ ہے پھر اس پر قائم رہے ان پر فرشتے اترتے ہیں۔
(کنزالایمان از اعلیٰ حضرت بریلوی رحمہ اللہ تعالیٰ)

یعنی وہ لوگ جو حق کی حمایت میں ڈٹے رہے اور انھوں نے حق کی حمایت میں کسی صدر وزیراعظم یا وزیراعلیٰ کی کوئی پرواہ نہیں کی ان کے لیے اللہ کی

طرف سے بشارت ہے کہ وہ اللہ کے ولی ہیں۔

جو آدمی دنیا داروں سے شاہوں سے کسی قسم کا لالچ نہیں رکھتا بھکاری نہیں بنتا اور صاحب استقامت ہے اس کی تائید میں اللہ کے فرشتے اترتے ہیں اور بشارت دیتے ہیں کہ اللہ رب العالمین ارشاد فرماتا ہے۔

الا تخافوا ولا تعزنوا وابشروا بالجنة التي كنتم توعدون. (۳۰) حم السجدہ.

ترجمہ: نہ ڈرو اور نہ غم کرو اور خوش ہو اس جنت پر جس کا تمھیں وعدہ دیا جاتا ہے۔ (کنزالایمان از اعلیٰ حضرت بریلوی رحمہ اللہ تعالیٰ)

یہ اللہ کے اولیاء کا ہی اعزاز ہے کہ وہ ثابت قدم رہے امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ تعالیٰ کو بادشاہ نے خلق قرآن کے مسئلے پر کوڑے مارے آپ کو اتنے کوڑے لگے کہ خون ٹپکنے لگا آپ کے ہر ہر قطرہ خون پر اللہ نے بشارت دی اور یہ جو آپ نے استقامت دکھائی آپ کا یہ کردار تا قیامت زندہ رہے گا اور آنے والوں کے لیے روشنی کا سنبل بنا رہے گا۔ آج کل لوگ کہتے ہیں۔

او جی نورانی صاحب آپ ان کو کھوٹے سکے کہتے ہو حالانکہ خرابی تو نیچے کے لوگ پیدا کرتے ہیں اوپر تو سب ٹھیک ہے لیکن میرے عزیز نہیں۔

اگر اوپر سب ٹھیک ہوتا تو نیچے خرابی نہ ہوتی۔

دیکھو وہ سامنے مکان کی چھت پر پرنالہ ہے اگر اوپر سے پرنالہ کے ذریعے صاف پانی آتا تو نیچے بھی یقیناً صاف پانی آتا۔

چونکہ اسلام آباد میں، لاہور میں، کوئٹہ، کراچی اور پشاور میں جو پرنالے ہیں وہاں سے گندگی اور خرابی ظلم و زیادتی، زنا چوری اور ناانصافی کی شکل میں گر

رہی ہے اس لیے یہ لعنت سارے معاشرے کو متاثر کر رہی ہے۔

اصل بات یہ کہ جو اوپر سے گرے گا وہ نیچے آئے گا ایسا نہیں ہو سکتا کہ اوپر سے کچھ گرے اور نیچے کچھ اور نظر آئے۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ علماء کو راہ حق بتائے اور حق کی حمایت میں اٹھنے کی ہمت اور توفیق عطا فرمائے۔

اللہ تبارک و تعالیٰ ہم سب کو عقل سلیم عطا فرمائے اور وطن عزیز میں نظام مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نفاذ کے لیے آگے بڑھنے کی سعادت نصیب فرمائے۔

دیکھو حضرت مولانا حامد علی خان رحمہ اللہ تعالیٰ کی جدوجہد کتنی عظیم تھی کہ انھوں نے کسی حکومت سے سمجھوتہ نہیں کیا صعوبتیں برداشت کیں۔ تکالیف کا سامنا کیا لیکن کلمہ حق کی سربلندی کا فریضہ سرانجام دیتے رہے حکومت نے ان کی بڑی سے بڑی قیمت لگانے کے لیے تیاری کی لیکن اس مرد درویش کو حق تعالیٰ نے ہر لمحہ استقامت عطا فرمائی اور وہ حق کی حمایت میں ڈٹے رہے۔ یہ رتبہ بلند ملا جس کو مل گیا۔

و آخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین

نظام مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی برکات

اعوذ باللّٰہ من الشیطن الرجیم

بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ. اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ نَحْمَدُہٗ وَنَسْتَعِیْنُہٗ وَنَسْتَغْفِرُہٗ وَنُؤْمِنُ بِہٖ وَنَتَوَکَّلُ عَلَیْہِ وَنَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَیِّاٰتِ اَعْمَالِنَا مَنْ یَّھْدِہِ اللّٰہُ فَلَا مُضِلَّ لَہٗ وَمَنْ یُّضْلِلْہُ فَلَا ھَادِیَ لَہٗ وَنَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ ط وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ ط وَنَشْھَدُ اَنَّ سَیِّدَنَا وَنَبِیَّنَا وَحَبِیْبَنَا وَمَوْلٰنَا مُحَمَّدًا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ. اَلَّذِیْ اُرْسِلَ اِلَی الْخَلْقِ کَافَّۃً بَشِیْرًا وَّ نَذِیْرًا وَّ دَاعِیًا اِلَی اللّٰہِ بِاِذْنِہٖ وَسِرَاجًا مُّنِیْرًا وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِیْنَ بِاَنَّ لَھُمْ مِنَ اللّٰہِ فَضْلًا کَرِیْمًا ھُوَ الْحَبِیْبُ الَّذِیْ تُرْجٰی شَفَاعَتُہٗ لِکُلِّ ھَوْلٍ مِّنَ الْاَھْوَالِ مُقْتَحِمٖ.

یَارَبِّ یَا رَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا عَلٰی حَبِیْبِکَ خَیْرِ الْخَلْقِ کُلِّھِمٖ قَالَ اللّٰہُ عَزَّ وَجَلَّ فِیْ شَانِ حَبِیْبِہٖ اِنَّ اللّٰہَ وَمَلٰٓئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًاo اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی حَبِیْبِکَ سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ صَاحِبِ

الْوَجْہِ الْاَنْوَر۔

میرے محترم مقتدر علمائے کرام مشائخ عظام محترم بھائیو بزرگو عزیز نوجوانو اور پیارے بچو السلام علیکم جمعہ کے اجتماعات کی اسلام میں بڑی اہمیت ہے جمعتہ المبارک کے دن ہفتہ بھر کا پیغام دینا ہوتا ہے اس لیے اس کی اہمیت یہ ہے۔

اللہ جل جلالہ نے اپنے محبوب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبوب امت کے لیے وہ پیارا نظام عطا فرمایا کہ جس پر چل کر عمل کرنے کے بعد امت دنیا کی بہترین زندگی گزار سکتی ہے اور آخرت میں اللہ رب العالمین کی رضا حاصل کر سکتی ہے۔ اس کتاب ہدایت میں کوئی ایسا مسئلہ نہیں ہے کوئی ایسا زندگی کا موڑ نہیں ہے کہ جس پر اللہ رب العالمین جل جلالہ نے امت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رہنمائی نہ فرمائی ہو قرآن مجید فرقان حمید کا یہ دعویٰ ہے اور اس دعویٰ کا کوئی مدمقابل نہیں ہے۔ اس دعوے کو دنیا میں ہر صاحب فہم اور صاحب عقل نے اس کے اس دعوے کو تسلیم کیا ہے کہ قرآن مجید فرقان حمید نے انسانوں کی زندگی کے لیے ان کی بہتری کے لیے ان کی رہنمائی کے لیے بہتر سے بہتر سب سے بڑھ کر سب سے بالا اور سب سے اعلیٰ نظام عطا فرمایا اس نظام سے بہتر کوئی نظام نہیں۔ اس لیے کہ یہ اتنا مکمل نظام ہے کہ بچے کی پیدائش سے لے کر زندگی کے آخری سانس تک زندگی کے آخری سانس کے بعد قبر کی منزل اور قبر کے مرحلے تک اور قبر کی منزل اور قبر کے مرحلے کے بعد حشر تک اور حشر سے لے کر جنت میں داخل ہونے تک پوری زندگی کا ایک نقشہ پیش کر دکھایا۔ پیدائش سے لے کر اللہ رب العالمین نے دنیا کا وہ بہترین نظام تخلیق کیا کہ پیدائش کے بعد جیسے ہی بچے کی پیدائش ہوتی ہے۔ نہلانے دھلانے کے بعد

سیدھے کان میں اذان دی جاتی ہے اور الٹے کان میں اقامت کہی جاتی ہے بچے کے کانوں میں یہ اذان اگرچہ بڑی عجیب سی لگتی ہے اس لیے کہ بچہ اس اذان کو سن تو سکتا ہے مگر اس کے معنی نہیں جانتا۔ اذان کو سن تو سکتا ہے اس میں کوئی شک نہیں اس لیے کہ بچہ جب پیدا ہوتا ہے ظاہر جب اس کے کانوں میں اذان دی جاتی ہے تو وہ سنتا ہے۔ اپنی آنکھوں کو کھولتا ہے اور دنیا کو دیکھنے کی کوشش کرتا ہے یہ سارا ہمارا روزمرہ کی زندگی کا مشاہدہ ہے۔ بچہ جب ہوتا ہے اس کے متعلق ڈاکٹروں کی دائیوں کی نرسوں کی زمانے بھر کی تحقیق یہ ہے کہ بچہ جب پیدا ہوتا ہے تو سر کے بل پیدا ہوتا ہے اور جو بچہ آپریشن وغیرہ سے نکالا جائے تو وہ تو ایک ہنگامی صورتحال ہے ورنہ بچے کی پیدائش سر کے بل ہوتی ہے اس کا مطلب یہ ہے کہ بچہ فطری طور پر اللہ کے حضور سربسجود حاضر ہوتا ہوا آ رہا ہے۔ فطری طور پر اللہ کی بندگی کا اقرار کرتا ہوا آ رہا ہے۔ آقا ومولا حضور پُرنور سیدالعالمین محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا (کل مولودٍ یولَد علی الفطرہ) ہر بچہ جو ہے وہ فطرت پر پیدا ہوتا ہے۔ فطرت کا معنی انگریزی زبان میں **Nature** کرتے ہیں۔ اردو زبان میں فطرت کا معنی ہوگا کہ قدرتی طور پر قدرتی طریقے سے قرآن مجید فرقان حمید میں اللہ رب العالمین ایک موقعہ پر ارشاد فرماتا ہے۔

اللہ کی فطرت اللہ کی قدرت تو قدرت کاملہ اس قدرت کاملہ نے (فطر الناس علیها) اسی قدرت کاملہ پر لوگوں کو پیدا فرمایا (لا تقدیر الخلق اللہ) اللہ جس کو جس انداز میں پیدا کرنا چاہتا ہے اس میں تبدیلی کوئی نہیں لا سکتا۔ فطرت انسانی آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا ہر مولود بچہ اسی فطرت پر پیدا ہوتا ہے جو اللہ رب العالمین پیدا فرماتا ہے۔ یعنی قدرت خداوندی کا مظہر

بن کر بچہ ہوتا ہے تو والدین کی تربیت کے نتیجے میں گھر کے ماحول کے نتیجے میں اس کی فطرت جو ہے اس کو تبدیل کرنے کی وہ کوشش کرتے ہیں۔

ورنہ جو بھی مولود پیدا ہوتا ہے اللہ رب العالمین جل جلالہ کے مطابق اس کی حکومت یہی ہے فطرت یہی ہے قدرت یہی ہے نتیجہ یہی ہے کہ وہ اللہ رب العالمین کی اطاعت وفرمانبرداری میں پیدا ہوتا ہے تو بچہ جب پیدا ہوتا ہے تو سر کے بل پیدا ہوتا ہے۔ سر کے بل پیدا ہونے کے بعد کانوں میں اذان دی جاتی ہے تو سنتا تو وہ اذان کو ہے لیکن بول نہیں سکتا مگر ہم اور آپ یہ سمجھتے ہیں کہ وہ سمجھتا بھی نہیں ہے بات اصل میں یہ ہے کہ بچہ جب پیدا ہوتا ہے تو اس کی بظاہر کوئی زبان نہیں ہے لیکن جب بچے میں بولنے کی استطاعت پیدا ہوتی ہے تو جیسے والدین بولتے ہیں اسی طرح بچہ بھی بولنا شروع کر دیتا ہے انگریز بچہ انگریزی بولنا شروع کر دیتا ہے عربی بچہ عربی بولنا شروع کر دیتا ہے پنجابی بچہ پنجابی بولنا شروع کر دیتا ہے سندھی زبان میں پرورش پانے والا بچہ سندھی بولتا ہے یہ ماحول کا اثر ہوتا ہے اسی ماحول میں وہ پرورش پاتا ہے تو سیدھے کان میں اذان دی جاتی ہے الٹے کان میں اقامت کہی جاتی ہے اور بتایا یہ جاتا ہے بچے کو کہ تم جس فطرت پر پیدا کیے گئے وہ یہ ہے لا الہ الا اللہ اللہ کے علاوہ کوئی معبود نہیں۔ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم محمد اللہ کے رسول ہیں دین و دنیا میں ازل سے ابد تک بڑائی کبریائی اللہ رب العالمین کی ہے اللہ اکبر بچہ کے کان میں اس لیے یہ بات ڈالی جاتی ہے کہ وہ عالم ارواح میں وہ اقرار کر چکا ہے۔

عالم ارواح میں جو اقرار کیا ہے قرآن مجید میں اس کا ذکر آتا ہے۔ اللہ رب العالمین فرماتا ہے کہ ہم نے تمام ارواح کو جمع فرمایا زمین پر آنے سے پہلے

حضرت آدم علی نبینا و علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جب تخلیق ہوئی تو پیدائش ہو گی۔ حضرت آدم علیہ السلام کی دلجمعی کے لیے اللہ تعالیٰ نے انھی کی پسلی سے حضرت اماں حوا کو پیدا فرما دیا اب دو ہو گئے حضرت آدم علیہ السلام کو ارشاد فرمایا تھا کہ دیکھیے ولا تقربا هذه الشجرة اس درخت کے قریب مت جائیں باقی جنت میں جائیں سیر کریں آرام سے رہیں تسکین کے لیے بیوی آپ کو دے دی ہے۔ حضرت آدم علیہ السلام کی یہ زندگی شیطان کو نہیں بھائی شیطان اور انسان دونوں ایک دوسرے کے دشمن بن گئے۔ شیطان جو ہے وہ جن کے قبیلے سے تعلق رکھتا ہے اور انسان جو ہے وہ انسان ہے۔ انسان مٹی سے پیدا ہوا اور شیطان جن کے قبیلے سے ہیں آگ سے پیدا کیا گیا۔ دونوں ایک دوسرے کی ضد ہیں شیطان کو انسان سے دشمنی اس لیے ہو گئی کہ حضرت انسان کو اللہ نے زمین پر اپنا خلیفہ بنایا اپنا نائب بنایا تو دشمنی ہو گئی۔ شیطان کو حضرت آدم علیہ السلام کو سجدہ کے لیے حکم دیا گیا شیطان نے انکار کر دیا۔ شیطان پیچھے پڑا ہوا تھا اس نے حضرت آدم علیہ السلام کو بی بی اماں حوا کے ذریعے کہا کہ اس درخت کے پاس جانے میں اس کا پھل کھانے میں کوئی ایسی بات نہیں ہے۔ حضرت آدم علیہ السلام نے یہ بھول جان بوجھ کر نہیں ہوئی چنانچہ قرآن مجید نے فرمایا۔ فَنَسِیَ حضرت آدم علیہ السلام بھول گئے ان کا ارادہ نہیں تھا اور بھول میں دانہ گندم کو کھا لیا جب دانہ گندم کو کھایا تو جنتی لباس اتر گیا اب درختوں کے پتوں سے انھوں نے اپنی شرمگاہوں کو چھپایا اللہ رب العالمین نے فرمایا اب آپ جنت میں نہیں رہ سکتے۔ اب جو نسل پیدا ہو گی آپ سے وہ نسل جو ہے اس نسل کو جنت میں نہیں پیدا ہونا چاہیے۔ چنانچہ آپ تشریف لے جائیں جب نسل پیدا ہو

جائے تو جو انکاری ہیں مجرم ہیں وہ الگ ہو جائیں گے اور جو اقراری ہیں مسلمان ہیں۔ ایمان والے ہوں گے ان کے ساتھ پھر آپ جنت میں تشریف لائیں گے تاکہ جو کافر ہے وہ الگ ہو جائیں آپ کی نسل سے دنیا میں جا کر اس لیے اللہ رب العالمین نے اس عالم ارواح میں سب روحوں کو جمع کیا چنانچہ اللہ تعالیٰ قرآن مجید فرقان حمید میں ارشاد فرماتا ہے (اَلستُ بِرَبِّکُمْ قالوا بلیٰ) بتاؤ سب ارواح سے کہا کیا میں تمہارا رب نہیں ہوں تو رب یہ عالم ارواح ہیں۔ اللہ تعالیٰ قرآن مجید فرقان حمید میں ذکر فرماتا ہے کہ اس عالم ارواح میں سب کو جمع کیا اور جمع کرنے کے بعد کہا کہ (الست بربکم) کیا میں تمہارا رب نہیں ہوں۔ انھوں نے کہا بے شک قالوا بلی بے شک آپ ہمارے رب ہیں تو تمام ارواح نے اس بات کا اقرار کیا کہ آپ ہمارے رب ہیں روح نے اقرار کیا وہی روح اس بچے میں ہے جب وہ اذان سن رہا ہے تو اس کو عالم ارواح کا وہ اقرار یاد دلایا جا رہا ہے۔ اللّٰہ اکبر لا الہ الا اللّٰہ محمد رسول اللّٰہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اذان بھی یاد دلائی جا رہی ہے اور نماز بھی یاد دلائی جا رہی ہے۔ اذان میں اور اقامت میں جتنا فرق ہے بس اتنی ہی دیر کی زندگی ہے۔ اس لیے آپ نے دیکھا کہ نماز جنازہ میں نہ تو اذان ہے اور نہ اقامت ہے حالانکہ نماز ہے میت کے لیے دعا ہے لیکن اس نماز میں اذان نہیں ہے اور اس میں اقامت نہیں ہے اس لیے کہ بچے کو اذان دے کر اقامت کہہ کر یہ بتا دیا گیا کہ اب نماز کی دیر ہے اور اتنی ہی زندگی ہے اس زندگی کو آپ نے گزارنا ہے تو قرآن مجید سے زندگی میں جتنے بھی موڑ آتے ہیں۔ ان پر قرآن مجید سے رہنمائی حاصل کرنا ہو گی پیدائش سے لے کر موت تک قرآن مجید نے نظام دے دیا موت کے بعد

بھی مسلمان کو قرآن نہیں چھوڑنا آپ نے اس پر غور فرمایا ہوگا کہ پیدائش سے ہی اسلام نے اس پر قبضہ کر لیا کہ تم میرے ہو پیدا ہوتے ہی اذان دے کر اقامت کہہ کر اس بات کا اعلان کر دیا یاد بھی دلا دیا اور کہا کہ تم میرے ہو اور میں تمہارا ہوں اب اس پر عمل کرنا ہے۔ اب اگر کوئی یہ کہے کہ میں جس طرح چاہوں زندگی گزاروں یہ ناممکن ہے) یہ غلط ہو جائے گا۔ کوئی اگر چاہے کہ دین کا اس سے کیا تعلق ہے میں جیسے چاہوں کھاؤں، جیسے چاہوں رہوں، جیسے چاہوں زندگی گزاروں نہیں وہ تو پیدائش کے بعد ہی اسلام نے قبضہ کر لیا اور اسلام کا اقرار وہ عالم ارواح میں کر کے آیا ہے۔ الست بربکم قالو ابلیٰ بے شک میں اقرار کرتا ہوں کہ تو میرا رب ہے تو رب نے اس دھرتی پہ رہنے کے لیے اس کائنات میں جینے کے لیے ایک مکمل نظام زندگی قرآن مجید فرقان حمید کی شکل میں دے دیا ہے تو بھئی آؤ دیکھو قرآن کیا کہہ رہا ہے۔ کیا کھاؤ گے کیا پیو گے وہی کھاؤ گے اور وہی پیو گے جو میں کہہ رہا ہوں اور اسی طرح کھاؤ گے اور اسی طرح پیو گے اور اتنا ہی کرو گے جتنا میں کہتا ہوں اس سے زیادہ نہیں ہوگا۔

اب کاروبار کے سلسلے میں آدمی کا دِل چاہتا ہے پیسہ جب ہوتا ہے تو دِل چاہتا ہے اس کو جتنا چاہو خرچ کرو اس کو لٹا دو کہا کہ نہیں انسان کا دل کرتا ہے کہ شراب میں بڑی لذت ہے اس لذت کو حاصل کر لو کہا کہ نہیں حرام کاری اور زنا کاری میں بڑی لذت ہے۔ خواہش نفس کو پورا کرنے کے لیے بے شمار ذرائع ہیں اور پیسہ بھی ہے فرمایا کہ نہیں خبردار کاروبار کرنے کے لیے سودی نظام ہے دل چاہتا ہے کہ کاروبار اپنی مرضی سے کرو سودی لین دین بھی کرو تا کہ میرے پاس دولت مزید زیادہ ہو جائے۔ اس طرح پیسہ بغیر محنت کے بڑھتا ہے پیسہ بغیر

محنت کے بڑھتا ہے جوا کھیلنے میں بھی تو دل چاہتا بہت سے کاموں کے کرنے کو بہت سے خرافات کے کرنے کو لیکن رب العالمین ارشاد فرماتا ہے (انہ لا یحبّ المسرفین) اللہ رب العالمین اسراف کرنے والوں کو پسند نہیں فرماتا۔ دوسری جگہ اللہ رب العالمین ارشاد فرماتا ہے (ان المبذرین کانوا اخوان الشیطین) بے شک فضول خرچی کرنے والے شیطان کے بھائی ہیں اور اپنے پیسوں کی نمائش کرنے والے یہ سب تبذیر کرنے والے شیطان کے بھائی ہیں اب تو دنیا والوں کو دیکھ کر حیرت ہوتی ہے ایک دفعہ یہاں محفل میلاد شریف کی محفل میں حاضری کا اتفاق ہوا تو اندازہ نہیں تھا کہ کتنی رقم خرچ کی گئی۔ بعد میں دریافت کرنے پر معلوم ہوا کہ جس کوٹھی پر محفل میلاد شریف انعقاد پذیر ہے یہ دو کروڑ روپے کی ہے۔ اللہ رب العالمین کیا فرماتا ہے کیا کسی مسلمان کو ایک کروڑ روپے کی کوٹھی بنانے کی اجازت ہے کیا کسی مسلمان کو 40 لاکھ روپے کی لینڈ کروزر پر سفر کی اجازت ہے۔ اب جو چالیس لاکھ کی گاڑی پانچ منٹ میں ختم بھی ہوسکتی ہے ایکسیڈنٹ ہوا گاڑی ختم ہوگئی۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ جس کے پاس 40 کروڑ روپے کی گاڑی ہے تو گھر میں تو اس کے کئی کروڑ ہوں گے کیا اس کی اجازت ہے اللہ رب العالمین ارشاد فرماتا ہے (الذین یکنزون الذھب والفضة ولا ینفقونھا فی سبیل اللّٰہ فبشرھم بعذاب الیم) اور وہ کہ جوڑ کر رکھتے ہیں سونا اور چاندی اور اسے اللہ کی راہ میں خرچ نہیں کرتے انھیں خوشخبری سنا دو درد ناک عذاب کی۔ (القرآن) 40 لاکھ کی گاڑیاں خرید لیتے ہیں۔ 80 لاکھ روپے کی گاڑیاں گولی پروف گاڑیاں ایسی گاڑیاں جن پر گولی اثر نہیں کرتی خرید لیتے ہیں۔ ایسے لوگوں کے پڑوس میں ان کے پڑوسی جھونپڑیوں

میں رہتے ہیں اور بھوکے مرتے ہیں کیا خیال کہ ان کونہیں پوچھا جائے گا یقیناً پوچھا جائے گا۔ آقا و مولا حضور پُرنور سیدالعالمین صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جس شخص کا پڑوسی اگر بھوکا ہوتو قیامت کے دن اس سے سوال کیا جائے گا۔ اس سے حساب لیا جائے گا اگر ایسی عظیم الشان کوٹھیوں میں رہنے والے اپنے مسلمان پڑوسی پر ایک پیسہ بھی خرچ نہ کرے اس کے بچوں پر خرچ نہ کرے جس کا پڑوسی بھوکا ہو وہ خود کھانا سیر ہو کر کھائے تو قیامت کے دن وہ اللہ رب العالمین کے عذاب سے بچ نہیں سکے گا یہ وعید ہے یہ پڑوسیوں کے حقوق ہیں بڑی بڑی کوٹھیاں اور بڑے بڑے بنگلے بنانے والے اللہ رب العالمین کے حکم کی کھلم کھلا خلاف ورزی کرتے ہیں۔ دوسروں پر اپنی امارات اپنی دولت کا رعب ڈالنے کے لیے بڑی بڑی گاڑیاں اور بڑی بڑی کوٹھیاں اور عظیم الشان بنگلے بنا کر بے جا اسراف کرتے ہیں۔ وہ کون لوگ ہیں ان کا کیا حکم ہے۔ قرآن سے پوچھو قرآن کہتا ہے کہ یہ شیطان کے بھائی ہیں۔ ایسے لوگوں کا لقب اللہ نے قرآن میں بتا دیا یہ شیطانوں کے بھائی ہیں۔ اب غور کریں کون مسلمان ہے جو شیطان کا بھائی بننے کا تصور کر سکتا ہے۔ صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین کو حضور پُرنور سیدالعالمین صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ اللہ تبارک و تعالیٰ کی رحمت ہے اس کا فضل ہے اس مسلمان پر کہ جس کو اللہ رب العالمین نے ایک مکان عطا فرمایا جس میں آرام سے رہنے کی گنجائش ہے اور ایک سواری اس کو دے دی جس پر وہ آرام سے سفر کر سکتا ہے اور ایک نیک اور صالحہ بیوی اس کو عطا فرمائی یعنی اسلام نے یہ نہیں فرمایا کہ مکان مت بناؤ ہاں جب اللہ تعالیٰ وسائل دے تو مکان بھی بنانا چاہیے اور سواری کے لیے جو چیز ملتی ہے اس زمانے

میں سواری اونٹ ہوگی۔ اب اس زمانے میں چھوٹی گاڑیاں، سائیکل، موٹر سائیکل اور رکشہ ہے استطاعت کے مطابق جو سواری چاہو لے لو جس کو اللہ رب العالمین نے رہنے کے لیے ایک مکان اور ایک سواری اور ایک نیک اور صالحہ بیوی دے دی اس کو چاہیے کہ وہ قناعت کے ساتھ زندگی بسر کرے تا کہ اس کا کم سے کم حساب قیامت کے دن ہو۔ اب دیکھیے یہاں ایک محکمہ ہے جس کو کہتے ہیں۔ محکمہ انکم ٹیکس آمدنی پر ٹیکس یہ ترجمہ ہوا اس کا محکمہ انکم ٹیکس آپ نے کتنا کمایا وہ بتایئے آپ نے کتنا خرچ کیا وہ بتایئے آپ نے زیادہ اگر خرچ کیا ہے تو اس کا ٹیکس دیجیے آپ نے گاڑی اگر خریدی ہے تو اتنے کی اجازت ہے تم نے اتنے کی کیوں خریدی انکم ٹیکس یہی ہے نہ کہ اپنی آمدن کے مطابق گاڑی خرید سکتے ہیں اگر زیادہ مہنگی گاڑی خریدی تو اتنا پیسہ کہاں سے آیا اس کا حساب دیجیے اور ٹیکس بھی دیجیے تو جتنی آدمی کی آمدنی ہے اور جتنا خرچ ہے اس پر بھی حکومت نظر رکھتی ہے تو دنیا میں اگر انکم ٹیکس ہے تو آخرت میں اللہ کا کوئی انکم ٹیکس نہیں ہے وہاں بہت بڑا محکمہ ہے اور یہاں انکم ٹیکس کی دوست افسر سے مل جل کر محبت میں یا دوستی میں کم ہو گیا۔ یا لین دین میں ٹیکس کم کرا لیا لیکن قیامت کے دن ایسا نہیں ہوگا کتنی آمدنی ہوئی کتنا خرچ کیا حساب بتایئے۔ خرچ پیسہ ہم نے دیا تھا ہم ہی رازق ہے۔ حلال کی آمدنی تھی یا حرام کی آمدنی تھی، حساب دیجیے کہاں کہاں خرچ کیا، زنا میں کتنا خرچ کیا، شراب میں کتنا خرچ کیا، فضول خرچی اور نمود و نمائش میں کتنا خرچ کیا، کوٹھی بنانے میں کتنا خرچ کیا اور بظاہر نمائش اور اپنی برتری کے لیے کتنا خرچ کیا۔ ان سب کا حساب دیجیے اس لیے حضور پرنور سید العالمین محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا حاسبوا تم اپنا

حساب پہلے کرلو (قبل ان تحاسبوا) قبل اس کے اللہ تم سے حساب لے پہلے حساب کرلو۔ جس طرح انکم ٹیکس ڈیپارٹمنٹ کے سال کا جب موقعہ آتا ہے تو گھبراہٹ شروع ہو جاتی ہے۔ کھاتہ تیار کرو منشی کو بلاؤ فلاں کو بلاؤ۔ جلدی حساب کتاب کرو کہ انکم ٹیکس کے سامنے پیش ہونا ہے ایسے ہی اللہ کے حضور بھی قیامت کے دن پیش ہونا ہے۔ نمازیں پڑھیں کہ نہیں پڑھیں، حج فرض تھا کیا کہ نہیں کیا، روزے فرض تھے رکھے کہ نہیں رکھے، زکوٰۃ فرض تھی دی کہ نہیں دی، تو مال اور سونا جو جمع کر کے رکھا تھا اس پر زکوٰۃ دی کہ نہیں دی اور اللہ کے نام پر خرچ کیا کہ نہیں کیا، قیامت کے دن روز محشر یہ حساب و کتاب ہوگا اور جو لوگ اسراف بے جا کرتا ہے اللہ فرماتا ہے وہ شیطانوں کے بھائی ہیں۔ قیامت کے دن وہ شیطان کے ساتھ جائیں گے۔ نتیجہ ظاہر ہے حضور پرنور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں امیر المومنین سیدنا عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ حاضر ہوئے اور عرض کیا اجازت ہے حاضر ہو جاؤں۔ حضور پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اجازت عطا فرمائی۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں اندر گیا تو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لیٹے ہوئے تھے اٹھ کر بیٹھ گئے۔ فرمایا عمر آؤ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سسر بھی تھے۔ ام المومنین سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی صاحبزادی تھی۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بڑے محبوب صحابی تھے۔ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اگر میرے بعد کوئی نبی ہوتا تو وہ عمر ہوتا لیکن نبوت کا دروازہ بند ہو چکا ہے اس سے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مرتبے کا اندازہ آپ لگایئے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں جب حضور

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اٹھ کر بیٹھ گئے تو میری آنکھوں میں آنسو آ گئے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں آپ کو کس حال میں دیکھ رہا ہوں کہا اے عمر کیا بات ہے کہا حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یہ جو چٹائی جس پر آپ لیٹے ہوئے آپ کے جسم پر میں اس کے نشانات دیکھ رہا ہوں۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم چٹائی پر آرام فرمارہے ہیں۔ کہا اے عمر دنیا کی زندگی چندروزہ ہے دنیا میں ہمارا اتنا ہی حصہ ہے باقی ایمان والوں کا ہے آخرت میں ہے امیرالمومنین حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور امیرالمومنین حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ یہ وہ عظیم صحابہ ہیں جو رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جانشین بنے۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ بہت بڑے تاجر تھے۔ بڑے کاروباری حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی بہت مالدار اور بے شمار اونٹوں کے مالک تھے اور سامان تجارت اونٹوں کے قافلے آپ کے ہاں سے چلتے تھے۔

بہت دولت والے لوگ تھے لیکن عالم کیا تھا کہ سارے گھر میں چار جوڑے تیار رہتے تھے۔ دو جوڑے گرمیوں کے ہوتے تھے اور دو جوڑے سردیوں کے ہوتے تھے اور ارشاد فرمایا کہ یہی کافی ہے اس کے علاوہ اور کسی کی ضرورت نہیں ہے۔ خلیفۃ المسلمین مسلمانوں کی حکومت ان کے ہاتھ میں تھی اور رعب اور دبدبے کا یہ عالم تھا کہ عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ جب مدینہ منورہ کے بازار سے گزر رہے تھے تو زلزلہ آ گیا۔ زلزلہ آیا تو زمین حرکت کرنے لگی۔ درہ ہاتھ میں تھا درہ زمین پر مارا بولے ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جانشین بن کر زمین پر انصاف کیا ہے.. جب انصاف ہے تو پھر زلزلہ کیوں آیا۔ فوراً زلزلہ رک گیا زمیں پر انصاف قائم کر دیا یہ وہ لوگ تھے کہ جب ان کی

خدمت میں کسی بادشاہ کا سفیر آیا تو شاہی محلات میں نہیں رہتے تھے۔ مسلمانوں کے حکمران شاہی محلات میں نہیں رہتے تھے جب مسلمانوں کے حکمران پہروں میں عالیشان محلات تعمیر کر کے رہنے لگے۔ ماشاء اللہ مسلمانوں کے حکمرانوں ان کی اسراف بے جا فضول خرچیوں کا عالم یہ ہے کہ میں آپ کو صبح فکر بتاتا ہوں۔ امریکہ کا اسٹیٹ ڈیپارٹمنٹ اس کے اعداد وشمار کی روشنی میں میں نے معلومات حاصل کیں کہ امریکہ کے صدر کا محل کتنے ایکڑوں پر مشتمل ہے۔

سفیر چونک گیا کہا یہ عمر ہے کہا یہی عمر ہے جس کے نام سے کفر لرز جاتا ہے۔ وہ عمر جس کے پاس ایمانی قوت ہے۔ یہ محلات یہ عالیشان بنگلے یہ تو کچھ بھی نہیں ہے یہ تو راکھ کا ڈھیر ہے اصل قوت تو ایمانی قوت ہے۔ امیر المومنین سیدنا عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ مسجد کے دروازے پر سو رہے تھے۔ کہا یہی ہمارے خلیفہ ہیں یہی امیر المومنین ہیں۔ یہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جانشین ہیں۔ اس نے کہا کہ بات ٹھیک ہے آپ ہی کو حکومت کرنے کا حق ہے۔ کس بے فکری سے تمہارا امیر سو رہا ہے۔ حیرت ہوتی ہے ہمارے بادشاہ جب تک چاروں طرف پہرے داروں کو مقرر نہ کر دیں سو نہیں سکتے کہا کہ ہمارے اس امیر کے اردگرد اللہ کی رحمت کے فرشتے پہرہ دے رہے ہیں۔ وہ آرام سے سو رہا ہے سفیر کی دعوت ہوئی ابن خلدون نے لکھا کہ سفیر کی دعوت ہوئی یہ سادگی دیکھیے۔ سادگی پر قربان جایئے یہی وہ سادہ سیدھے سادھے حکومت کرنے والے نظام مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لانے والے دنیا کے خادم تھے جنھوں نے دنیا کی بڑی بڑی سلطنتوں کے تختے الٹ دیے۔ کفر لرز جاتا تھا حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضرت

عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا نام سن کر کفر کے ایوانوں میں لرزہ آ جاتا تھا۔ وہ ان کی ایمانی قوت تھی۔ فاروق اعظم اٹھے۔ سفیر سے ملاقات کی۔ کھانے کی دعوت کی جب کھانا شروع کیا روٹی اس کے سامنے رکھ دی۔ وہ گیہوں کی روٹی کھاتا رہا اور حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ آپ اپنی جو کی روٹی کھاتے رہے۔ سفیر بار بار کہتا رہا کہ اس میں سے بھی لیجیے کہا کہ نہیں آپ کھایئے آخر میں اس نے کہا کہ آپ نے جو کی روٹی کھائی اور گیہوں کی نہیں کھائی کہا کہ یہ مہمانوں کے لیے پکتا تھا میں آج کل یہ نہیں کھاتا جس کی وجہ ہے ابھی تک میری سب رعایا کو گیہوں کھانے کی طاقت نہیں ہے۔ ابھی پیسہ نہیں انشاء اللہ وہ وقت آئے گا جب رعایا کے ہر گھر میں گیہوں کھانے کی طاقت ہو گی تو پھر عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی گیہوں کی روٹی کھائے گا۔ یہ ہے مسلمانوں کے حکمران یہ ہے نظام مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حاکم اللہ تبارک وتعالیٰ نے مسلمانوں کو صبر دیا۔ مسلمانوں کو ریا کاری، اسراف بے جاء سے منع فرمایا۔ مسلمانوں کو قومی خزانے کا محافظ بنایا عوام کے ٹیکسوں کا پیسہ حکومت کے خزانوں میں عوام کی امانت ہے اور اس امانت کی حفاظت کا حکم فرمایا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ وعمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ، حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ انھوں نے بے شمار سادگی کی مثالیں قائم کی ہیں۔

آج کل تو ڈپٹی کمشنر صاحب اور ایس ایس پی صاحب کے معمولی معمولی ملازم ہیں جن کی کوئی حیثیت نہیں ہے۔ لیکن ان کے اختیارات محدود ہیں۔ وہ بھی اپنی کسر شان سمجھتے ہیں کہ وہ مجھ سے اور آپ سے ہاتھ ملائیں۔ اس لیے کہ وہ سمجھتے ہیں ہم بڑے آدمی ہیں ہم ڈی سی ہیں، گورنر ہیں یہی چار چار

پیسے کے لوگ چھوٹے لوگ یہ بڑے بن گئے۔ حالانکہ بڑھائی تو یہ ہے کہ جھکا جائے انکساری میں اور تواضع میں اور اسلام کی تبلیغ یہی ہے اور سادگی میں لیکن ان افسروں کے دماغ خراب ہو جاتے ہیں۔ ان کو یہ پتہ نہیں کہ ایک دن قبر میں جانا ہے اور اپنی بداعمالیوں کا ان شاہی افسروں کو اور وہ جو ملک کو لوٹ رہے ہیں قومی خزانے کو لوٹ رہے ہیں۔ ان کو اللہ کے حضور جواب دینا ہوگا۔

سیدنا عمر بن عبدالعزیز خلیفۃ المسلمین رضی اللہ تعالیٰ عنہ جب تشریف لے گئے۔ خلیفۃ المسلمین بنے رات کو بیٹھے ہوئے کام کر رہے تھے۔ چراغ جل رہا ہے دفتری کام ہو رہا تھا خلافت کے خرامین لکھ رہے تھے کہ اچانک ان کی زوجہ کمرے میں تشریف لے آئی۔ بیوی صاحبہ نے کہا کہ گھر کے اخراجات کے لیے آپ سے بات کرنی تھی۔ کچھ خرچہ زائد چاہیے تو آپ نے فوراً پھونک مار کر چراغ بند کر دیا کہا کہ اب بات کرو۔ کہا کہ یہ کیا کیا آپ نے۔ میں آپ سے بات کر رہی ہوں اور آپ نے چراغ بجھا دیا اندھیرا ہو گیا کہا کہ دراصل بات یہ ہے کہ میں حکومت کا کام کر رہا تھا آپ گھر کی بات کر رہی تھی۔ اب آپ سے گھر کی بات کرتے وقت چراغ جلتا رہتا تو اس کا حساب بھی مجھ کو دینا پڑتا۔ اس لیے چراغ بند کر دیا اب آپ بات کریں۔

کہا کہ بات اصل میں یہ ہے کہ عید آ رہی ہے۔ بچوں کے کپڑے بنانے ہیں اور بھی کئی اشیائے ضرورت لینی ہیں۔ آپ ایک ماہ کی تنخواہ پیشگی لے لیں۔ پھر ہم آہستہ آہستہ اس کو ادا کرتے رہیں گے۔ حضرت عمر بن عبدالعزیز نے کہا کہ آپ لکھ کر دیں کہ میں ایک مہینہ تک زندہ رہوں گی یہ ہے تقویٰ یہ ہے ایمان اور یہ ہے قومی خزانے کی حفاظت اور یہ ہے سادگی کہ خلیفۃ المسلمین

کی بیوی کہہ رہی ہے کہ گھر کا خرچہ پورا نہیں ہوتا۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بیوی نے ایک دن حلوہ پکایا اور پیش کر دیا فرمایا کہ حلوہ کیسے پکایا آپ نے جتنی تنخواہ ہم کو ملتی ہے اس میں تو حلوہ نہیں پک سکتا کہا کہ کچھ پیسے میں نے بچا لیے تھے۔ بچا بچا کر آج ان سے حلوہ پکایا ہے فرمایا کہ اچھا اب ہر مہینے تم کو تنخواہ میں اتنے ہی پیسے کم ملیں گے معلوم ہوا بچ سکتا ہے جو بچ سکتا ہے وہ گھر میں نہیں بلکہ قومی خزانے میں جمع ہونا چاہیے۔ یہ ہے وہ نظام زندگی اور نظام بندگی جو قرآن نے بیان فرمایا۔ ولا تسرفوا ایمان والو! اسراف بے جا مت کرو فضول خرچی مت کرو جو فضول خرچی کرتا ہے۔ اللہ اس کو دوست نہیں رکھتا اور فضول خرچی کرنے والے ان کو بڑا ہی لمبا حساب دینا ہوگا۔ قیامت کے دن جتنی ہی زیادہ آمدنی ہوگی اتنا ہی لمبا حساب ہوگا اور قیامت کے دن تانبے کی زمین ہوگی سوا نیزے پر آفتاب ہوگا اور اس میں پھر حساب و کتاب ہوگا۔ ایک دن پچاس ہزار سال کے برابر ہوگا۔

اللہ تبارک وتعالیٰ روز حشر ہمیں سرخرو فرمائے۔

اللہ تبارک وتعالیٰ ہمیں اور آپ کو اس روز حساب سے سرخرو فرمائے۔

اللہ تبارک وتعالیٰ حکمرانوں کو عقل عطا فرمائے تاکہ وہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آپ کے خلفائے راشدین کے نقش قدم پر چل کر اس ملک کو نظام مصطفیٰ کی منزل سے آشنا کر دے۔

وما علینا الا البلغ المبین

یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فریاد ہے

اعوذ باللّٰہ من الشیطن الرجیم

بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ. اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ نَحْمَدُہٗ وَنَسْتَعِیْنُہٗ وَنَسْتَغْفِرُہٗ وَنُؤْمِنُ بِہٖ وَنَتَوَکَّلُ عَلَیْہِ وَنَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَیِّاٰتِ اَعْمَالِنَا مَنْ یَّھْدِہِ اللّٰہُ فَلَا مُضِلَّ لَہٗ وَمَنْ یُّضْلِلْہُ فَلَا ھَادِیَ لَہٗ وَنَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ ط وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ ط وَنَشْھَدُ اَنَّ سَیِّدَنَا وَنَبِیَّنَا وَحَبِیْبَنَا وَمَوْلٰنَا مُحَمَّدًا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ. اَلَّذِیْ اُرْسِلَ اِلَی الْخَلْقِ کَافَّۃً بَشِیْرًا وَّ نَذِیْرًا وَّ دَاعِیًا اِلَی اللّٰہِ بِاِذْنِہٖ وَسِرَاجًا مُّنِیْرًا وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِیْنَ بِاَنَّ لَھُمْ مِنَ اللّٰہِ فَضْلاً کَرِیْمًا ھُوَ الْحَبِیْبُ الَّذِیْ تُرْجٰی شَفَاعَتُہٗ لِکُلِّ ھَوْلٍ مِّنَ الْاَھْوَالِ مُقْتَحِمٖ.

یَارَبِّ یَا رَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا عَلٰی حَبِیْبِکَ خَیْرِ الْخَلْقِ کُلِّھِمٖ قَالَ اللّٰہُ عَزَّ وَجَلَّ فِیْ شَانِ حَبِیْبِہٖ اِنَّ اللّٰہَ وَمَلٰٓئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا○ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی

حَبِیْبِکَ سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وآلِہٖ وَسَلَّمَ صَاحِبِ الْوَجْہِ الْاَنْوَر۔

السلام علیکم و رحمتہ اللہ و برکاتہ! سنی کنونشن کی کامیابی پر تمام سنی مبارک باد کے مستحق ہیں۔ آپ لوگ سفر کی صعوبتیں برداشت کر کے یہاں تشریف لائے اللہ تعالیٰ اس کا اجر عطا فرمائے۔ اللہ تعالیٰ اہلسنّت کے اس اجتماع کو شرف قبولیت عطا فرمائے۔ اللہ تعالیٰ اہلسنّت کے اتحاد کو شرف قبولیت عطا فرمائے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں ہمت عطا فرمائے کہ ہم اس اتحاد کو آگے بڑھائیں۔ عام طور پر یہ گلہ کیا جاتا ہے کہ مولانا نورانی تو عورت کے لیے نرم گوشہ رکھتے ہیں۔ عورت کے لیے تو نرم گوشہ ہے مگر حکومت کے لیے کوئی نرم گوشہ نہیں ہو سکتا۔ ہر مرد کے دل میں عورت کے لیے نرم گوشہ ہوتا ہے مگر مولانا نیازی صاحب اس سے مستثنیٰ ہیں۔

جمعیت علماء پاکستان کے اتحاد کے لیے جماعت اہلسنّت نے دونوں جانب جو کوششیں کی ہے مجھے امید ہے کہ یہ اتحاد انشاء اللہ پایۂ تکمیل تک پہنچے گا۔ قیادت متحد تو ہو جائے گی۔ اب عوام اہلسنّت متحد ہوتے ہیں یا نہیں یہ آنے والا وقت فیصلہ کرے گا۔ قیادت تو 70ء میں بھی متحد تھی لیکن سنی متحد نہیں تھے۔ اے کاش کہ سنی بھی متحد ہو جائیں۔ سنیوں نے اپنی اس کمزوری کا کبھی مشاہدہ اور مداوا نہیں کیا۔ قیادت تو 80ء تک بھی متحد تھی۔ سنیوں کو معلوم تھا کہ 90ء میں جہاد کشمیر ہو گا۔ سنیوں کو معلوم تھا کہ 49ء میں یہ جہاد کشمیر ہو رہا ہے۔ ایٹمی پروگرام کا مسئلہ بھی ہے۔ امریکہ کی آنکھوں میں آنکھیں ڈالنے کا وقت بھی ہے۔ سنیوں نے ہی عورت کو ووٹ دے کر سامنے کھڑا کر دیا اور اب مجھ سے کہتے ہیں کہ آپ نرم گوشہ رکھتے ہیں۔ میں بوڑھا آدمی ہوں، میری تو عمر بھی

70ء سال ہے، لیکن بہرحال جو گزر گیا وہ گزر گیا اب مسئلہ یہ ہے کہ رات بہت گزر گئی۔ اب رات کے وقت یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ یہ وقت لینے کا ہے یا دینے کا ہے۔ رات کا وقت تو دینے کا ہوتا ہے مگر اب لینے کہاں جائیں۔ معلوم یہ ہوا کہ لاہور کے دروازے بند ہیں، دکانیں بند، ریسٹورنٹ بند، مکانات بند، سیکرٹریٹ بند، گورنر ہاؤس بند معلوم ہوا کہ ہر شے بند ہے۔ اب کدھر جائیں سوچا کہ ذرا مزید آگے جائیں آؤ آگے بڑھو اس دروازے پر چلو جو کھلا ہوا ہے۔ وہ آپ کے نبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا دروازہ ہے دونوں جہان کے تاجدار کا دروازہ ہے۔

کیا خبر کتنے تارے کھلے چھپ گئے

کیا بات ہے عظیم المرتبت، مجدد دین وملت امام اہلسنّت الشاہ احمد رضا بریلوی رحمہ اللہ تعالیٰ کی۔ آؤ تم کو ایسے دروازے پر پہنچاتا ہوں جہاں سے اہلسنّت لیا کرتے ہیں۔ مزارات اہلسنّت کے ہیں مگر ان کی آمدنی دوسرے لوگ کھا رہے ہیں۔ یہ مزارات اہلسنّت کے دشمنوں کے قبضے میں ہیں۔ ان کو نکالنا ہے۔ اہلسنّت کی حکومت عورت کے قبضے میں ہے۔ اتنے مضبوط ہو جاؤ کہ حکومت کو عورت سے چھین سکو، یہ بات بہت سے لوگوں کو ناگوار گزرے گی۔ 88ء سے مولانا نورانی عورت کی حکمرانی کے خلاف ہیں اور اس کا ثبوت اخبارات ہیں جن کی فائلیں ہمارے پاس موجود ہیں۔ میں نے ہزاروں کے اجتماعات میں یہ بات کہی ہے کہ یہ کھوٹے سکے ہیں۔ لیکن جب یہ کہا جائے کہ یہ کھوٹے سکے کے دو رخ ہیں پھر کہتے ہیں تم ایک رخ کی جانب جھک رہے ہو۔ ہم کیسے جھک سکتے ہیں کہ ہم پوری زندگی، جوانی اور اب بڑھاپے میں بھی

نظام مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نفاذ کے لیے کام کر رہے ہیں۔ جو نظام مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لیے کام کر رہا ہو وہ کسی اور کے لیے کیا کام کرے گا۔

1988ء، 90 اور 93ء میں ہم نے پیپلز پارٹی کا مقابلہ کیا۔ خود شکست کو قبول کیا مگر ان کو میدان میں بلا مقابلہ نہیں رہنے دیا۔ اس کے باوجود کوئی کچھ کہتا ہے تو ٹھیک ہے سر تسلیم خم ہے لیکن الحمد للہ اب میں سمجھتا ہوں کہ گرد و غبار اٹھ رہا ہے۔

◀ چلتے چلتے کسی نے کہا کہ کہاں چلو گے سب دروازے بند ہو چکے ہیں مگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا دروازہ بند نہیں ہوا۔ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے "دروازہ کھلا ہے مانگو، مانگنے کا جو حق ہے اسے ادا کرو۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا دروازہ کھلا ہوا ہے۔ آؤ ان کے دروازہ پہ چلیں اور ان سے اپنا رشتہ مضبوط کریں۔ کہو "یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔" پاکستانی مظلوم ہے۔ یہاں ظالموں کی حکمرانی ہے۔

یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔

کشمیر کی سرزمین پر 40 ہزار مسلمان شہید ہو چکا ہے۔ ایک لاکھ مسلمان معذور اور دو لاکھ بے گھر ہو چکا ہے۔ ہندو درندے مسلمان بیٹیوں کی عصمت کو لوٹ رہے ہیں۔

کہو یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فریاد ہے۔

یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! اب جہاد کا وقت ہے مگر ظالموں

نے ووٹ دے کر عورت کو اقتدار پر بٹھا دیا ہے اب جہاد کیسے ہو۔ جس نے ووٹ دیا وہ اس کا ذمہ دار ہے۔ قوم اپنا محاسبہ نہیں کرتی شاہ احمد نورانی پر الٹے سیدھے الزامات لگا دیتی ہے۔ سنی اپنا محاسبہ کریں۔

یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فریاد ہے۔

اب کشمیر میں جہاد کا وقت ہے مگر جہاد نہیں ہو رہا، امریکہ کہہ رہا ہے کہ ایٹمی پروگرام بند کرو۔

یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رحم فرمایئے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے، تم اپنے دشمن کے لیے یہ ہتھیار تیار کرو، ایٹم بم بھی تیار کرو، ہم نے 90ء اور 93ء کے جلسوں میں اعلان کیا تھا کہ قوم کو ایسی قیادت چاہیے جو امریکہ کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر بات کرے اور ایٹمی پروگرام جاری رکھنے کا اعلان کرے۔ ایٹمی پروگرام بند کر دیا گیا اور قوم بیچاری پریشان ہے۔ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فریاد ہے۔

اب ہندوؤں سے تحفظ کے لیے، منافقوں سے تحفظ کے لیے، اسلام کے دشمنوں سے تحفظ کے لیے۔

پاکستان کی سرزمین پر یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مہنگائی کا ابلیس منہ کھولے بیٹھا ہے۔ کراچی میں خون کی قدر ختم ہو گئی ہے۔ نظام حکومت جاگیرداروں، وڈیروں اور چوہدریوں کے ہاتھ میں ہے۔ ظلم کا استحصالی معاشرہ قائم ہو چکا ہے۔

یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔

اس ظالم معاشرے سے کب نجات ہو گی۔ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ

وآلہ وسلم۔

آج بھی غریب کی بہو بیٹی کی آبرو محفوظ نہیں ہے۔ وڈیرہ، خان اور جاگیردار غریب کی بیٹی کا دشمن ہے۔ آج بھی مزدور کے لیے لیبر پالیسی نہیں ہے۔ اسے کوئی تحفظ حاصل نہیں ہے۔ ملازمتیں سفارشوں سے مل رہی ہیں۔ پاکستان کا نظام درہم برہم ہے۔ ہم نے اسے ''لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ'' کے حقیقی نظام کے لیے بنایا تھا اس کے لیے 10 لاکھ مسلمان شہید ہوئے، 50 لاکھ مسلمان مہاجر بنے، عورتوں کی عصمتیں لوٹی گئیں۔ اتنی عظیم قربانیوں کے بعد یہ پاکستان حاصل ہوا اور اس پر قابض اسلام کے دشمن ہیں۔ موجودہ حکومت کا اسلام کے سلسلہ میں رویہ وہی ہے جو امریکہ کا ہے۔ اگر سنی متحد ہوتا ہے تو سن لو اس ملک کی تقدیر میں نظام مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آ کر رہے گا اور اس کے لیے ہم مل کر جدوجہد کریں گے۔

❁ ❁ ❁

انیس الطالبین

سلسلہ عالیہ نقشبندیہ کے بانیِ مبانی حضور شیخ السید بہاء الملۃ والدین
معروف بہ شاہ نقشبند قدس اللہ سرہٗ کے حالات و مقامات پر اوّلین کاوش
انیس الطالبین وعدۃ السالکین فارسی کا دلنشین اردو ترجمہ

نوشتہ حضرت صلاح بن مبارک بخاری علیہ الرحمہ
المتوفی ۷۹۲/۱۳۹۱

ترجمہ علامہ غلام مصطفیٰ مجددی ایم اے
مدیر مسئول مجلہ الحقیقہ پاکستان

قادری رضوی کتب خانہ
گنج بخش روڈ لاہور


شانِ رسول
کیا آپ جانتے ہیں؟
سیرتِ غوثِ اعظم
سرّ الاسرار
زبان میری ہے بات اُن کی
رسائل مجدد الف ثانی
معجزاتِ رسول کریم
تذکرہ مجددینِ اسلام